

صفحہ	فوائد فصول	صفحہ	فوائد فصول	صفحہ	فوائد فصول
۱۸	بیان حقیقت ہمت	۸۵	بیدار شدن از شب	۹۸	نشان بختی از غفلت اطفال برای دفع
۱۹	بیان سلب رمن	۸۶	عمل حفظ اطفال	۹۹	برای سحر و رمن بوس اطفال
۱۹	طریقہ توبہ بخشی	۸۷	برای امان از ہر آفت	۱۰۰	برای سحر گم شدہ
۲۰	طریقہ تصرف قلوب	۸۸	برای خوف حاکم	۱۰۱	برای شناختن دزد
۲۰	طریقہ اطفال نسبت اہل اللہ	۸۹	آیات شفا برای مریض	۱۰۲	برای ہر بڑے کربختہ
۲۱	طریقہ اشرف خواطر	۹۰	سحر و سحریت برای دفع سحر	۱۰۳	برای حاجت روائی
۲۱	طریقہ کشف قلع آیندہ	۹۱	دعا طلب دزدان و دکان	۱۰۴	طریقہ استخوانہ
۲۱	طریقہ دفع بلا	۹۲	برای حفظ صیقل	۱۰۵	افسون تپ
۲۲	اشغال طریقہ مجددہ	۹۳	نامہ ای صاحب گف برائے	۱۰۶	برای دفع خیر و بدی اطفال
۲۳	فوائد فصل ساجورین کے	۹۴	امان از غرق و آتش و دزد	۱۰۷	برای دفع سنج بادو
۲۴	بیان حقیقت نسبت	۹۵	برای حاجت روائی	۱۰۸	برای دفع ضعف بصر
۲۵	بیان تواریخ نسبت ازندان	۹۶	نماز برای قنای احباب	۱۰۹	برای دفع صرع
۲۶	رسالت تہا این ساعت	۹۷	اعمال آسیب زدہ	۱۱۰	فوائد فصل یونین کے
۲۷	فوائد فصل آٹھویں کے	۹۸	عمل دفع جن از خانہ	۱۱۱	دعا ب عالم حقانی کہ در علم
۲۸	اعمال مجربہ از حضرت	۹۹	برائے حقہ	۱۱۲	طاہری ب اطفالی کامل شدہ
۲۹	برای کشایش ظاہری باطنی	۱۰۰	برائے است طہین	۱۱۳	فوائد فصل مسہیر کے
۳۰	برای مدد نلک و دریاخ	۱۰۱	برای دوزخ	۱۱۴	آداب کیر و عطا گوئی
۳۱	برای دفع غلام و چکا مرین	۱۰۲	برای نیکہ فرزند زنیہ نرادر	۱۱۵	فوائد فصل کیا و دین کے
۳۲	برای گزیدن سنگ روانہ	۱۰۳	برای نیکہ فرزندش تربیہ	۱۱۶	دعا ب سلاسل طریقت مہندہ
۳۳	برائے دفع فاقہ	۱۰۴	عمل چشم زخم داین	۱۱۷	سند سلب نادہ
۳۴		۱۰۵		۱۱۸	سند سلب چلتیہ

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا وولينا  
وأولادنا وحسين وعلى آله وصحبه وأزليته أمية أجمعين  
اما بعد عاجز بندہ گناہوں سے شرمندہ خرم علی عفا اللہ عنہ قدات اہل دین میں  
عزت کرتا ہوں کہ بسن ٹٹلس احباب نے فرمایش کی کہ کہ یہ بتیلا قول الجہیل فی  
بیان سواہ السبیل القنیف عالم ربانی مزا میں حقانی عارف امام حضرت شاہ ولی اللہ  
مدظلہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اردو میں کرتے تازہ ماٹہ اخیر میں کہہ وزیر و زجل کی ترقی  
اہل دین حقیقت حال سے مطلع ہوں اور اصول طریقت اور شرائط اور احکام بیعت سننے  
کا کہ جو کہ افراط اور تفريط سے یکساں نہ مطلقا بیعت کا اٹھا کر کہ نہ ہر اہل سے بیعت کو  
رخید مترجم بسبب کہ باطنی اس کتاب عالی قدر کے ترجمہ کرنے کی ذکر میں حق اور ادیک  
ریقت کے اشغال میں ہر یاقوت نہیں رکتا لیکن انجوائے اس حدیث صحیح کے جو  
دہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخاری اور مسلم میں ثابت ہو کر انکار ربانی اہل ذکر و تلاش  
نے پھر نے ہیں بھر جب ذکر میں کو پاتے ہیں تو ان کو اپنے پروں سے ادا آسمان تک چھالتے ہیں

میں نے وہاں پہنچ کر دیکھا کہ وہاں ایک بڑا سا گھر تھا جس کے دروازے پر ایک لکڑی کی تختی لگی تھی جس پر لکھا تھا کہ "میں نے وہاں پہنچ کر دیکھا کہ وہاں ایک بڑا سا گھر تھا جس کے دروازے پر ایک لکڑی کی تختی لگی تھی جس پر لکھا تھا کہ"







ان فضلوں کا قول جیل فی بیان سوار السبیل میں تمام رکھا اور اسد مجکو کافی جزا و جبرہ کار ساز ہے اور نہیں سچا و گناہ سے اور نہیں طاقت عبادت پر مگر آمد کی مدد سے جو عین قدرت پر توانی والا

## فصل پہلی

اس فصل میں مسنون ہونا بیعت کا مذکور ہوا اگرچہ زائد رسالت میں بیعت کہنے ہی اسد کے واسطے تھی اور اب ایک مقصد میں مختصر ہے اور یہ امر اسل فرض کو مفسر نہیں قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللہَ تَعَالٰی فَاِنَّکَ فَاَتَمُّ مَنَکَ عَلٰی نَفْسِکَ وَمَنْ اَرَادَ بِمَا عَاهَدَ عَلَیْکَ اللہُ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا حق تعالیٰ نے فرمایا مگر جو لوگ بیعت کرتے ہیں تجھے انہی محمد وہ اسد سے بیعت کرتے ہیں اسد کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے جو محمد شکنی کرتا ہی تو انہی ذات کی مغفرت پر عہد تو تہا ہے اور جسے پورا کیا اس کو سیر اسد سے عہد کیا تھا سو مفسر اب اس کو اہم غلطی نہایت کو رکھا و اسل حق تر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ النَّاسَ کَانُوا یُبَایِعُوْنَہُ تَابَعًا عَلَی النَّبِیِّ وَالْجِهَادِ وَتَابَعًا عَلَی اِقَامَہِ اَمْرِکَانَ الْاِسْلَامِ وَتَابَعًا عَلَی النَّبَیِّ وَالْقَدْرِ فِی الْمَلِکِ الْکَافِرِ وَتَابَعًا عَلَی الْمَسْکِ بِالْاِسْتِیْکَانَ الْاِجْتِنَابِ عَنِ الْمُنْعَدَةِ وَالْخِیْرِ مِنْ کُلِّ الْبَغَاۃِ کَمَا حَقَّ اَللہُ عَلَیْکَ وَاسْلَمَ بِاَبِی سُوَیْمَانَ مِنَ الْاَنْصَارِ عَلَی الْاَسْوَاقِ اور احادیث مشہورہ میں منقول ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور کہ ابے اقامت ارکان اسلام یعنی صوم صلاۃ حج ذکوہ پر اور کہ ابے ثبات اور قرار پر مگر کہ کفار میں چنانچہ بیعت الرضوان اور کبھی سنت نبوی کے تسک پر اور بدعت سے بچنے پر اور عبادت کے طریقوں اور شائیں ہونے پر چنانچہ بڑا صحیح ثابت ہوا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت ال انصار یوں کی عورتوں سے نودہ مکر سے پروردگار اِنَّمَا حَقُّہُ اَللہُ بِالْاَبِی سُوَیْمَانَ فَاَمَّا مِنْ فَتْرَہِ الْمُهَاجِرِیْنَ عَلَی اَنَّ لَا یَسْلُو النَّاسَ کَیْفًا کَانَ اَحَدُہُمْ یَقْطَعُ سُوْلَہُ فَیَنْزِلُ عَنْ قَرْبِہِ فَاِذَا کَانَ لَا یَسْلُو اَحَدًا

مسنون ہونے میں ہیں  
بیعت کا قول جیل فی بیان سوار السبیل میں تمام رکھا اور اسد مجکو کافی جزا و جبرہ کار ساز ہے اور نہیں سچا و گناہ سے اور نہیں طاقت عبادت پر مگر آمد کی مدد سے جو عین قدرت پر توانی والا  
فصل پہلی  
اس فصل میں مسنون ہونا بیعت کا مذکور ہوا اگرچہ زائد رسالت میں بیعت کہنے ہی اسد کے واسطے تھی اور اب ایک مقصد میں مختصر ہے اور یہ امر اسل فرض کو مفسر نہیں قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللہَ تَعَالٰی فَاِنَّکَ فَاَتَمُّ مَنَکَ عَلٰی نَفْسِکَ وَمَنْ اَرَادَ بِمَا عَاهَدَ عَلَیْکَ اللہُ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا حق تعالیٰ نے فرمایا مگر جو لوگ بیعت کرتے ہیں تجھے انہی محمد وہ اسد سے بیعت کرتے ہیں اسد کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے جو محمد شکنی کرتا ہی تو انہی ذات کی مغفرت پر عہد تو تہا ہے اور جسے پورا کیا اس کو سیر اسد سے عہد کیا تھا سو مفسر اب اس کو اہم غلطی نہایت کو رکھا و اسل حق تر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ النَّاسَ کَانُوا یُبَایِعُوْنَہُ تَابَعًا عَلَی النَّبِیِّ وَالْجِهَادِ وَتَابَعًا عَلَی اِقَامَہِ اَمْرِکَانَ الْاِسْلَامِ وَتَابَعًا عَلَی النَّبَیِّ وَالْقَدْرِ فِی الْمَلِکِ الْکَافِرِ وَتَابَعًا عَلَی الْمَسْکِ بِالْاِسْتِیْکَانَ الْاِجْتِنَابِ عَنِ الْمُنْعَدَةِ وَالْخِیْرِ مِنْ کُلِّ الْبَغَاۃِ کَمَا حَقَّ اَللہُ عَلَیْکَ وَاسْلَمَ بِاَبِی سُوَیْمَانَ مِنَ الْاَنْصَارِ عَلَی الْاَسْوَاقِ اور احادیث مشہورہ میں منقول ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور کہ ابے اقامت ارکان اسلام یعنی صوم صلاۃ حج ذکوہ پر اور کہ ابے ثبات اور قرار پر مگر کہ کفار میں چنانچہ بیعت الرضوان اور کبھی سنت نبوی کے تسک پر اور بدعت سے بچنے پر اور عبادت کے طریقوں اور شائیں ہونے پر چنانچہ بڑا صحیح ثابت ہوا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت ال انصار یوں کی عورتوں سے نودہ مکر سے پروردگار اِنَّمَا حَقُّہُ اَللہُ بِالْاَبِی سُوَیْمَانَ فَاَمَّا مِنْ فَتْرَہِ الْمُهَاجِرِیْنَ عَلَی اَنَّ لَا یَسْلُو النَّاسَ کَیْفًا کَانَ اَحَدُہُمْ یَقْطَعُ سُوْلَہُ فَیَنْزِلُ عَنْ قَرْبِہِ فَاِذَا کَانَ لَا یَسْلُو اَحَدًا

اور ابن ماجہ سے روایت کی کہ حضرت کے چند صحابہ جو قرین سے بیعت لی اس پر کہ لوگوں سے  
کسی چیز کا سوال کریں سوا انہیں سے کسی شخص کا یہ حال تھا کہ اگر اس کا کوئی اور جاتا تھا تو اپنے  
گھبرائے سے اوڑھ کر ادھر سے گھبراہٹ سے کوڑا دھما دینے کا بھی سوال کرتا تھا  
وَمَا لَكُمْ فِيهِ وَلَا شُبُهَةَ أَنَّهُ إِذَا نَبَتْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّ  
عَلَى مِثْلِ الْعِبَادَةِ وَلَا إِقْتَامَ بَيْنَهُ فَإِنَّهُ لَا يَنْزِلُ عَنْ كُتُبِهِ سُنَّةٌ فِي الدِّينِ  
اور بخیرین کچھ شک اور شبہ نہیں وہ یہ ہو کہ جب ثابت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام کے نہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کثرت و تعدد نہیں  
تھا اور چونکہ بیعت لینا اور مذکورہ کا بطریق عبادت بحال اہتمام عبادت و بیعت کے سنون ہونے  
میں اب کچھ شک اور شبہ نہیں رہتی اُنہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ اللہ فی  
ارضہ و عالماتہما انزلہ اللہ تعالیٰ من القرآن و الحکمۃ معلّمًا للکتاب  
و السُنّة و مزیلًا للامّۃ بما نذیکہ علی حصّۃ الفخلافۃ کان سُنّة الخلفاء و ما  
نذیکہ علی حصّۃ لکونہ معلّمًا للکتاب و الحکمۃ و مزیلًا للامّۃ کان سُنّة للعلماء  
الناجیہ انی راہ بیان کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ اللہ سے اسکی زمین پر اور  
عالم تھے اس کے جو اسد تعالیٰ نے اوپر قرآن اور حکمت کو ادا فرما اور معلّم تھے قرآن اور حدیث  
کے اور امت کے پاک کرنے والے تھے سو جو فعل کو حضرت نے بنا بر غایت کے کیا وہ فعل کے  
واسطے سنت ہو گیا اور جو فعل کو بحیث تعلیم کتاب اور حکمت کے اور تذکرہ امت کے کیا وہ حال  
راخنین کے واسطے سنت ہوا اے علماء راخنین سے وہ مراد ہیں جو ظلم ظاہر اور باطن کے  
جانچ رہیں وَلَقَدْ نَحْنُ مِنَ الْبَیْعَةِ مِنْ آيٍ تَسْمِیْهِ نَفَقَ قَوْمٌ اِنَّهَا مَقْصُورَةٌ عَلٰی قَوْلِ  
الْخَلَفَاءِ وَاَنَّ الَّذِیْ تَسَادَرَتْهُ الصُّلُوبُ مِنَ مُبَایَعَةِ الْمُتَعَبِّوْنَ لَیْسَ بِشَیْءٍ وَهَذَا  
مَنْ نَاسِدٌ لِمَا ذَكَرْنَا مِنْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُبَایِعُ نَاسًا عَلٰی اَنَامَةِ  
اَمَّا كَانَ لَا سَلَامَ وَنَاسًا عَلٰی التَّمَسُّكِ بِالسُّنَّةِ وَهَذَا صَحِیحٌ الْخَیَارِیُّ تَسَادَرَتْ عَلٰی النَّبِیِّ





مستور ہو کر فی ہر من الخلفاء امّا فی زمن الراشدين منهم فلان دخول  
 الناس فی الاسلام فی ايامهم کان غالباً بالقوة والشکف لا بالتألف و اظهار  
 البرهان ولا طوعاً و سرعاً و امّا فی غیرہم فلا تہتم كانوا فی الاکثر ظلمة  
 خفية لا یحتمون باقامة السنن و رسولان ہوتے کہ بیت خلفائے راشدین متروک تھی  
 خلفائے راشدین کے وقت میں بیعت اسلام کو اس واسطے متروک تھی کہ داخل ہونا لوگوں کا  
 اسلام میں ان کے ایام میں اکثر بسبب شوکت اور تلوار کے عیاں بسبب ایضاً قلوب اور  
 اہل اسلام کے اور دخول اسلام اپنی خوشی اور رغبت پر تھا اور خلفائے راشدین  
 کے سوا اور خلفائے وقت میں چنانچہ خلفائے مروانیہ اور عباسیہ کے وقت میں اس واسطے  
 بیعت اسلام متروک تھی کہ انہیں اکثر ظالم اور فاسق تھے اقامت سنن دین میں کوشش  
 باج کرتے تھے و کذا لکے بیعة المماليک بمجمل النقص کا نت و تروکۃ اکتافی  
 سرمان الخلفاء الراشدين فلکثر من الصحابة الذين استناروا بالهجرة النبویة  
 صلی اللہ علیہ وسلم و اذ لبوا فی حصنہ و کانوا لا یحتملون الی بیعة الخلفاء  
 و امّا فی من غیرہم فحرقوا من اقران الکلمة و ان یفکروا یمتہا بیعة الخلفاء  
 کما یحرم النذر و کانت الصلوة یومئذ یقومون الخوة مقام البیعة ثم لما انزل من  
 هذا الرأی فی الخلفاء انتشر الصلوة الفارصة و تمسکوا بیسۃ البیعة و اللہ اعلم  
 اسی طرح نقوی کی رہی تمام نے کی بیعت از ماہ خلفائے متروک ہو گئی تھی خلفائے راشدین کے  
 زمانے میں تو بسبب کثرت اصحاب کے متروک تھی جو زمانہ ہو چکے تھے بسبب بہت ہی کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مٹاؤں کے ہوتے تھے آپ کی حضور میں تو انکو کچھ حاجت تھی خلفائے  
 بیعت کی نفسیہ حالتوں کے واسطے اور خلفائے سوا اور زمانے میں بسبب خوف پھوٹ پڑے  
 کے اور اس خوف سے کہ بیعت کرنے والوں کے ساتھ بیعت خلافت کا گمان کیا جاوے  
 تو سنا وادھے بیعت مذکورہ متروک تھی اور اوس وقت میں اہل تقویٰ خود دینے کو قائم مقام

بیعت کے کرتے تھے پھر ہدایت جب یہ رسم بیعت کی طرح اور سلاطین میں منہدم ہو گئی تو حضرات صوفیہ نے فرست کو نیت ہانک کر سنت بیعت پر چنگل مارا و ائمہ عالم مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ نے فرمایا (حضرات صوفیہ بعد ازاں اس رسم بیعت کے بیعت کے جاری کرنے سے مصداق اس حدیث مرفوعہ کے ہوئے کہ جو سنت مرد کو جلا دے تو اس کو اسکا اجر ملے گا اور ان لوگوں کا بھی اس کو جلا دیا جائے جو اس سنت پر عمل کرتے ہیں۔)

## فصل دوسری

اس فصل میں سنیت بیعت اور اس کی غایت اور منفعت اور اس کی شرائط و غیرہ کا بیان ہے۔  
 وَكَلَامُكَ تَقُولُ اخِي زَيْدُ عَنِ الْبَيْعَةِ نَاحِي وَاجِبَةٌ اَمْرٌ مُسْنَدٌ ثُمَّ مَا لِي بِكَ مَرْفُوعٌ  
 ثُمَّ عَمَّا ثُمَّ مَا لِي بِكَ مَرْفُوعٌ ثُمَّ مَا لِي بِكَ مَرْفُوعٌ ثُمَّ مَا لِي بِكَ مَرْفُوعٌ  
 وَمَا لِي بِكَ ثُمَّ مَا لِي بِكَ ثُمَّ مَا لِي بِكَ ثُمَّ مَا لِي بِكَ ثُمَّ مَا لِي بِكَ  
 ثُمَّ مَا لِي بِكَ ثُمَّ مَا لِي بِكَ ثُمَّ مَا لِي بِكَ ثُمَّ مَا لِي بِكَ ثُمَّ مَا لِي بِكَ  
 جانیے کہ کیا ہے واجب ہے یا سنت پھر بیعت کے مشروع ہونے میں حکمت کیا ہے پھر بیعت  
 لینے والی کی شرط کیا ہے پھر بیعت کرنے والے کی شرط کیا ہے پھر بیعت کرنے والے میں ایمان  
 بیعت کس کو کہتے ہیں اور عند شکنی کیا ہے پھر کیا جائز ہے کہ کرنا بیعت کا ایک یا کم یا علمائے  
 کثیر سے یا جائز نہیں پھر کون الفاظ مستقل ہیں سلف سے بیعت کے وقت تَقُولُ اَوْ اَللّٰهُ  
 اَوَّلُی نَاعِلَمُ اَنَّ الْبَيْعَةَ مُسْنَدٌ وَلَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ لَّانَ النَّاسَ بَايَعُوا النَّبِيَّ  
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَرَّبُوا بِهَا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَمْ يَكُنْ دَلِيلٌ عَلَى تَابِعِهِ  
 تَابِعًا كَمَا وَلَمْ يَكُنْ اَجَلًا مِّنْ اَلَيْسَ عَلَى تَابِعِهِ كَمَا وَلَمْ يَكُنْ اَجَلًا مِّنْ اَلَيْسَ عَلَى تَابِعِهِ  
 لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ نَوِيْن كَمَا مَوْن بَاتُوْن سَوَالَات كے جواب منفصل پہلے سوال کے  
 جواب کو تو یوں سمجھ لے کہ بیعت سنت ہے واجب نہیں اس واسطے کہ اصحاب نے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اس کے سبب سے حق تعالیٰ کی نزدیکی جاہی اور کسی

سنتوں اور سنیت

جو اس سوال اول

دلیل شرعی سے تارک بیعت کے گنہگار ہونے پر دلالت ملتی اور احمد دین نے تارک بیعت پر انکار کیا تو یہ عدم انکار گناہ جملع ہو گیا اسپر کہ وہ واجب نہیں ہے اور اگر بیعت تقویٰ کی واجب ہوتی تو بالضرور اس کے تارک پر انکار وارد ہوتا تو معلوم ہو گیا کہ بیعت سنت ہی اس واسطے کہ حقیقت سنت یہی ہو کہ فعل سنون بلا دلیل وجوب القرب الیہ کا موجب ہو و اما المسئلة الثامنة فاعلم ان الله تعالى اجري سنته ان يقبض الامور الخفية المضمرة في النفوس بافعال وافعال ظاهرة ويصحبها مقامها كما ان التصديق بالله وسأئول يوم لا يخرجني فاقبض الامور الخفية المضمرة وكما ان رضى المتأولين يتبدل الثمن والمبيع المضمرة فاقبض الامور الخفية والقبول مقامه اور سوال دوسرے کا جواب یوں معلوم کر کہ سنت اس یوں جاری ہے کہ امور غیبیہ جو نفوس میں پوشیدہ ہیں ان کا ضبط افعال و اقوال ظاہری سے ہو اور افعال اور اقوال قائم مقام ہوں امور ظاہریہ کے چنانچہ تصدیق اسد اور اس کے رسول اور قیامت کے امر غیبی ہو تو ان کے ایمان کا بجا سے تصدیق قلبی کے قائم کیا گیا اور جیسے کہ رضامندی باطن اور مشتری کی قیمت اور بیع کے دینے میں امر غیبی پوشیدہ ہو تو ایمان اور قبول کو قائم مقام رضاسے غیبی کے کرنا فلذلك التوبة والغزاة على ترك المعاصي والتسكع بمحلي التقوى مخفي مضمرة فاقبض البيعة مقامها اساسي طرح توبہ اور عزم کرنا ترک معاصی کا اور تقویٰ کی رسم کو مضبوط پکڑنا امر غیبی اور پوشیدہ ہی تو بیعت کو اس کے قائم مقام کر دیا و اما المسئلة الثالثة فشرط من ياخذ البيعة امور احدى ما علم الكتاب والسنة ولا اريد المراتبة القصوى بل يلغى من علم الكتاب ان يكون قد مضى نفس المذاهب او انجلا لكن اوعيا مما وحققه على عالم وعرف معانيه وتفسير العرب واسماء التوراة ولا عراب والقصص وما يتصل بذلك اور سوال تیسرے کا جواب یہ ہے کہ بیعت لینے والے میں لغوی بہر اور مرشدین جیسے اور شرطیں

شرط اول علم قرآن اور حدیث کا اور میری یہ مراد نہیں کہ بچے سرے کامر جہ علم کا بشرط وہی بلکہ  
 قرآن میں اتنا علم ہونا کافی ہو کہ تفسیر مدارک یا جلالین کی یا سوا اوکے مانند تفسیر وسط یا دیگر  
 واحدی کے معقولہ کر چکا ہو اور کسی عالم سے اسکو تحقیق کر لیا ہو اور اس کے معانی اور  
 ترجمہ لغات مشککہ کو اور شان نزول اور اعراب قرآنی اور قصص اور جواسکے قریب ہو اسکو  
 جان چکا ہو **ف** یعنی دو مختلف چیزوں میں تطبیق دینا اور معرفت ناسخ اور منسوخ اور  
 معرفت احکام مستنبطہ قرآنی کی **وَمِنَ الشُّبُهَاتِ أَنْ يَكُونَنَّ قَدْ خَبَطَ وَحَقَّقَ مِثْلَ كِتَابِ**  
**الْحَصَانِ** وَعَرَفَ مَعَانِيَهُ وَشَرَحَ غَرَبِيَّهٖ وَاعْرَابَ مُشْكِكِهِ وَكَانَ وَنِيلَ مُغْضِبِهِ  
 عَلَى سَرَأْيِ الْفُقَهَاءِ اور حدیث کا علم اتنا کافی ہو کہ ضبط اور تحقیق کر چکا ہو مانند کتاب  
 مصابیح یا مشارق کے اور اس کے معانی دریافت کر چکا ہو اور اسکی شرح غریب یعنی لغات  
 مشککہ کا ترجمہ اور اعراب شکل اور تاویل معنیل کی برابر اسے فقہائے دین کے معلوم کر چکا ہو  
**ف** مشکل اور معنیل میں فرق یہ ہو کہ مشکل اس وقت شمار لفظ کو کہتے ہیں جو باعتبار لفظ  
 اور قریب معنوی کے صعب ہو اور معنیل وہ ہو جسکے معنی مشتبه ہوں اور ایک معنی کی تیس  
 سو کے یا دوسری حدیث اس کے معارض اور مخالف ہو فرمایا ابن مصنف یعنی مولانا شاہ  
 عبد العزیز دہلوی نے کہ اصطلح فیہ مصنف قدس سرہ سے سنا مترجم کتاب ہی مصنف نے  
 لفظ محتمل المعنی اور احادیث متعارضہ میں اتباع مناسب فقہاء کی اسواسطے تصریح کی کہ یا رب  
 الامون کی مخالفت میں ضلالت صریح ہو گویا اگر اسنے ترک اجماع کیا تو لا یکنف محفظ القرآن  
 وَلَا الْفَحْصَ عَنْ خَالَ لَا مَسَیْدَ لَا تَرَى اَنْ الدَّاعِبِیْنَ وَابْنِ اَعْمَمَ کَابُو ایاخذون  
 بِالْمُقْطِیْعِ وَالْمُرْسَلِ اِنَّمَا الْمَقْصُودُ حُصُولُ الْظَّنِّ بِمُلُوحِ الْحِکْمَةِ اِلَى رَأْسِ سُوْلِ اللّٰهِ  
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور یہ بتانے والا مکلف نہیں علم قرآن میں اختلافات قرات کر  
 یا رکھنے کا اور نہ علم حدیث میں مال اسانید کے تجسس کا کیا تو نہیں جانتا کہ تابعین اور تابعین  
 حدیث منقطع اور مرسل کو لیتے تھے مقصود حصول ظن ہی ساتھ پونج جانے حدیث کے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سوائیاتی بات تو کتب معتدہ حدیث میں قلمبند رات پر بھی نہیں آئی  
تحقیق فن حدیث میں بدون علم رجال کے حامل بین ف منقطع وہ حدیث ہے جس کا راوی  
مذکورہ بیچ میں سے ایک یا زیادہ ایک سے رو جاوے اور مرسل وہ ہے جو اگر سند میں راوی  
مذکورہ نہ ہو چنانچہ تابعی حدیث کو بدون ذکر صحابی کے مذکور کرے چونکہ تابعین اور تبع تابعین  
کا زمانہ مشہور بالخبر تھا اور مسائل سند قلیل ہوتے تھے تو انقطاع اور ارسال سے بھی محال ہوا  
نہن پونہنے خبر کا تصور تھا بخلاف غیر تابعین اور تبع تابعین کے کہ ان کو یہ دولت قریبہ  
حدا واد کمان حاصل خلاصہ یہ کہ پیری مریدی کے واسطے اتنا علم بھی قرآن اور حدیث کا  
کافی ہے لیکن عل بالحديث اور استنباط احکام کے واسطے تو بہت سا کچھ درکار ہے و کلا بعدہ  
الکلام و جزئیات الفقہ و الفنا دی اور بیعت لینے والا علم اصول فقہ اور  
اصول حدیث اور جزئیات فقہ اور فتاویٰ کے یاد رکھنے کا مکلف نہیں ف مولانا عبد العزیز  
قدس سرہ نے ماشیہ میں فرمایا کہ جزئیات فقہ سے مقابل کلیات مراد نہیں بلکہ صورت و مضمون  
مراد ہیں جسکی طرف کتر حاجت ہوتی ہے مترجم کہتا ہے تو اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جزئیات  
فقہ جو کثیر الوجود اور کثیر الحاحہ ہیں ان کا حفظ مشروط ہے و انما سترطنا الحلقہ لان العزیز  
من البیعة انما لا بالمعروفین و نیکہ عن المنکر و اسناد ذلک الی تحصیل الشکیبۃ  
الباطنیۃ و اذالۃ الخبائث و لیساب الخبائث شرا امثال المستور مشید بہ فی کل  
ذلک فمن لم یکن عالما کیف یصور مینہ هذا اور عالم ہونا مرشد کا تو بہنے فقط  
اننے واسطے شرط کیا ہے کہ غرض بیعت سے مرید کو امر کرنا ہی مشروعات کا اور روکنا اور سکونان  
شرع سے اور اسکی رہنمائی طرف تسکین بالطنی کے اور دور کرنا بدخودن کا اور حاصل کرنا  
صفات حمیدہ کا پھر مرید کا عمل میں لانا اسکو جمیع امور مذکورہ میں سو جو شخص عالم اور واقف  
ان امور سے نہ ہو گا اس سے یہ کیونکر تصور ہو گا ف مترجم کہتا ہے سبحان اللہ کیا معاملہ  
بالکس ہو گیا ہے فقہائے جمال کو اس وقت میں یہ خط سمایا ہے کہ پیری مریدی میں علم کا ہونا

کچھ ضرور نہیں بلکہ علم و روشی کو مشرب و اسواسطے کہ شریعت کچھ اور ہو اور طریقت کچھ اور مال و کمال  
صوفیان قدیم کے کتب اور ملفوظات میں مثل قوت القلوب اور عوارن اور احیاء العلوم اور  
ایسی سی سعادت اور فوج الغیب و رفیعہ الکالین تصنیف حضرت عبدالقادر جیلانی میں مائت  
معصیح ہو کہ علم شریعت شرط ہو طریقت اور تقویٰ کی یہ بھی حیات کی شامت ہو کہ جن پر مشدود  
نام مع شام مثل قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہیں اول کے کلام سے بھی فائز ہیں کہ وہ  
فرماتے ہیں وَقَدْ لَقِیْتُ کَلِمَةَ الشَّامِخِ عَلَیْ اَنَّ لَا یَسْتَحِلُّ عَلَی النَّاسِ اَنْ یَلْجِئُوْا اِلَیَّ لِیُحْکِمَ  
وَقَدْ اَلْفَرَّحْتُ اَوْ تَعْنِیْ هُوَ شَیْخٌ لَا قَوْلَ اِیْهِ کَرِهُتُ لَوْ کُنْتُ کُوْمَرٌ وَهَمْ شَخْصٌ جَسَدٌ کَمَا یَبْه  
حدیث کی ہو یعنی روایت کی ہو اساتذہ سے اور جسے قرآن کو لیرتا ہوا لکھتے ہیں اَلَا اَنْ یَلْجِئُوْا  
اَسْجُلُ صَیْحَبِ الْعُلَمَاءِ لَا اَتَقْبَیْءُ ذَهَبٌ حَلَوِیْلًا وَتَاوِیْتُ عَلَیْکُمْ وَکَانَ مَسْجِدُكُمْ  
اَلْحَمْدُ لَیْ وَ اَلْحَمْدُ لَی وَ قَافَا عِدْکَ کِتَابِ اللّٰهِ وَ مَسْجِدُکُمْ سَوَّلَیْتُ اَنْ یَلْجِئُوْا اِلَیَّ  
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ کچھ نہیں جتنی بار مذاہب کے یہ کہتا ہوں کہ یہاں تک بہت مدت تک محبت  
اور ان سے ادب سیکھا ہو اور ملال اور حرام کا متعین ہو اور شیر الوتوف ہو کتاب بعد از  
رسول اللہ کے نزدیک یعنی قرآن اور حدیث سکھ کر جاتا ہو اور اپنے افعال اور اقوال اور اعمال  
کتاب اور سنت کے موافق کر لیا ہو تو امید ہو کہ اس قدر معلومات بھی تو سیکھنا پڑے کہ وہ صرف  
علم و ادب و علم و الشرح الثانی العدالہ و التقویٰ فَمَنْ یَلْجِئُ اِلَیَّ لَیْکُمْ یَجْزِئُ عَنْکُمْ اَلْکَلْبُ  
غیر متوجہ ہو چکی اللہ باری اور بیعت لینے والے کی دوسری شرط حالت اور تقویٰ ہو تو وجہ  
کہ کہہ رہا ہوں ہے پر ہیز رکھتا ہو اور مغیرہ گناہوں پر اڑ نہ ماتا ہو فَمَنْ لَیْ اَعْبَادُ الْعَزِیْزِ  
حاشیہ میں فرمایا کہ تقویٰ مرشد کا اسواسطے مشروط ہو کہ بیعت مشرب ہوئی ہے واسطے صفا  
باطن کے اور انسان مجبور ہو اپنے جی فی حق کے اندر افعال پر اور صفاتے باطن میں فقہ  
قول بدون عمل کے کنایت نہیں کرتا سوچ مرشد کہ اعمال خیر سے متصف ہو فقط زبانی تقریر  
پر کنایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بہت کا پرہیز کن ہو وَالشَّارِحُ الثَّلَاثُ اَنْ یَلْجِئُ اِلَیَّ

کچھ ضرور نہیں بلکہ علم و روشی کو مشرب و اسواسطے کہ شریعت کچھ اور ہو اور طریقت کچھ اور مال و کمال  
صوفیان قدیم کے کتب اور ملفوظات میں مثل قوت القلوب اور عوارن اور احیاء العلوم اور  
ایسی سی سعادت اور فوج الغیب و رفیعہ الکالین تصنیف حضرت عبدالقادر جیلانی میں مائت  
معصیح ہو کہ علم شریعت شرط ہو طریقت اور تقویٰ کی یہ بھی حیات کی شامت ہو کہ جن پر مشدود  
نام مع شام مثل قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہیں اول کے کلام سے بھی فائز ہیں کہ وہ  
فرماتے ہیں وَقَدْ لَقِیْتُ کَلِمَةَ الشَّامِخِ عَلَیْ اَنَّ لَا یَسْتَحِلُّ عَلَی النَّاسِ اَنْ یَلْجِئُوْا اِلَیَّ لِیُحْکِمَ  
وَقَدْ اَلْفَرَّحْتُ اَوْ تَعْنِیْ هُوَ شَیْخٌ لَا قَوْلَ اِیْهِ کَرِهُتُ لَوْ کُنْتُ کُوْمَرٌ وَهَمْ شَخْصٌ جَسَدٌ کَمَا یَبْه  
حدیث کی ہو یعنی روایت کی ہو اساتذہ سے اور جسے قرآن کو لیرتا ہوا لکھتے ہیں اَلَا اَنْ یَلْجِئُوْا  
اَسْجُلُ صَیْحَبِ الْعُلَمَاءِ لَا اَتَقْبَیْءُ ذَهَبٌ حَلَوِیْلًا وَتَاوِیْتُ عَلَیْکُمْ وَکَانَ مَسْجِدُكُمْ  
اَلْحَمْدُ لَی وَ اَلْحَمْدُ لَی وَ قَافَا عِدْکَ کِتَابِ اللّٰهِ وَ مَسْجِدُکُمْ سَوَّلَیْتُ اَنْ یَلْجِئُوْا اِلَیَّ  
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ کچھ نہیں جتنی بار مذاہب کے یہ کہتا ہوں کہ یہاں تک بہت مدت تک محبت  
اور ان سے ادب سیکھا ہو اور ملال اور حرام کا متعین ہو اور شیر الوتوف ہو کتاب بعد از  
رسول اللہ کے نزدیک یعنی قرآن اور حدیث سکھ کر جاتا ہو اور اپنے افعال اور اقوال اور اعمال  
کتاب اور سنت کے موافق کر لیا ہو تو امید ہو کہ اس قدر معلومات بھی تو سیکھنا پڑے کہ وہ صرف  
علم و ادب و علم و الشرح الثانی العدالہ و التقویٰ فَمَنْ یَلْجِئُ اِلَیَّ لَیْکُمْ یَجْزِئُ عَنْکُمْ اَلْکَلْبُ  
غیر متوجہ ہو چکی اللہ باری اور بیعت لینے والے کی دوسری شرط حالت اور تقویٰ ہو تو وجہ  
کہ کہہ رہا ہوں ہے پر ہیز رکھتا ہو اور مغیرہ گناہوں پر اڑ نہ ماتا ہو فَمَنْ لَیْ اَعْبَادُ الْعَزِیْزِ  
حاشیہ میں فرمایا کہ تقویٰ مرشد کا اسواسطے مشروط ہو کہ بیعت مشرب ہوئی ہے واسطے صفا  
باطن کے اور انسان مجبور ہو اپنے جی فی حق کے اندر افعال پر اور صفاتے باطن میں فقہ  
قول بدون عمل کے کنایت نہیں کرتا سوچ مرشد کہ اعمال خیر سے متصف ہو فقط زبانی تقریر  
پر کنایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بہت کا پرہیز کن ہو وَالشَّارِحُ الثَّلَاثُ اَنْ یَلْجِئُ اِلَیَّ

کچھ ضرور نہیں بلکہ علم و روشی کو مشرب و اسواسطے کہ شریعت کچھ اور ہو اور طریقت کچھ اور مال و کمال  
صوفیان قدیم کے کتب اور ملفوظات میں مثل قوت القلوب اور عوارن اور احیاء العلوم اور  
ایسی سی سعادت اور فوج الغیب و رفیعہ الکالین تصنیف حضرت عبدالقادر جیلانی میں مائت  
معصیح ہو کہ علم شریعت شرط ہو طریقت اور تقویٰ کی یہ بھی حیات کی شامت ہو کہ جن پر مشدود  
نام مع شام مثل قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہیں اول کے کلام سے بھی فائز ہیں کہ وہ  
فرماتے ہیں وَقَدْ لَقِیْتُ کَلِمَةَ الشَّامِخِ عَلَیْ اَنَّ لَا یَسْتَحِلُّ عَلَی النَّاسِ اَنْ یَلْجِئُوْا اِلَیَّ لِیُحْکِمَ  
وَقَدْ اَلْفَرَّحْتُ اَوْ تَعْنِیْ هُوَ شَیْخٌ لَا قَوْلَ اِیْهِ کَرِهُتُ لَوْ کُنْتُ کُوْمَرٌ وَهَمْ شَخْصٌ جَسَدٌ کَمَا یَبْه  
حدیث کی ہو یعنی روایت کی ہو اساتذہ سے اور جسے قرآن کو لیرتا ہوا لکھتے ہیں اَلَا اَنْ یَلْجِئُوْا  
اَسْجُلُ صَیْحَبِ الْعُلَمَاءِ لَا اَتَقْبَیْءُ ذَهَبٌ حَلَوِیْلًا وَتَاوِیْتُ عَلَیْکُمْ وَکَانَ مَسْجِدُكُمْ  
اَلْحَمْدُ لَی وَ اَلْحَمْدُ لَی وَ قَافَا عِدْکَ کِتَابِ اللّٰهِ وَ مَسْجِدُکُمْ سَوَّلَیْتُ اَنْ یَلْجِئُوْا اِلَیَّ  
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ کچھ نہیں جتنی بار مذاہب کے یہ کہتا ہوں کہ یہاں تک بہت مدت تک محبت  
اور ان سے ادب سیکھا ہو اور ملال اور حرام کا متعین ہو اور شیر الوتوف ہو کتاب بعد از  
رسول اللہ کے نزدیک یعنی قرآن اور حدیث سکھ کر جاتا ہو اور اپنے افعال اور اقوال اور اعمال  
کتاب اور سنت کے موافق کر لیا ہو تو امید ہو کہ اس قدر معلومات بھی تو سیکھنا پڑے کہ وہ صرف  
علم و ادب و علم و الشرح الثانی العدالہ و التقویٰ فَمَنْ یَلْجِئُ اِلَیَّ لَیْکُمْ یَجْزِئُ عَنْکُمْ اَلْکَلْبُ  
غیر متوجہ ہو چکی اللہ باری اور بیعت لینے والے کی دوسری شرط حالت اور تقویٰ ہو تو وجہ  
کہ کہہ رہا ہوں ہے پر ہیز رکھتا ہو اور مغیرہ گناہوں پر اڑ نہ ماتا ہو فَمَنْ لَیْ اَعْبَادُ الْعَزِیْزِ  
حاشیہ میں فرمایا کہ تقویٰ مرشد کا اسواسطے مشروط ہو کہ بیعت مشرب ہوئی ہے واسطے صفا  
باطن کے اور انسان مجبور ہو اپنے جی فی حق کے اندر افعال پر اور صفاتے باطن میں فقہ  
قول بدون عمل کے کنایت نہیں کرتا سوچ مرشد کہ اعمال خیر سے متصف ہو فقط زبانی تقریر  
پر کنایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بہت کا پرہیز کن ہو وَالشَّارِحُ الثَّلَاثُ اَنْ یَلْجِئُ اِلَیَّ

سَدَّ غَايَ فِي الْأَخْرَجَ مَوْاطِنًا عَلَى الطَّاعَاتِ الْمَكُونَةِ وَلَا ذَكَارًا لِحَاثُ ثَوْرٍ أَوْ لِحَاثِ كَلْبٍ  
 فِي بَيْتِهِ إِلَّا حَادِثٌ مَوْاطِنًا عَلَى تَكْلِيفِ الْقَلْبِ بِاللَّهِ بِمَا لَهُ وَكَانَ يَأْذَنُ لَهَا  
 مَلِكٌ مَكْنُونٌ أَوْ تَبِيعَ شَرْطُ بَيْعَتِ لَيْسَ وَاللَّهِ كَيْ يَبْرُكَ دُنْيَا كَا تَارِكٌ هُوَ أَوْ آخِرَتِ كَا  
 رَاضٍ هُوَ يَحْفَظُ مَوْاطِنًا مَكُونَةً أَوْ ذَكَارًا مَقُولًا كَا جَمِيعٌ حَدِيثٌ مَعْنَى مَذْكَورٌ مَعْنَى مَدْلُومٌ تَعْلُقُ بِذَلِكَ  
 اللَّهُ يَكُ مَعْنَى كَمَا هُوَ أَوْ يَأْذَنُ كَيْ شَقَّ كَامِلٌ أَوْ سَكُونًا هَلْ هُوَ تَرْجَمَ كَمَا هُوَ يَأْذَنُ شَقَّ كَيْ  
 صِغَتِ آتِي مَعْنَى مَكُونٌ وَالشَّرْطُ الرَّابِعُ أَنْ يَكُونَ أَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ نَاهِيًا عَنِ الْمُنْكَرِ  
 مُسْتَبْدًا أَوْ أَمْرٌ بِمَا لَا مَعْنَى لَهُ سَرَّاهِي وَلَا أَمْرٌ بِمَا مَرَدُّهُ وَعَقْلٌ تَامٌّ لَيْسَ بِمَدْمُونٍ  
 عَلَيْهِ فِي كُلِّ مَا يَأْمُرُ بِهِ وَيَنْهَى عَنْهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ  
 فَمَا ظَنُّكَ إِصْحَابُ الْبَيْعَةِ أَوْ رَجُلٌ شَرْطُ بَيْعَتِ لَيْسَ وَاللَّهِ أَمْرٌ كَمَا هُوَ مَشْرُوعٌ كَا  
 أَوْ خِلَافُ شَرْعٍ نَسْ رُكْنًا هُوَ مُسْتَقِلٌّ هُوَ انْهِيَ رَأْسَ بَرْنَكُ مَرْدٍ جَانِي هَرْدَمٌ خِيَالِي جَسَدٌ رُكْ  
 هُوَ دَامٌ مَرْدُوتٌ وَلَا أَوْ رُصَابٌ عَقْلٌ كَامِلٌ كَا هُوَ تَارِكٌ أَوْ سَبْرًا عَمَادًا يَأْذَنُ أَوْ سَكَنَ قَبَائِلَ أَوْ  
 رُكْنٌ فَضْلٌ رَجَحٌ قَالِي سَلَّ وَبَا كَا كَوَايِ أَوْ كَيْ مَقْبُولٌ هُوَ جَنْ كَرَامُونَ كَوْنٌ مَسْنَدٌ كَرْدٌ سَوَا كَيْ تِلْ  
 لَمَانٌ هُوَ صَاحِبُ بَيْعَتِ كَيْ سَاخِرٌ لَيْسَ جَبَّ مَشَاهِدُونَ مَعْنَى عِدَالَتِ شَرْطُ هُوَ لِي تَرْبِيعٌ لَيْسَ دَالِ  
 مَرْدٌ مَعْنَى الْبَطْنِ أَوْ لِي عِدَالَتِ أَوْ رِقْوَى شَرْطُ هُوَ كَا فَمَوْلَانَا سَلَّ فَرَا كَا كَرْدٌ مَرْدٌ أَوْ نَهْنٌ كَا أَمْرٌ  
 بِالْمَعْرُوفِ أَوْ مُسْتَقِلٌّ الرَّامِي وَغَيْرُهُ مَوْاقِبُولُ شَهَادَتِ كَيْ شَرْطُ هُوَ عَرَضٌ عَارِدٌ هُوَ كَيْ أُمُورٌ  
 شَهَادَتِ مَعْنَى شَرْطَانِ تَوْجَاهٌ هُوَ كَيْ صَاحِبُ بَيْعَتِ مَعْنَى بَعْضِ خِلَافٍ بَلْكَ حَاصِلٌ اسْتِدْلَالٌ أَمِيتٌ  
 قَوْلَانِي كَا كَرْدٌ هُوَ كَيْ قَالِي سَلَّ قَبُولُ شَهَادَتِ كَوَا اِبِلْ سَلَامٌ كَيْ رِضَا أَوْ رِضَا بِرِ مَقْنُونٌ كَمَا أَوْ  
 جَوْنٌ رِضَا أَوْ مَقْنُونٌ هُوَ لَمَّا أَوْ سَكَنٌ تَعْيِينٌ مَلَامَاتِ ظَاهِرَةٍ سَلَّ هُوَ لِي مَثَلُ اعْتِنَابِ عَنِ الْكِبَارِ وَغَيْرِهِ  
 تَوَاضَعٌ بَيْعَتِ كَيْ هُوَ لَيْسَ اِبِلْ سَلَامٌ كَيْ رِضَا بِرِ مَقْنُونٌ هُوَ سَكَنٌ مَلَامَاتِ ظَاهِرَةٍ مَذْكَورَةٍ سَلَّ  
 هُوَ كَيْ تَوَاضَعٌ مَذْكَورَةٍ كَا مَشْرُوطٌ هُوَ تَامٌّ مَعْنَى اِبِلْ سَلَامٌ كَيْ هُوَ كَا وَالشَّرْطُ الْخَامِسُ أَنْ  
 يَكُونَ صَحْبًا لِمَشَايِرِهِ وَنَادِيًا بِهَيْدَةٍ صَرَاطِي وَلَا وَآخِرُ مَعْنَى التَّوَضُّعِ الْمَبَاطِنِ

مذکورہ

شرط دوم

وَالشَّيْئَةُ وَهَذَا لِأَنَّ سُنَّةَ اللَّهِ جَرَتْ بِأَنَّ الرَّجُلَ لَا يَسْتَعِيزُ إِلَّا إِذَا أَرَادَ أَنْ يَمْلِكَ  
 كَمَا أَنَّ الرَّجُلَ لَا يَتَعَلَّمُ إِلَّا بِصُحْبَةِ الْعُلَمَاءِ وَعَلَى هَذَا الْقِيَاسِ غَيْرُ ذِيكَ مِنْ  
 الْقِيَمَاتِ أَوْ بِأَنَّهُ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ شَرْطُهَا بِهِيَ كَمَا هِيَ فِي شَرْطِهَا بِهِيَ كَمَا هِيَ فِي شَرْطِهَا بِهِيَ  
 اور اوں سے ادب یکساں ہو جائے اور ان کے واسطے سے باطن کا نور اور اطمینان حاصل کیا ہو  
 اور یہ یعنی صحبت کا ملین اس واسطے مشروط ہوا کہ عادت الہی ہوں جیسا کہ پہلے ہی کہ مراد نہیں  
 ملتی جیسا کہ مراد ہائے والوں کو نہ کہ جسے جیسے انسان کو علم نہیں حاصل ہوتا مگر ملال کی صحبت  
 سے اور اسی قیاس پر ہیں اور پیشہ یعنی حبیب آہنگری بدون صحبت آہنگری یا نجاری بدون  
 صحبت نجاری کے نہیں آتی **ف** مولانا نے ارشاد کیا کہ جبریاں سنت امد کا بھید یہ ہے کہ  
 انسان اس پنج پر مخلوق ہوا ہے کہ یہ اپنے کمالات کو حاصل نہیں کر سکتا بدون اپنے اپنی  
 جنس کی مشارکت اور معاونت کے بخلاف اور حیوانات کے کہ اوں کے کمالات پیدا ہوتے ہیں  
 اور کسی نہایت کم تر ہیں چنانچہ پیرا حیوانات میں پیدا ہوتے ہیں کمال ہو اور انسان کو بدون جس کے  
 نہیں آتا **وَلَا يَشْتَرُ طَرَفِي فِي ذِيكَ ظُهُورُ الْكَمَالِ وَأَيْضًا أَمَّا قَوْلُهُ لَا يَسْتَعِيزُ إِلَّا إِذَا أَرَادَ أَنْ يَمْلِكَ**  
**لِأَنَّ الْأَوَّلَ نَسْمَةً أَلْجَاءَ دَيْنَ لَا يَسْتَعِيزُ إِلَّا إِذَا أَرَادَ أَنْ يَمْلِكَ** وَالْمَالُ الْمُحَالُ لِلشَّرْعِ وَلَا تَقْضَى  
 بِمَا أَفْعَاهُ أَلْمَعْلُوكُونَ فِي أَحْوَالِهِمْ أَلْمَعْلُوكُونَ أَلْمَعْلُوكُونَ أَلْمَعْلُوكُونَ أَلْمَعْلُوكُونَ أَلْمَعْلُوكُونَ  
 الشُّبُهَاتِ اور شرط نہیں اس میں یعنی بیعت لینے میں ظہور کرامات اور خوارق عادات کی  
 اور نہ ترک پیشہ وری کی اس واسطے کہ ظہور کرامات اور خوارق عادات ضرور ہی مجاہدات اور  
 ریاضت کشی کا نہ شرط کمال کی اور ترک کرنا پیشے کا مخالفت شرع کے ہو اور دعو کا نہ کیا ہو  
 اوس سے جو درویش مغلوب الاحوال کرتے ہیں مگر جو صاحب حال بسبب غلبہ اپنے حال  
 کے کسب حلال کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ہیں اُن کے فعل کو دلیل نہ کہ پروا ترک کسب پر  
 منقول تو یہی ہے کہ تمہارے پر قناعت کرنا اور شبہات سے پرہیز کرنا یعنی مال مشتبہ اور مشبہ  
 کمر اور مشتبہ سے بچنا ضرور ہے **ف** مولانا نے فرمایا اور یہی شرط ارشاد نہیں کمال



قریب اختیار کرے یعنی عبادات شاذہ کا اپنے اوپر لازم کرنا چنانچہ صوم و ہر اور تمام رات کا جاگنا اور گوشہ گیر می سناست کرنا اور طعام لذیذ کا کھانا اور جنگل یا پہاڑوں پر رہنا چنانچہ ہمارے وقت کے عوام اسکو شرط کمال کی جانتے ہیں اسواسطے کہ یہ امور تشدد فی الدین اور تشدد علی النفس میں داخل ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت نہ کہو ورنہ اپنی جان کو نقصان دے تمکو سخت پکڑیگا اور فرمایا کہ رہبانیت اسلام میں جائز نہیں وَأَمَّا الْمَسْئَلَةُ السَّابِعَةُ فَأَعْلَمُ أَنَّهَا فَحِيبٌ أَنْ يَكُونَ الْمُبَایِعُ بِالْعَاقِلِ لَا مُرْعَاةً لِمَا كَانَ فِي الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيُؤْتِيَنَّكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَرَّاسِهِ وَدَعَا لَهُ بِالْبُرْكَاتِ وَلَقَدْ يُبَایِعُ اور سوال چوتھے کا جواب یوں ہوا کہ واجب ہے کہ بیعت کرے والا جوان ہو یا بالغ اور معتبر حدیث میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک روکا گیا تاکہ آپ سے بیعت کرے تو حضرت نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کے واسطے برکت کی دعا کی اور بیعت نہ لی ف مولانا نے فرمایا بالغ اور مقل ہونا بیعت کے واسطے مشروط ہے کہ بالغ اور مجنون خود ایمان کا مکلف نہیں تو تقویٰ اور اجتہاد فی الطاعات کا اس کے حق میں کیا مذکور ہو ومن المتشایخ من یحییٰ بیعة الصغار یبکون کما یفعلون وَاللَّهِ أَكْثَرُمْ اور بیسے مشایخ لوگوں کی بیعت کو جائز رکھتے ہیں یا بزرگت اور نیک فاعل کے رائد اعظم ف مولانا نے فرمایا کہ شاید تجویز بدلیل صحیح مسلم کی حدیث کہ جو کہ حضرت دہیر اپنے بیٹے عبداللہ کو بیعت کے واسطے لائے اور وہ سات یا آٹھ برس کے تھے سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر مسکرائے پھر اس سے بیعت لی وَأَمَّا الْمَسْئَلَةُ الْخَامِسَةُ فَأَعْلَمُ أَنَّ الْبَيْعَةَ الْمُتَوَكِّلَةَ بَيْنَ الصُّغَرَاءِ عَلَى تَحْوِيلِ أَحَدِهَا بَيْعَةُ التَّوَكُّلِ مِنَ الْمَعَاصِي وَالثَّانِي بَيْعَةُ التَّوَكُّلِ فِي سِلْسِلَةِ الصَّالِحِينَ بِمَنْزِلَةِ سِلْسِلَةِ إِسْنَادِ الْحَدِيثِ فَإِنْ فِيهَا جُرْهٌ وَالثَّالثُ بَيْعَةُ تَالِيَةِ الْبَيْعَةِ عَلَى التَّجَرُّدِ لَا مَرِئَ اللَّهِ وَتَرْكِ مَا فِي عَمَلِهِ عَاطِفًا وَبَاطِنًا وَتَحْلِيْقِ الْقَلْبِ بِاللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ كَالْ

مشرطہ ہے

جوان ہونا

اقلام بیت صوفیہ

قسم اول و دوم

قسم سوم

دو القضاۃ و غیرہ

قسم چہارم

اور سوال پانچویں کا جواب ایوں جان کہ جو بیت کہ صوفیوں میں متواتر ہے وہ کئی طریق پر ہو  
 پہلا طریقہ بیت تو یہ ہے معاصی سے آوروں اور طریقہ بیت ترک ہے یعنی بقیہ برکت و مالکین کے  
 سلسلے میں داخل ہونا نیز اس سلسلہ اسناد پیش ہو کہ اس میں البتہ برکت ہو اور تیسرا طریقہ  
 بیت تاکہ عزیمت ہو یعنی عزم مصمم کرنا واسطے غلو میں مرا آئی اور ترک مناہی کے ظاہر  
 اور باطن سے اور طبعی بل کی اسد جل شاد سے اور یہی تیسرا طریقہ اصل ہو و اما القضاۃ  
 قالوا فاما بالبیعة فینہما ترکا لکما یروى وقد تم لا یضار علی الصدقات والتمسک  
 بالظلمات لئلا کومر من الواجبات والتسلی السوائب والکتب بالاخلال فی  
 کما ذکرنا اور پہلے دونوں قسم کے طریقوں میں بیت کا پورا کرنا عبارت ہو ترک کہاں سے  
 اور نہ اڑھا نا صنائع پر اور ظلمات مذکورہ پر نیگیں مانا اور قسم واجبات اور موکدہ سنتوں کے  
 اور عمدہ شکی عبارت ہو ظل ڈالنے سے توسیع میں جو بیٹے مذکور کیا یعنی ارتکاب کہاں اور اصرار  
 علی الصغائر اور ظلمات پر مستعد ہونا بیت شکنی ہو و اما الثالث قالوا فاما القضاۃ علی غنیۃ  
 الخیر والمجاهدۃ حتی یملؤن مسویۃ ینویرا لشیئۃ وتبصر لک ذیل مالہ و خلک  
 فی حیلۃ بعد ذلک و ذلک حصن فی ما اباحہ التمرغ من اللذات والاشتغال بقیض  
 فایتما تجز الی طول التعقید کالتدسیر لیس والقصایر والکتب بالاخلال فی ذلک  
 اور تیسرے طریقے میں پورا کرنا بیت کا عبارت ہو مدام ثابت رہنے سے اس حجت اور مجاہدہ  
 اور صفت پر یہاں تک کہ روشن ہو جاوے الہیمان کے نور سے اور یہ اسکی عادت اور خوار  
 جلی ہو جاوے نہ مختلف تو اس حالت کے نزدیک گاہے اڑسکو اجازت دیجاتی ہو اور میں کو  
 خیر کے مباح کیا ہو اس قسم لذات کے اور مشغول ہونے کے بجائے اون کا سون میں جنین طول  
 کی کیفیت ہر مانی ہے یہی مدس کرنا علوم وی کا اور قضا اور بیت شکنی عبارت ہو اسکی غلطی  
 ہے قبل اور رافقت دل کے و اما المسئلۃ السادۃ فاعلموا ان نکلا سلا بیعة میں  
 شسولی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا و قالہ عن الصوفیۃ اما من الشیخی



اور اس کے اصحاب پر اور برکت کرے اور سلامتی عنایت فرماوے ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 لَا جِبَالِي يَقُولُ قُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ عَلَى مُرَادِ اللَّهِ وَأَمْسَكَ  
 بِرَسُولِ اللَّهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَى مُرَادِ رَسُولِ اللَّهِ فَهَكَذَا اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَرَّاتُ مِنْ جَمِيعِ الْأَدْيَانِ وَجَمِيعِ الْعَصَمِيَّاتِ وَأَسْلَمْتُ الْآنَ وَأَوَّلُ  
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پھر بعد خطبہ مذکور کے  
 مرشد مرید کو ایمان اجمالی تلقین کرے سو یوں کہے کہ کہ ایمان لایا میں اس پر اور جو اللہ کے  
 نزدیک سے آیا اللہ کی مراد پر اور ایمان لایا میں رسول اللہ پر اور جو رسول اللہ کے نزدیک  
 سے آیا رسول اللہ کی مراد پر صلی اللہ علیہ وسلم اور نیز ارہوا میں سب دینوں سے سوا ہے  
 اسلام کے اور نیز ارہوا سب گناہوں سے اور میں اب اسلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا اور  
 کھتا ہوں میں کہ گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا ہے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں  
 کہ محمدؐ اس کا بندہ ہے اور اس کا رسول ثُمَّ يَقُولُ قُلْ بَالَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهِ عَلَيَّ حَسْبُ شَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا  
 رَسُولُ اللَّهِ وَقَامَ الْقَبْلَةُ وَإِتْيَاءُ الزَّكَاةِ وَحُكْمُ رَمَضَانَ وَحُجُّ الْبَيْتِ إِنْ  
 امْتَنَعَتْ إِلَيْهِ سَبِيلًا پھر مرشد کے مرید سے کہ کہ میں نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے اپنے خلفاء کے واسطے سے پانچ امر پر اس کی گواہی پر کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے  
 اور مقرر محمدؐ رسول ہے اللہ کا اور نماز کے قائم کرنے پر اور زکوٰۃ کے دینے پر اور رمضان کے  
 سووم پر اور بیت اللہ کے حج پر اگر ممکن استطاعت ہوگی اس کی راہ کی ف استطاعت میل  
 سے مراد زاد اور راہ طبعی ثُمَّ يَقُولُ قُلْ بَالَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهِ عَلَيَّ أَنْ لَا أَشْرَكَ إِلَّا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا أَسْرِقَ وَلَا أَسْرِقَ وَلَا أَتْلُ  
 وَلَا أَتِي بِمُخْتَارٍ أَفْتَرِيهِ بَيْنِي وَبَيْنَ جَلِيٍّ وَلَا أَعْصِيهِ فِي مَعْرُوفٍ پھر مرشد  
 مرید سے کہ کہ میں نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بواسطہ خلفائے جنت کے

پہر کہ شریک نہ کرو گنا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری نہ کرو گنا اور زنا نہ کرو گنا اور قتل نہ کرو گنا  
 اور ہتان کو نہ لاؤن گا اپنے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کے درمیان سے اسکو اقرار  
 کر کے اور نافرمانی رسول کریم کی نہ کرو گنا امر مشروع میں ف اس مضمون کی بیعت  
 قرآن مجید میں منصوص ہے تَعَمَّدُوا الشَّيْءَ مَا تَكُنُ الْآيَاتُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
 اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ  
 إِنَّ الَّذِينَ يَأْمُرُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا  
 يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهُ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا  
 پھر مرشدان دو آیتوں کو پڑھے یا ایہا الذین سے آخر تک یعنی اے ایمان والو اور اللہ سے  
 اور تلاش کرو اللہ کی طرف وسیلہ اور جہاد کرو اسکی راہ میں تاکہ تم فلاح پاؤ مقرر ہو لوگ  
 بیعت کرتے ہیں تجھے اے نبی وہ بیعت کرتے ہیں اللہ سے اللہ سبحانہ کا دست قدرت اور  
 رحمت اور ان کے ہاتھوں پر ہر سو جسے بیعت کو توڑا یہی بات ہو کہ اوسنی اپنی ذات  
 کی مضرت کے واسطے بیعت کو توڑا اور جسے پورا کیا اسکو جہاں اللہ سے عہد کیا سو قریب اسکو  
 اجر عظیم عنایت کرے گا پہلی آیت میں وسیلہ سے مراد بیعت مرشد ہی مولانا نے ماشیہ میں  
 فرمایا کہ مجھے اپنے جہاد محمد حضرت شاہ عبدالرحیم قدس سرہ کے ایک مرید سے سنا کہ اوکے ہمعصر  
 ایک عالم نے اونٹنے بیعت کے سنت یا بعت ہونے میں گفتگو کی جہاں مجھے واسطے مشرعت  
 بیعت کے اس آیت سے استدلال کیا اور فرمایا کہ یہ ممکن نہیں کہ وسیلے سے ایمان مراد لے لے  
 اسواسطے کہ خطاب اہل ایمان سے چنانچہ یا ایہا الذین آمنوا اور سپردالائے کرنا ہو اور عمل  
 صالح بھی مراد نہیں ہو سکتا کہ وہ کتبی میں داخل ہو اسواسطے کہ تقوی عبارت ہو امثال  
 اوامر اور احتیاب تو اسی سے اسواسطے کہ قاعدہ عطف کا مغایرت بین المعلوم والمعلوم علیہ  
 کا متقاضی ہو اور اسی طرح جہاد بھی مراد نہیں ہو سکتا بدلیل نہ کہور یعنی تقوی میں داخل ہو  
 پس متعین ہو گیا کہ وسیلے سے مراد ارادت اور بیعت مرشد کی ہے پھر اسکے بعد مجاہد اور بیعت ہی

۱۔ بیعت کی کیا چیز ہے  
 ۲۔ بیعت کی کیا چیز ہے  
 ۳۔ بیعت کی کیا چیز ہے  
 ۴۔ بیعت کی کیا چیز ہے  
 ۵۔ بیعت کی کیا چیز ہے  
 ۶۔ بیعت کی کیا چیز ہے  
 ۷۔ بیعت کی کیا چیز ہے  
 ۸۔ بیعت کی کیا چیز ہے  
 ۹۔ بیعت کی کیا چیز ہے  
 ۱۰۔ بیعت کی کیا چیز ہے



کَیْنًا یَا حَکِمَ الشَّیْخُ طَرَفَ تَوْبٍ وَآلِیِّ مَنَایِجِ طَرَفِ الْآخِرِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَوْ غُورِ تَوْنِ کُنْیَتِ  
کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ مرشد کپڑے کا ایک کنارہ پکڑے اور نہایت کمرے والی دوسرا کنارہ  
اوپر ہلکا پکڑے واسطہ علم **ف** مولانا نے فرمایا کہ بیعت و بائی بھی عورتوں سے جائز ہے

بدون پکڑنے کپڑے کے بیساکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے

## تفہیم قرآنی

اس نسل میں مرید کی تربیت اور تعلیم کا طریقہ مذکور نہیں ہے لیکن درجہات متربتہ  
فَاَقُلْ مَا مَحَبَّ اَنْ یَّتَغَیَّرَ فِیْهِ الْقَیْدُ لَا فَاِذَا اَسْرَغْتَ اَمْرًا فِیْ سُلُوْلٍ طَرَفِ اللّٰهِ فَعَمْرًا  
اَوْ لَا یَتَحَكَّمُ الْعَقْلُ عَلٰی مَا وَفَّقَهُ الشَّاکِبُ الصَّالِحُ مِنْ اِثْبَاتٍ وَاجِبٍ وَاجِدٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ  
مُتَّصِفٌ بِجَمِیعِ صِفَاتِ الْکَمَالِ مِنَ الْخُفُوَّةِ وَالْوَلَمِ وَالْقُدْرَةِ وَالْاِمْرَادَةِ وَغَیْرَهَا  
مِمَّا وَصَفَ اللّٰهُ بِهٖ نَفْسَهُ وَتَبَتَّ بِهٖ الْبَقْلُ عَنِ الْخُبْرِ الصَّادِقِ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَوْ  
السَّلَامُ وَالصَّحَابَةُ وَالتَّابِعِیْنَ سَالِکِیْنَ کِی تَرْبِیَّتِ کَیْنِ وَاسَطَیْ دَرَجَاتِ مِیْنِ عَلٰی التَّوْبِیَّتِ اَوَّلِ  
جسکا سہارا نہ ادا واجب ہے وہ عقیدہ ہے کہ جو جب کوئی شخص راہ خدا کے چلنے میں رغبت ہو تو حکم کر  
اے کو اول عقائد کے صحیح کرنے کا موافق عقائد سلف صالح کے یقیناً ثابت کرنا واجب الوجود کا جو  
واجب ہے کوئی معبود برتر نہیں سوائے اس کے مومنون جو وہ جمیع صفات کمال سے حیات  
میں اور علم اور قدرت اور ارادے میں اور سوائے ان کے اور صفات میں کہ حق تعالیٰ نے اپنی  
ذات پاک کو وصف کیا ہے ساتھ ان کے اور نقل اس کی ثابت ہوئی مجرب صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام  
یہ ہے اور صحابہ اور تابعین سے مُتَّفَقٌ لَا مِیْنَ تَجَمِیعِ صِفَاتِ النُّقْصِ وَالْاِلٰهَ وَالْاِلٰهَ مِنَ الْجِسْمِ تَمِیْمٌ  
الْخُفُوَّةِ وَالْعَرَضِیَّةِ وَالْجَعْدَةِ وَالْاَلَاوَانِ وَالْاَشْکَالِ اِیسا واحد ہے جو پاک ہو نقصان اور زوال  
کی سبب نشانیوں سے مجسم ہوئے نہ اور احتیاج مکانی اور عرضی ہوئے اور جہت میں ہوئے  
اور الوان اور اشکال سے لینی جسم اور لوازم جسمیت سے منزہ ہو وَاَقَاوَا وَتَرَدَّدَ مِیْنِ الْاَسْوَدِ  
عَلٰی الْعَرَمِشِ وَالْفُحْمِ اِثْبَاتِ الْاَیْدِیْنَ اَقْنُوْمِیْنِ بِهٖ عَلٰی الْجَمْلَةِ تُخْرِجُکَ لِقَبْلِکَ





خدا کہ نظر میں ہو گا کہ اجتناب اور صفا سے فرمندی ہوئے میں والحق ان الکثیر  
 ان ذنبا اوعده علیہ بالناسر او العذاب الشدید فی القرآن والسنة الفصحیة  
 المعروفة عند کل محدث نیت او متبی قریب کما قال القولیه من قوله الذانی متبع  
 فکذا کما فی ما بیننا و بین المشرکین القہل فممن ترکها فکذا کما فی ما بیننا و بین  
 خدا کا لڑنا و تشریف و قطع الطریق و شرب الخمر و کان مسایدا و الکفر شر من هذا  
 المذکر ان فی تحکیم بکاحۃ العقل اور حق یہ ہر کہ کبیرہ زہ گناہ ہو سپرد و عید و دوزخ کی  
 یا جناب شہید کی قرآن یا حدیث صحیح بن جہاں حدیث کے نزدیک معروف ہو یا اسکے  
 نہ کتب کو کافر کہا ہو نہیں کہ حدیث میں فرمایا کہ جس نے نماز کو عید ترک کیا وہ کافر ہو اور دوسری  
 حدیث میں ہر کہ فرق ما بین مسلمین و ما بین مشرکین کے نماز ہی سوچنے و سکھانے اور کافر ہو  
 یا کبیرہ و دوسری جس کے نہ کتب پر شرع میں مقرر ہو چنانچہ نماز اور چوری اور زانی اور شراب کا پینا  
 یا زہ گناہ برابر یا زیادہ ہو یا ان میں کبارہ مذکور سے میرج عقل کے حکم میں فہمہ الامثال  
 باللہ تعالیٰ عبادۃ و استعانة فی الیہ فی الشفاء و غیرہما و الی التوبة ینیسما  
 لکما شاکر فی قوله تعالیٰ ایاک نستعین سو مسجد کبارہ کبر الکبار اشرار  
 ہو یعنی خدا کے ساتھ ساجد کائنات عبادت میں اور استعانت میں یعنی غیر خدا سے مدد مانگنی روزی  
 اور شفا وغیرہ میں اور غیر کی عبادت اور استعانت کی توبہ کی طرف اشارہ ہو حق تعالیٰ کے اس  
 قول میں ایاک نعبد و ایاک نستعین فہم مولائک حاشیہ اس کتاب میں فرمایا کہ مدد مانگنی روزی  
 اور شفا میں ہمارے زمانہ میں شاہ ہم بہ نسبت قبور اور اموات کے مترجم کہتا ہو شرک  
 فی العبادۃ یہ ہو کہ جو امور کہ بطور عبادت کے خدا کے واسطے یا غایت خدا کے واسطے مخصوص ہیں  
 ان کو غیر خدا کے واسطے کرنا جیسا کہ علی مرتضیٰ کا روزہ رکھنا یا کسی کو سجدہ کرنا یا غیر خدا کا نام  
 بطور اسم اتمی کے ذکر کرنا یا توبہ کے گرد طواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کے اور یہ جو فرمایا کہ ایاک نعبد  
 و ایاک نستعین میں اشرک فی العبادۃ اور اشرک فی الاستعانة کی توبہ کا اشارہ ہوا اولی وجہ یہ ہو

نعل نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اشرک

کہ تقدیم قبول کی عقل پر مفید جو شخص اور دیکھ کر کو یعنی خاص کر تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص کر  
 تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں تجھ پر حسب عبادت اور استعانت حق تعالیٰ کو غلامس ہوئی تو سترے  
 خدا کے اوروں کی عبادت کرنا پاکسی سے مدد مانگنی روزی اور شفا وغیرہ میں ہرگز جائز  
 نہیں و بعد اختتام عبادت کی تو خا ہرچہ اور وہ بہ اختتام استعانت کی یہ ہر کہ مدد کرنا تو  
 صفت پر موقوف ہو ایک عالم تو دوسری قدرت دوسری رحمت اس واسطے کہ جو غیر کی تہانت  
 نہ جائے کیونکہ اس کی مدد کرنا اگر علم ہو قدرت نہ تو کس طرح حاجت رسدائی کر سکے اور اگر علم  
 اور قدرت دونوں ہوں لیکن اگر رحمت اور شفقت نہ تو محتاج پر تو کیونکر اعانت کا عہدہ  
 مال آکر صفات نامہ مخصوص بخداے عظیم و قدیر و رحیم میں لہذا استعانت غیر خدا سے جائز  
 کیجئے گور پرست کہتے ہیں کہ اولیاء کو حق تعالیٰ نے علم اور قدرت عطا کی ہو تو اولیاء سے استعانت  
 کیونکر منع ہوگی تو اولیاء کا جواب یہ ہو کہ اگر تم سب سے ہو تو قرآن با حدیث یا اجماع است ہے  
 ثابت کر دو کہ اولیاء اعدا کر ایسا علم محیط ہو کہ دور اور نزدیک اور غیب اور شہادت اور گئے نہ  
 براہر ہر لحظہ سارے عالم کی حاجات سے مطلع ہیں اور مشکل کشائی کی قدرت رکھتے ہیں  
 سوا اسکا اثبات ہرگز ممکن نہیں تو ان کی کج بحثوں کا کلام بھی بلائیں البقیات کے توحید  
 حق تعالیٰ اپنے کرم سے فہم صحیح عنایت فرماوے اور کج روی اور کج فہمی سے بچاویے آمین  
 وَمِنْ جَاہِلِیْنِ الْقَاضِیْنَ اَلْاَیْمِیْنَ اور منجملہ کبار تصدیق کرنا ہو گا کہ کافرا کا بہن عرب  
 کچھ لوگ تھے کہ جنوں سے روایت کر کے اخبار غیبی لوگوں کو بتاتے تھے اور کہہ دیتے تھے  
 اور کہہ دیتے تھے کہ مندرجہ بالا اور حال اور حقا اور ثنائیہ ہیں کہ تصدیق کرنا اس واسطے کہ  
 کہ علم غیب مخصوص بذات حق ہو جو اسکا دعویٰ کرے وہ بدلیل قرآن اور حدیث اور اجماع  
 جملہ ہر وہ منہ قاسم الیہ رسول والقرآن والملتیکہ والکافرا ولا یتلہنہ الا بحد  
 وکذا ایضا ویرثات الدین اور منجملہ کبار کبار کے پیغمبر اور قرآن اور فرشتوں کو  
 اور انکار کرنا اور تسخیر کرنا ان حضرات سے اور اسی طرح منہ وریات دین کا انکار کرنا ف

تصدیق کا ان  
 دین

توحید پر  
 دین



کبار کے احادیث کو جمع کیا تو میں نے شجرہ کبار میں جو بچے چار گنا ہوں میں شجرہ اور گناہ پر  
 جم جائے کی نیت اور رحمت الہی سے نا امید ہونا اور تم خدا سے بیخون ہونا اور چار گناہ زبان میں  
 جموں گے اور اسی دنیا اور ہر گناہوں کو نہا کہ عیب لگا تا اور جموں کی قسم کیا اور کیا دو گنا اور میں گناہ  
 پیٹ میں شریا پینا اور تقیم کا مال کھانا اور بیاج لینا اور دو گناہ شرم گاہ میں رشتا اور رشت  
 اور دو گناہ ہاتھ میں ناحق قتل اور چوری اور ایک گناہ پانچ میں یعنی جہاد میں سب جنگ سے  
 بھاگنا اور ایک گناہ تمام بدن سے یعنی والدین کی نافرمانی حق تعالیٰ اپنے کرم سے ہکرا ان  
 گناہوں سے بچا رہے آمین وَالْقَصِيْرَةُ كُلُّ مَا لَمْ يَخْلُ عَنَّا الْمَشْرُوعُ اَوْ خَالَفَ مَشْرُوعًا اَوْ مَشْرُوعًا  
 طَرِيقَةً نَاوُصُرًا فِي الدِّيْنِ اور گناہ وغیرہ وہ جس سے شرع نے روک دیا یعنی بعد کبار کے گناہوں اور اگر  
 اور مشرعی کے مخالف یا رافع ہو تو میں کے طریقہ یا مورد کا شمار نہ کرنا اَلَمْطَهْرُ فِي اَكْمَرِ اَنْوَاعِ الْمَلِكِ  
 مِنَ الطَّهَارَةِ وَالْقُلُوْبِ وَالنَّكَمِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ نِيْمَتٌ مَّا عَلَيَّ مَا اَمْرًا بِهٖ اَللّٰهُ عَلَيَّ  
 وَسَمْعٌ مِنْ رَبِّكَ اِيَّاهُ الْاَبْدَانِ وَلَا دَابَّ وَالْطَّيِّبَاتِ وَلَا ذَكَرًا بِحَبْرٍ ثَنَابٍ كَبَارًا وَزَمَنًا  
 صفائے بعد نظر کرنا چاہیے ارکان اسلام میں از قسم کلمات اور صلوٰۃ اور صوم اور زکوٰۃ اور حج  
 کے تو ان امور کو جو بجا ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کرے رعایت اہل باطن اور اہل  
 اور بیہوش اور اذکار سے فائز ہونے فرمایا کیا باطن سے مراد بیان و امور میں جوار کائنات  
 کو شامل ہوں از قسم امور متاخرہ سوائے ان سے یعنی فقہاء کے نزدیک بعض امور واجب ہو اور دوسرے  
 فقہاء کے نزدیک سنت مؤکدہ مثلاً اَلَمْطَهْرُ فِي الْمَكَائِمِ مِنَ الْاَكْلِ وَالشَّرْبِ اَللّٰهُ  
 وَالْكَلَامِ وَالْقُبْحَةِ وَخَيْرٌ لَّكَ فِي الْعَدْلِ الْمَغْزِي مِنَ الْيَكَاةِ وَالْيَلْكَةِ وَالْوَلَا  
 وَالْمَعَالَاةِ مِنَ الْبَيْعِ وَالْعَبَةِ وَلَا جَارَ لِقِيَمَتِهَا عَلَى السَّنَةِ مِنْ غَيْرِ مَدَاحَتٍ  
 وَلَا اَعْوَجَا حَبْرٍ اَرَاكَ اِنْ اِسْلَامُ كِي اَقَامَتِ كِي بَعْدَ نَظَرٍ كَرَا بِاِيْسے ضروریات مباحث میں غلبہ  
 و شرب اور لباس اور کلام اور صحبت خلق وغیرہ ایک کے اور نظر کرنا چاہیے امور ظاہری میں  
 حقوق نکاح اور حقوق مالیات اور حقوق اولاد کے اور نظر کرنا چاہیے معاملات میں از قسم

فصل تیسری میں اہل بیت علیہم السلام  
 میں شجرہ کبار میں جو بچے چار گنا ہوں میں شجرہ اور گناہ پر  
 جم جائے کی نیت اور رحمت الہی سے نا امید ہونا اور تم خدا سے بیخون ہونا اور چار گناہ زبان میں  
 جموں گے اور اسی دنیا اور ہر گناہوں کو نہا کہ عیب لگا تا اور جموں کی قسم کیا اور کیا دو گنا اور میں گناہ  
 پیٹ میں شریا پینا اور تقیم کا مال کھانا اور بیاج لینا اور دو گناہ شرم گاہ میں رشتا اور رشت  
 اور دو گناہ ہاتھ میں ناحق قتل اور چوری اور ایک گناہ پانچ میں یعنی جہاد میں سب جنگ سے  
 بھاگنا اور ایک گناہ تمام بدن سے یعنی والدین کی نافرمانی حق تعالیٰ اپنے کرم سے ہکرا ان  
 گناہوں سے بچا رہے آمین وَالْقَصِيْرَةُ كُلُّ مَا لَمْ يَخْلُ عَنَّا الْمَشْرُوعُ اَوْ خَالَفَ مَشْرُوعًا اَوْ مَشْرُوعًا  
 طَرِيقَةً نَاوُصُرًا فِي الدِّيْنِ اور گناہ وغیرہ وہ جس سے شرع نے روک دیا یعنی بعد کبار کے گناہوں اور اگر  
 اور مشرعی کے مخالف یا رافع ہو تو میں کے طریقہ یا مورد کا شمار نہ کرنا اَلَمْطَهْرُ فِي اَكْمَرِ اَنْوَاعِ الْمَلِكِ  
 مِنَ الطَّهَارَةِ وَالْقُلُوْبِ وَالنَّكَمِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ نِيْمَتٌ مَّا عَلَيَّ مَا اَمْرًا بِهٖ اَللّٰهُ عَلَيَّ  
 وَسَمْعٌ مِنْ رَبِّكَ اِيَّاهُ الْاَبْدَانِ وَلَا دَابَّ وَالْطَّيِّبَاتِ وَلَا ذَكَرًا بِحَبْرٍ ثَنَابٍ كَبَارًا وَزَمَنًا  
 صفائے بعد نظر کرنا چاہیے ارکان اسلام میں از قسم کلمات اور صلوٰۃ اور صوم اور زکوٰۃ اور حج  
 کے تو ان امور کو جو بجا ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کرے رعایت اہل باطن اور اہل  
 اور بیہوش اور اذکار سے فائز ہونے فرمایا کیا باطن سے مراد بیان و امور میں جوار کائنات  
 کو شامل ہوں از قسم امور متاخرہ سوائے ان سے یعنی فقہاء کے نزدیک بعض امور واجب ہو اور دوسرے  
 فقہاء کے نزدیک سنت مؤکدہ مثلاً اَلَمْطَهْرُ فِي الْمَكَائِمِ مِنَ الْاَكْلِ وَالشَّرْبِ اَللّٰهُ  
 وَالْكَلَامِ وَالْقُبْحَةِ وَخَيْرٌ لَّكَ فِي الْعَدْلِ الْمَغْزِي مِنَ الْيَكَاةِ وَالْيَلْكَةِ وَالْوَلَا  
 وَالْمَعَالَاةِ مِنَ الْبَيْعِ وَالْعَبَةِ وَلَا جَارَ لِقِيَمَتِهَا عَلَى السَّنَةِ مِنْ غَيْرِ مَدَاحَتٍ  
 وَلَا اَعْوَجَا حَبْرٍ اَرَاكَ اِنْ اِسْلَامُ كِي اَقَامَتِ كِي بَعْدَ نَظَرٍ كَرَا بِاِيْسے ضروریات مباحث میں غلبہ  
 و شرب اور لباس اور کلام اور صحبت خلق وغیرہ ایک کے اور نظر کرنا چاہیے امور ظاہری میں  
 حقوق نکاح اور حقوق مالیات اور حقوق اولاد کے اور نظر کرنا چاہیے معاملات میں از قسم

اور تیار اور اجازت کے تو ان کو صحیح اور ٹھیک کر کے ہر وجہ سے بدوین شہس اور بے کجروی کے  
 نہ مکتد ذلک النظر فی الاذکار الما مؤثر فی الاوقات من الصباح والمساء ووقت  
 النوم وغیرہما وھذا فی الاخلاق من الایمان والحب المحسن والحنن والمواظبة  
 علی التلاوة و ذکر الاخیرة والمواظبة علی محاسن العمل وحسن الذکر والمساہد  
 فاذا کان ذب بھذا الاداب خان ان یشغل بالامثال الباطنیة ویجہد فی کلین  
 القلب باللہ عز وجل دائما فی النظر الیہ بصر القلب ایما ترکنا بیان کل الامور  
 المتعلقات من اسئلتنا والھا واعیاننا علی ہم القالب الصادق المتبع للکلمات  
 السنۃ والفقہ والکتاب المتوسطۃ فی السلوۃ مثل سائر امین الصالحین والحق  
 فی العیند کالعلقان العکبرۃ ومن کلمتہ یشترکہ متبعھا فلما حکمھا من عالم  
 واللہ اعلم ہر بعد ہر ریات ہر دہش وغیرہ کے نظر کرنا چاہیے اور ان اذکار میں جو اوقات  
 مخصوص ہیں صبح اور شام اور وقت خواب وغیرہ ان میں امور میں سچ نظر کرنا چاہیے اور اسکی  
 اخلاق میں تقسیم ریا اور ہذا اور حسد اور کینہ وغیرہ کے اور ہوا غلبت اور دھام کرنا چاہیے  
 تلاوت قرآن اور احکام کی یاد اور مجالس علم اور ذکر اللہ کے حلقوں پر اور مساجد پر تہجد  
 کہ سالکین ان آداب مذکورہ کے ساتھ متادب ہو گیا تو اب وقت آ یا اشتغال باطنی کے اشغال  
 کا اور ہمیشہ اللہ عزوجل کے ساتھ دل لگانے رہنے کی کوشش کرنے کا اور اذکیو تاکے رہنے کا  
 دل کی بنیائی سے اور بے تو امور مہرے کا بیان علی وجہ التفصیل اور ان کو بہت جان کر چھوڑ  
 دیا اور طالب ملوک کے فہم پر بھروسہ کر کے جو طالب کہ قرآن اور حدیث اور فقہ اور کتب متوسطہ  
 ملوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب مختصرہ عقائد مانند عقیدہ عقیدہ کا واقف اور محسن تو  
 اور جب کو متبع اور علم ان کتابوں کا میسر نہ ہو کسی عالم سے دریافت کرے و اللہ اعلم ف  
 مولانا فرمایا کہ جن امور کو مولف قدس سرہ نے کثیر جان کر ترک کیا اور ان کو ہم مجاہدان کرتے  
 ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی شہادت چار شاخیں ہیں اور مردان

نفاذ شریعت

ایمان سے روح اور گوشتی کا راون ہو کر سائک کو مراعات ان شعبہ تانیہ کی ضرورت پر چنانچہ  
 اوکھا بیان یوں ہو کہ خدا پر ایمان لانا اور اس کے صفات پر اس کے طریقہ کا موافق ہونا اور  
 اس کے مالک پر اس کے کتا یوں پر اس کے سوان پر اور تقدیر پر اس کے دین پر ایمان لانا  
 اور حق تعالیٰ سے محبت رکھنی اور حق تعالیٰ سے محبت یافتہ بندہ کی واسطے رکھنا بلا دلیل انسانیت  
 احمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنی اور اس کی تعلیم کا مستند رہنا اور درود و غیرہ پر محبت  
 کی تعلیم ہی میں داخل ہو اور آخرت کی سنت کی پیروی کرنی اور اعمال کو خالص اللہ ہی کے  
 واسطے کرنا اور ترک ریا و لفاظ اقسام ہی میں داخل ہو اور خدا سے خوف رکھنا اور اس کی  
 رحمت کا امیدوار رہنا اور گناہوں سے توبہ کرتے رہنا اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا  
 اور عسکو و مارکنا اور ترک بیعت اور بیعت صحابہ میں صابر رہنا اور خدا سے ربانی سے رخصی  
 رہنا اور فی صبح اور غروب امتیاز کرنا اور توبہ بزرگ کی اور توبہ خرد پر اور گھبراہٹ اور خدا کا  
 ترک کرنا اور خدا اور کینے کا ترک کرنا اور غضب ترک کرنا اور حقیقت و واضح میں داخل ہونا  
 توحید ربانی کا مطلق رہنا یعنی لا الہ الا اللہ اور خدا سے رہنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا اور توبہ  
 تلاوت کا دل آستین میں اور متوسط رجہ سوائتین میں اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا یعنی  
 سب میں داخل ہو اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذکر کرنا اور  
 استغفار ذکر ہی میں داخل ہو اور نوسے دود رہنا اور حسی اور عکسی طہارت کرنا اور پرہیز کرنا  
 بنیاستوں سے لطیف ہی میں داخل ہو اور شر کو چھوڑ کر رکھنا اور زمین اور نقل نہا پر رہی  
 اسی طرح زمین و کوہ اور نقل صدقہ ادا کرنا اور کوہی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا  
 کھانا اور ریاضت کرنی سخاوت ہی میں داخل ہو اور زمین اور نقل روزہ رکھنا اور  
 اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور  
 گزارا الدین لینے ایسے ملک و محبت کو چھوڑنا جان ایسا دین نہ قائم کرے اور انہی پر  
 ہجرت بھی داخل ہو اور خدا کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم و عہد کے کفار کو کفر

اور کھانہ کر کے پارسائی حاصل کرنی اور عیال کے حقوق کو ادا کرنا اور مان بپا سے احسان اور  
میلوک کرنا اور اولاد کو تربیت کرنا اور برادری کا حق ادا کرنا اور نوٹہ بنی غلاموں کو مالکوں کی  
اطاعت کرنی اور مالکوں کو نوٹہ بنی غلاموں پر مہربانی اور شفقت کرنا اور انسان کے ساتھ  
حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا کلمہ رہنا اور مسلمان ہاگوں کی اطاعت کرنی اور حق میں  
اصلاح کر سہ رہنا اور خیر اچ اور باغیوں کا قتال تو اصلاح بین الناس میں داخل ہو اور  
ایزیک پروردگار اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اطاعت میں داخل ہو اور حد کو جاری  
اور چاہا کرنا اور مرابطہ یعنی سرحد دار الاسلام کی محافظت کرنا جو ابھی میں داخل ہو اور امانت  
ادا کرنا اور خمس کا دینا اور اسے امانت میں داخل ہو اور قرض کا لینا بشرط ادا کرنے کے اور ٹرک  
کے ساتھ اجسان کرنا اور معاملہ اچھا کرنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق لینے میں سختی  
نکرنا اور حسن معاملہ میں داخل ہو مال کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے حق پر اور  
اور ترک تہذیر و اسرار یعنی خلاف شرع بیوہ و مال کو بر باد کرنا انفاق المال فی حق میں داخل کر  
اور سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کو دوائے خیر دینا اور اپنی برائی سے لوگوں کو بچانا مقرر  
نہ ہونچانا اور توبہ و لعب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا مترجم کہتا ہے شیخ  
جلال الدین سیوطی نے اسی طرح شعبہ ایمانیہ کی تفصیل نقایۃ العلوم میں فرمائی ہے و اما علم

## فصل چوتھی

فی اشغال المشائخ المجلدات و کتب و کتب انما علی النسخة الشیخ ابی محمد بن الدین  
عبد القادر بن محمد بن الدین سیدنا اللہ رحمہ اللہ و علیہم اجمعین یہ فصل مشائخ مجاہدین  
یعنی قادریہ کے اشغال میں ہو قادریہ امام طریقت شیخ ابو محمد علی الدین عبد القادر جیلانی  
کے مرید ہیں خدا را منی رہے اور ان سے اور ان کے سب تابعین سے نسبت معنیست  
استہاد میں فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب حضرت محی الدین غوث الاعظم کی  
تألیف ہو اور محی الدین بن ابی طالب غوث ہو اور اصل طریقت قادریہ اوسین مفصل موجود ہو





ہو ہاوس پر نشان تا طری اور دوسرا منہ پر دو آقا پلٹا صریحاً بت دیتا ہے کہ ان مجلس  
میں یگانہ یگانہ مرقہ فی الزکوة الیمنی و مرقہ فی الزکوة الیسری و مرقہ فی القلب  
والکین الثالث استند و آخر کما نواہ و کرسہ منہ ہر اور اسکا طریقہ یہ جو کہ چارہ انویسٹہ و ایک  
راہنہ ہا نوین اور دوسری بار ہا بین نا نوین اور تیسری بار دل میں ضرب کرے اور چاہیے کہ  
تیسری بار سوخت تر اور بلند تر ہو و آقا یا سترہ صریحاً بت دیتا ہے کہ ان مجلس میں یگانہ یگانہ  
مرقہ فی الزکوة الیمنی و مرقہ فی الزکوة الیسری و مرقہ فی القلب و مرقہ اقامتہ و کین  
الراہنہ استند و آخر کما نواہ و کرسہ منہ ہر اور اسکا طریقہ یہ جو کہ چارہ انویسٹہ اور ایک بار دانہ  
نا نوین و دوسری بار ہا بین نا نوین اور تیسری بار دل میں ضرب کرے اور چاہیے کہ چوتھی بار  
سخت تر اور بلند تر ہو و کینما لقی و اثبات و کلمہ لا الہ الا اللہ و صفتہ ان مجلس  
جلستہ الصلوة و مستعمل القبلہ و یقعن علیہ و یقول لا کافہ یخرجہا من شہرہ  
تہتمد ہا حین یبلغ الی المنکب الایمن یقول اللہ کافہ یخرجہا من اقم الذباغ تہ  
یضرب الا اللہ بالشدة و القوة و لا یحظ نفی الحکومتیہ و المقصودیہ او الوجود  
من علیہ اللہ تعالیٰ و اثباتہا لہ تبارک و تعالیٰ اللہ مخلد و کرسہ منہ کے نفی اور اثبات ہر اور  
لا الہ الا اللہ کا کلمہ ہر اور طریقہ اور سکا یہ جو کہ بطور ناز و قبلہ پیشہ ہو اپنی آنکھ بند کرے اور لا  
کے گمہ اپنی ذات سے اور سکو کائنات ہی ہر اور سکو کہیں یہاں تک کہ وہ اپنے سونڈے سے ٹک پونے پھر  
اللہ کے گمہ گمہ اور سکو دل کی بجلی سے کھلتا ہی پھر لا اللہ کو دل پر مشدہ اور قوت سے ضرب  
کرے اور مصوبیت یا مقصودیت یا وجود کی نفی غیر حق سے لاکھ کرے اور اثبات اسکا ذکر مقدس  
میں و میان کرے ۱۰ مولائے فرما کہ یہ ملاحظہ اور تصور بہت ہر مراتب و اکرین کے غفلت ہر  
یعنی بتدی نفی مصوبیت کی تصور کرے اور متوسط نفی مقصودیت کی اور منہی نفی وجود کی  
و کلامت لقول تا الحکمة فی اشہر اطا الصریحاً بت دیتا ہے کہ التشدیدات و مراعاتہ آقا کینما  
نا نول جمل انسان علی التوحیہ الی الجہات و لا اصغاء الی اقلع الغناء و ان تذکر

طریقہ ذکر نفی و اثبات





کنا جو اعرش سے دماغ پر ٹھہرے اور اللہ بصر لیکر دماغ سے سینہ تک ٹھہرے پھر اللہ سر سے  
 ہر پہلو سے ان تک ٹھہرے اور اسے اسی طرح ہر ایک طرف سے اور اگر اللہ قہر کو زیادہ کرے تو سر سے  
 بار آسان تک پہنچے اور جو نفس یا اعرش تک و مینہ النفسی و کلامات و حقیقتہ اما لکڑی  
 فی الجہد و انما بان لکون متیقنًا مطلقًا علی انفسہ فاذا اخرجه انفسہ بیدہ  
 من عینہ قصد بوجہ و اسحقہ قال مخرجہ لا الہ بلسان القلب و اذا دخل قال من  
 دھولہ لا الہ الا اللہ قال لا کا پر و هذا پاس انفسہ و لا اذ عظیمہ فی نفی افخو اطل  
 شوا و ال حدیث النفس اور یہاں ذکر نفسی نفی اور ثابت ہوا و طریقہ و سکایا و اس طرح ہر جو کو  
 ذکر ہو چکا یا اس طرح ہر جو کو ذکر کیا اور ہر شیا ہو جاوے اپنے دھولن پر آگاہ و رہے  
 جب ہر دم باہر نکلے خود بخود بدون اپنے ارادے اور قصد کے تو اس کے باہر ہونے کے ساتھ  
 زبان سے کے فالہ ہر جہاں سانس اندر کو جاوے خود بخود تو اندر جاتے کے ساتھ لا الہ الا اللہ  
 غریبت کے بزرگوں سے کہا ہے کہ اس ذکر کا نام پاس انفسہ اور اس کا بڑا اثر ہے نفی خواہ  
 و روسواس کے دور ہو جائے میں چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہے شعر اگر قہاں داری ہر  
 سلطان را سادت ازین پاس شعر تا بجا روبا انزوی راہ و ہر سی از مقام الہ اندر بر عالمی  
 مقدمت کسی را در نیست و زمین جلال و عکس اگر نیست دھراہ و ہر روان کر از پیش طلب  
 جہ گفتن لا الہ الا اللہ نیست و فاذا اخلصا انزول کی الحقیقی و شوحہ فی الطالب لہ  
 بالمرآۃ و المرآۃ من هذا الاثر الشوق و غلبۃ المحبت و الصبر و عذاب  
 الی الفکیر و انما اللہ عز و جل و اجتماع الیہمۃ علی طلبہ و وجدان الحلا و  
 الشکوہ و النظر عن الکلام و الاستغناء باقر الدنیا پھر حجب ذکر نفسی کا اثر  
 اور طالب میں اسکا نور معلوم ہو تو اسکو مراقبہ کرنے کا امر کیا جاوے اور ذکر نفسی کے  
 شوق مراد ہو اور غالب ہوتا محبت الہی کا اور غریبت کی باگ کا پیر نہ فکر کی جانب اور  
 عز و جل کی اور محبت کا جم جانا تو اسکی طلب پر اور ملاوٹ پانا چھپ رہنے میں اور گفت

اشغال مردیادی سے نفرت کا ہونا و اما المراقبۃ فی عینہم علی انواع کثیرۃ یجوز  
 انہم و هو ان یلفظ بایۃ او کلمۃ یا اللسان او یعملوا فی الجنان و یفہمہ معنایا  
 بکما جیدۃ انہ یصوموا کیف هذا المعنی و قالوا انہ یحققہم لہم جنتہم انما طر علی انہ  
 الصویرۃ بحیث لا یحضر جملۃ سواہا حتی یحقق لا یستغفر ان ذیبا و نوع دخول فیہا و اما  
 اور مراقبہ بزرگان طریقت کے نزدیک بہت اقسام پر ہے اور جانتوں اقسام کثیرہ کا ایک  
 امر یہ ہے کہ ایک ریت قرآنی یا کوئی کلمہ زبان سے کہے یا اسکا دل میں خیال کرے اور اسکا  
 معنی کو خوب طرح بوجہ سے پیر تصور کرے کہ یہ مدعا کوئی نکرہ اور اسکی تحقیق اور ثبوت کی کیا صورت  
 ہے پھر اسی صورت پر خاطر کو جمع کرے اس طرح کہ سوا سے اسکا کوئی خطرہ نہ آوے یہاں تک  
 کہ اس میں استغراق متحقق ہو اور ایک طرح کی ربودگی اور غفلت اسکے اسوائے حاصل ہو  
 مترجم کہتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ لفظ کے مفہوم میں اسطرح ڈوبنا کہ سوائے اسکے کوئی چیز نہیں  
 میں رہے اسکو مراقبہ کہتے ہیں و لا اقل ذیبا ذکرہ علی اللہ علیہ وسلم الا احسان انفسہ  
 کا ذلک تراک فان لم یکن تراک فانہ یزالہ اور اصل مراقبہ کی وہ حدیث ہے جو رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تو عبادت کرے اسکی گویا تو اسکو دیکھ رہا ہے سو اگر تو اسکو  
 نہ دیکھے تو یہ عیان کر کہ وہ تجھ کو دیکھتا ہے قیظ السالک اللہ ہا غیر فی اللہ ناظری  
 اللہ تعالیٰ او یجئ فی الجنان انہ یصوموا حصویرا تعالیٰ و لفظہ و معنیہ کہ تصور جید  
 مستقیمہ مع تدریجہ عن المحیۃ و المکان حتی یستغفر فی هذا التصویر  
 تو اپنی زبان سے کہے کہ اللہ حاضر فی اللہ ناظری اللہ معنی یا اسکو دل میں خیال کرے بدن  
 تلفظ کے پھر اللہ تعالیٰ کی حضوری اور نظر اور اسکی محبت یعنی ساتھ ہونے کو خوب مضبوط  
 تصور کرے باوجود پاک ہونے اوس ذات مقدس کے جہت اور مکان سے یہاں تک کہ تصور  
 کو جاوے کہ اوس میں ڈوب جاوے او یصوموا و هو معکرم انما لکنتم و یصوموا  
 محبتہ کا لفظ و قاعدۃ او مصطلحہ فی الخلوۃ و الخلوۃ و الشغل و الدعا

مراقبہ

مراقبہ جو حق تھا اعلیٰ

مراقبہ



یعنی جو زمین پر ہو وہ نیست و نابود ہوتے والا ہو باقی رہی تیرے رب کی لابت جو بڑائی  
اور بزرگی والا ہو اور اس کے مراقب کا طریقہ یہ ہے کہ آپ کو تصور کر کے کہ مر گیا اور ایسی رکعت پڑھا  
جسکو ہوا میں اٹھائی زمین اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور ہر چیز کی ترکیب اور شکل  
مٹ گئی اور اند کو باقی اور موجود میان کر کے سو اس تصور پر دیر تک قائم رہے تو یہی ہے  
اور نابودی کو مفید ہو گا۔ ایسے تصورات کی سند وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امیر المؤمنین  
علی مرتضیٰ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قل اللھم اہدنی وسیلۃ  
واذکر اہلہدنی ہدایتک الطريق و بالتہ ادرسد اور التھم یعنی اے علی کہ خداوند غفور  
ہدایت کر اور سیدھا چلا اور ہدایت سے اپنی راہ کے چلنے کو اور اسی سے تیر کی رستی کو  
رہنمایاں کر تو آنحضرتؐ نے امیر المؤمنین سید اولیاء کو وہ طریقہ سکھایا جس سے پہنچ محسوس  
ہے حالات مطلوبہ کو انسان پہنچ جاوے تو اسکو یاد رکھنا چاہیے کہ انی العاشیۃ العزیزۃ  
و کذلت ان الموت الذی یفترقون مینہ فانیہ فکذبتکم اکما فکونوا یدیر کلمہ  
الموت و کذبتکم فی ذرورہ مستکیدۃ اور اسی طریقہ مذکور ہے اس بات کا مرتبہ ہستی  
کا باعث ہے ان الموت الذی آخرت تک یعنی مقرر جس موت سے کہ تم بھاگتے ہو وہ تمکو  
پلٹے والی جو جان کہیں کہ تم ہو گے موت تمکو بایسے کی اگرچہ تم اوسنے یا بغیر ہر جان  
میں ہو کاذا ظہر آخر المساقبۃ فی الطالب و متوہد متوہد امیر التوحید و کذبتکم  
پھر یہاں مراقب کا طالب میں ظاہر ہو اور اسکا نور شاہد ہو تو اسکو توحید انالی کا امر یاد  
ف توحید انالی یہ ہے کہ ہر فعل کو جو عالم میں ظاہر ہو خدا کی جانب سے سمجھنے سے زید اور عمر سے  
کہ غیر حق سے یہ خوف باقی رہے نہ توقع سعدی سے فرمایا شہرورین نوعی از شک پوشہ بہت  
لہ زیدم یا زید و عمرم نیست و اعلم ان الشایع حکیمہ العبلوۃ والسلام مرغب  
وحت علی متیکین علی الذکی و المماد مینہ فانی لفظیہ و علی افکلی و المماد مینہ  
لہا کبہ اور جان رکھ اے مخاطب کہ شایع علیہ الصلوۃ والسلام نے دو چیز پر ترغیب و تر





ایک سو تیرہ و احد و اوتیلت صریحات و اللہ اعلم اور کشف و اقوال آئندہ میں جو طریقہ  
 ہمارے والد مرشد نے پسند کیا ہو وہ یہ ہو کہ احد نقالی کا ذکر کرے ان اسما سے ثلاثہ سے  
 تا سلیم یا سلین یا خیر شریط مذکور کی مرادات کے ساتھ یا اس طرح جیسا ہے ذکر یک منزلی  
 بین بیان کیا ہو یا اس طرح جیسا ذکر سے منزلی میں و احد اعلم ف مولانا نے فرمایا شریط  
 مذکورہ سے غلوت اور لباس زر غسل اور غوضیوں کا نا اور غسلے پر بیٹھا ہونے مصاحف کے  
 رکعت کے تراویح و قائلو امین معاویہ بن ابی سفیان و امیر المومنین علیہ السلام و المذکورہ ان  
 یعرب فی الجنایب الایمنین شہو و فی الاکسیر قدوس و فی الشہادۃ سب اللہ الیک  
 و لی الفلک السادح اور شریط قاریہ نے کہا ہو کہ جو طریقہ کشف ارواح کے واسطے ہمارا  
 مہربان ہو شریط مذکورہ کے ساتھ دوہائی ہو کہ فاجہی طرف سلجی کی ضرب لگا دے اور بائیں  
 طرف قدوس کی اور آسمان میں رب الملائکۃ کی ضرب لگا دے اور دل میں والروح کی  
 و لتفعل الایمان الیہ صیرہ الصفتیہ مجذوب الشریط ان یصل فی الکلیل فائدہ تھاکہ  
 شریط فی الاکسیر یا حی و فی الاکسیر یا قہاب یفعل ذلک الف صیرہ او امور  
 مہمہ مشکوکہ کے حاصل کرنے کے واسطے انہیں شریط مذکورہ کے ساتھ یہ طریقہ ہو کہ تہجد کی لائے  
 پڑھے بعد اس کے واسطے مقدر ہو پھر ذہنی طرف یا حی کی ضرب لگا دے اور بائیں طرف  
 یا قہاب کی باسی طرف ہزار بار کرے و لا یشریح الفحاط و د فیہ البساک ان یصلی اللہ  
 فی القلب و لا الیہ لا تھو کما و صفتاۃ فی الشفی و الا نبات و الشفی فی الجنایب الایمن  
 و القیوم فی الاکسیر اور الشریط خاطر دور کرنے بلاؤں کا یہ طریقہ ہو کہ اس کی ضرب دل میں  
 لگا دے اور لاکہ الاہو کی او سطح ضرب لگا دے جیسا ہے نفی اور اثبات بین بیان کیا  
 اور الہی کی ضرب ذہنی طہرہ اور القیوم کی ضرب بائیں طرف لگا دے و اذا استأذن  
 یذہو اللہ شہو و جل بشفاعہ میرا میں او د فی جوع و تو یمنیع الیذی او تھہر حدو  
 کلی طلب الایمن الما سب و ما جمیعہ فی لا سماء الحسنۃ فلیذکری ذلک لا

تسلیت ارواح

برای حصول ارواح شریط

برای تہجد فاحط و روحی طہار

یَعْرِضُونَ أَوْ تَلْتَ صَوَابَ أَوْ تَعْرِضُ يَسْئَلُ يَا شَانِي أَوْ يَا جَمْعُ أَوْ يَا رَأَى أَوْ يَكُونُ  
إِلَى عَمِيرَ ذَلِكَ وَاللَّهُ أَكَلَكُمْ وَأَكَلَكُمْ أَوْ حَبِيبُ أَمِيرَ عَزِيلٍ سَيِّدٍ وَمَا كَرِهَ كَارِ أَوْ كَرِهَ سَيِّدٍ  
كِي شَفَاكَ يَا وَفٍ كَرِغَتِي يَا كَشَائِشِ رَزَقٍ كَا يَا مَغْلُوبِي وَشَمَنِ كَا تَوْجَاهِي سَيِّدِي كُوْنِي اسْمُ الْهَيِّ مَوْلَانِي  
آپنی تاجت کجا سامے حسن سے طلب کرے سوا اس نام کو دوسرے یا تین شرب یا یا شرب  
کے ساتھ ذکر کرے تو یوں کے شفا سے بیمارین یا شانی یا ورنہ کرسکی میں امیر یا کشتیش رزق  
یا رزق یا ورنہ و شمن میں یا بذل و رسو اسکے اور اسمای الہی کو موافق اپنے طلب کے بطریق مذکور ذکر کرے اور

### فصل بخون

فِي أَسْئَالِ الْمَشَائِخِ الْخِشْيَةِ وَهُمْ أَصْحَابُ أَقَامِ الطَّرِيقَةِ خَوَاتِمَةُ مَكِينِ الدِّينِ  
الْخِشْيَةِ وَجِشْتِ قَرَارِهِ شَيْخُ خِيَامِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَنْهُمْ أَجْمَعِينَ فِي فِصْلِ  
مَشَائِخِ چشتیہ کے اشغال میں اور وہ نام طریقت خواجہ معین الدین حسن چشتی کے مرید ہیں وہ  
چشت خواجہ معین الدین کے پیروں کے کارون کا نام ہے خدایا امنی رہے اون سے اور یاد  
سب پیروں سے **ف** سوا مانے فرمایا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اصل امت کے حضور  
اولیامین ہر وار کے ہاتھ پر ہزاروں کفار ہنود مسلمان ہوسے منقول ہو کر جب خواجہ کا  
انتقال ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک پر یہ نقش ظاہر ہو گیا حبیب اللہ ذات فی حب اللہ  
یعنی خدا کا دوست خدا کی محبت میں مر گیا وفا کو اِحْجَاہُ عَلٰی اِلٰی النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذُلِّي عَلَى أَقْرَبِ الطَّرِيقِ إِلَى اللَّهِ وَأَضْلَلَنِي  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِمَلَأَ رَمِيهِ الذِّكْرِ فِي بُحْلُوته فَقَالَ عَلِيٌّ  
كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى رَجْعَهُ كَيْفَ أَذْكَرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
غَيْبَتِي عَنْكَ وَأَسْمَعُ مِنِّي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَالْبَتِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَعَلَى يَسْمَعُ تَعْرِفَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللَّهُ رَجْعَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
وَالْبَتِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ تَعْرِفَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللَّهُ رَجْعَهُ الْحَسَنُ النَّصْرِيُّ

برای شفا ی مرضی و غیرہ





وَالْقَلْبُ فِيهِ دُرٌّ بِطَرِيقٍ مَذْكُورٍ بِطَرِيقِ شَرِيفٍ تَارِكٍ رَدِّ بَقِيَّةِ حُضُورِ دَلِّ سَهْمٍ كَوْجَمِ كَرَكٍ  
 پھر کہ لاکہ الا لہم ستمی اور کشیدہ کے ساتھ اور قوت کو دل کے اندر سے نکال کر اور لفظ کا  
 ن سے نکال اور اس کو کھینچ دینے موٹے تک اور لفظ اللہ کا داغ کی جہلی سے اشارہ کرے  
 تو اس تصور سے گویا لڑنے غیر خدا کی محبت کو اپنے اندر سے نکالا اور اس کو اپنی پیغمبر کے پیچھے  
 الہیچر و سر آدم لے سوا کہ اللہ کو دل میں مغمی اور قوت کے ساتھ ضرب کر و بلا حظ المسلمین  
 لَمَّا الْمَعْبُودُ يَدْرِي مِنْ عِلْمِ اللَّهِ تَعَالَى وَلِلْمُتَوَسِّطِ لَمَّا لِلْمَقْصُودِ دِيَّةً وَالْمُعْتَمِدِ لَمَّا الْوَجُودِ  
 اور اس نفی اور اثبات سے مبتدلی ملاحظہ کرے نفی معبودیت کا غیر خدا سے اور متوسط نفی  
 مقصودیت کا اور مسمیٰ نفی وجود کا والشكر لا اعظم في هذا الذل كما جهمه الهمزة قد  
 المعنى وَيَسْتَبَعِي بِهَا حَيْبًا لِكَيْلَا يَنْجَلِيَ أَنْ لَا يَقُولَ الطَّعَامُ حَيْثُ لَا يَكُونُ بِيَانٍ لِيَجْلِيَ لَهَا  
 لِمَعْدَمِهَا وَيَسْتَبَعِي أَيْ يَأْكُلُ مَتَبَعًا مِنَ الدِّسَمِ لِيَلَا يَكْشُوشُ دَنَافِعُهُ أَوْ شَرْطُ مَعْمُ  
 سن ذکر میں ہمت کا جمع کرنا اور معنی کا جو بھٹا ہو اور ذکر جلی کرنے والے کو لائق یہ ہو کہ کھائے  
 کو نہایت کم کرے بلکہ اس کو کافی ہو کہ جو خالی پیٹ خالی رکے اور مناسب ہو کہ کچھ کھائی  
 لایا کرے تاکہ اس کا دماغ بظہریشان پوشل کے سبب سے واذا آتت دت یا اس انفس نکلی  
 مَسْكِنًا وَأَيْقَاعًا عَلَى الْفَأْسِ فَكَلَّمَا حَجَرَ النَّفْسُ فَقُلْ مَعَ خُرُوجِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 فَمِنْ مَعْرِفَةِ مَنْ تَكُنْ سُبْحَى اللَّهِ مِنْ بَأْسِكَ وَإِذَا دَخَلَ النَّفْسُ فَقُلْ مَعَ دُخُولِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 كَالْبَقْلِ دَخَلَ وَتَنَبَّهَتْ لِحُبِّهِ تَعَالَى فِي قَلْبِكَ أَوْ جِبْ كَلِمَةٍ تَوَاسَلَتْ بِاسْمِ الْفَأْسِ كَالْأَوْدِ  
 اسے توبہ کار اور اپنے دھون پر دانت ہو با پھر جب دم باہر کو نکلے تو اس کے بچنے کے ساتھ  
 کہ کہ گویا ہر چیز کی محبت کو سوا سے خدا کے اپنے باطن سے نکالتا ہو اور جب دم اندر کی طرف  
 اسے تو اس کے داخل ہونے کے ساتھ الا اھم کہ گویا تو داخل کرتا ہو اور محبت اتنی کو ثابت  
 رہتا ہو اپنے دل میں قالوا والرائن الا اعظم ربك القلب بالشيخ على وصف الحجة  
 وَالْمُتَعَمِّدِ وَلَا حَظَّ حُضُورِهِ قُلْتُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى مَقَامٌ كَثِيرٌ فَمَا مِنْ عَابِدٍ

یہ کہ ہر چیز کی  
 جادہ اور باطنی  
 پر نبی اور اس میں توبہ  
 کے ذرا لفظ لفظ  
 مستقبل لفظ بہر لفظ  
 جہاد کے لفظ کتاب  
 میں خاد و ملکہ  
 کے کہ ہر چیز میں  
 کیا ہو گیا وہ لفظ  
 اس کا لفظ

عِیًّا كَانَتْ اَوْ دِيْمًا اَوْ قَدْ كُنْهَ اِيْحَادًا اِلَیْهِ صَاحِبِ مَعْبُوْدَاةٍ فِی مَرْتَبَتِهِ وَرَبِّهِ اَللّٰهُمَّ  
 اَنْزِلْ اِلَیَّ الشَّرِیْعَ بِاَسْتِیْقَالِ الْبَیْلَةِ وَتَاَسْتِیْوَاِیْ عَلٰی الْعَرَشِ وَقَالَ سَؤُلَ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ  
 عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی اَعَدَّ كُمْ فَلَا یَسْبِقُنِیْ قَبْلَ وَجْهِهِ اِنْ اَللّٰهُ تَعَالٰی بَلَّغَهُ وَبَلَّغَ قَبْلِهِ  
 وَمَا لَیْ جَارِیَةً سَوْدَاءَ فَقَالَ اَمِنْ اَللّٰهُ بِاَبْسَارَاتِ اِلَی السَّمَاءِ وَمَا لَهَا مِنْ اَنَا اَنَا شَارِکَتْ  
 بِاصْبِعِهَا تَعْنِیْ اَللّٰهُ اَنْ سَمِعَتْ فَقَالَ هِیْ مُؤْمِنَةٌ فَلَا عَلَیْكَ اَنْ لَا تَسْجُدَ لَهَا اِلَی اَنْفِیْهَا  
 تَرْبُطُ تَلْبِیْسَ الْاَیْهِ وَلَوْ بِالْوُجْهِ اِلَی الْعَرَشِ وَتَقْصُوْرُ النُّوْرَ الَّذِیْ وَضَعَهُ هَکَیْهَ وَهُوَ  
 اَرْحَمُ النَّوْنِ كَمِثْلِ لَوْ اَلْیَمِّ اَوْ بِالْوُجْهِ اِلَی الْبَیْلَةِ لَمَّا اَسْتَاْمَرَ النُّبَا الَّذِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ  
 وَسَلَّمَ وَیَكُوْنُ كَالْمَرْأَةِ لِهَذَا اَلْحَدِیْثِ شَاہِی چشتیہ نے فرمایا ہر کس کے عظیم دل کے  
 اور گناہوں پر مشرک کے ساتھ محبت اور تعلیم کی صفت پر اور اسکی صورت کا علم نظر کرنا میں  
 کتابوں میں حق تعالیٰ کے مظاہر کثیر ہیں سو نہیں کوئی مایہ نبی ہو یا ذکی مگر کہ وہ اس کے مقابل  
 عیاں ہو کر اس کا معبود ہو گیا ہو کسب مرتبہ اس کے کے اور اسی عیب کے سبب سے روئے ہو  
 اور استوا علی العرش کا شرح میں نازل ہوا ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 جب تم میں سے کوئی باز پرس تو اپنے منہ کے ساتھ نہ تھو کے اسوا سے کہ اللہ تعالیٰ ہو اس کے  
 درمیان اور اس کے قبل کے درمیان میں اور آنحضرت نے ایک کالی لونڈی سے پوچھا  
 فرمایا کہ ایسے کہاں ہو لونڈی نے آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر عرضتے اس سے پوچھا کہ  
 میں کون ہوں تو اس نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا اور اسکی یہ کہ نہایت جگہ بچھا ہو پس فرمایا  
 آپ نے کہ کیا یا باندہ ہو تو اسے سالک تہجد کہ معنی اللہ نہیں اس میں کہ تو متوجہ ہو مگر اللہ ہی کی  
 طرف اور اپنا دل نہ لگا دے مگر اسی سے اگرچہ ہر عرش کی طرف متوجہ ہو کر اور اس نور کا  
 بقدر کر کے جس قدر حق تعالیٰ نے عرش پر رکھا ہو اور وہ نہایت روشن رنگ ہو یا نہ کے رنگ کے  
 اندھا یا قبل کی طرف متوجہ ہو کر چاہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی طرف اشارہ کیا ہو تو  
 اس حدیث کا گویا مرقعہ ہو گا واللہ اعلم بالصواب مصنف نے مانجھے میں فرمایا کہ حق تعالیٰ کی

شاہی چشتیہ شریف

شاہی چشتیہ شریف

عالم مثال میں تجلی ہو تو ہر شخص اپنی استعداد کے مناسب اور سکھ اور کثرت پڑھ کر ہر قسم کے کاموں  
 میں اور عالم مثال کی حقیقت کتب صوفیہ میں مفصل مذکور ہے یہ رسالہ مختصر لائق اسکی تفصیل  
 کے نہیں فاذا استقر الطالب بنویر الذکر اھو بالوصاقیۃ وہی مشتقۃ من الرتب  
 یمتد بہذا الاسم لان الطالب یأقرب قلبہا ویراقب اللہ کما ان اللہ یراقبہ  
 فیقول یسائرنی اوتخیل یقلبہ اللہ حاضری اللہ باطری اللہ شہیدی اللہ معنی  
 اولادکم کل شیء یحیط وکانہ حاضرا بکینک وکل القیلة تشاہدہ ہر جب طالب  
 رنگین ہو جاوے دیکر کے نور سے نور شد او سکھ مراد کرے اور مراقبہ رقیب یعنی مراقبہ  
 اور نگہبان سے مشتق ہے اسکا نام مراقبہ اسواسطے رکھا گیا کہ سالک اپنے مراقبات میں اپنے  
 دل کی محافظت اور نگہبانی کرتا ہے یا اپنے مراقبات میں اسے تعالیٰ کا مراقبہ ہوتا ہے یہی بسیار  
 اسکی حفاظت کرتا ہے تو مراقبہ کرنے کے وقت زبان سے کچھ اپنے دل سے خیال کرے کہ اللہ  
 حاضری اللہ تلوی اللہ شاہدی اللہ معنی یا اسکا مراقبہ کرے الا انہ یقل شیء یحیط یعنی آگاہ  
 ہو جاوے ہر چیز کو گیر ہے ہی یا اسکا مراقبہ کرے کہ گویا اللہ حاضری ہے ہر سے درمیان اور ترے  
 قلب کے درمیان میں اور تو اسکو شاہد کرتا ہے قال المشائخ من اسرار الدخول والاعلیٰ  
 یزیدہ مراقبات امور دوام الصیام ودوام القيام وقلیل الکلام والطعام والشراب  
 والنجاسة مع الاکام والمواظبة علی الوضوء فی حالات یقظۃ وحین المنام  
 وحرکت القلب مع الشیخ علی الدوام وکرۃ الغفلة ہر اسیا حتی نکلون عندہ  
 من الحرام فاذا دخل فی البحر لا یسجد علیک نعوذ وسمی وقر سورۃ الباقی  
 ثلاث مرات واما اذ حل الی الخ اللیثی قال اللہ عزت وکبریٰ فی الدنیا  
 والاخرۃ کن لنی کما کنت ل محمد صلی اللہ علیہ وسلم واما ذوقی فیمکنک اللہ عزت وکبریٰ  
 فیکونک واسئلک ان تجعلنی من الصالحین اللہ اعلم بحقیقۃ بات  
 لا اذک یا ایس من لا ینس کہ عرت لا مذہبی فیہ اوانت خیر لو امرتین

مراقبہ

مراقبہ





مُسْتَقْدِلًا إِلَى الْمَوْتِ مُسْتَدِيرًا الْكَبِيرَةَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْاٰلِیَّیْنِ وَیَكْبِرُ وَیَقْرَأُ سُورَةَ  
 الْاٰلِیَّیْنِ اِحْدَى عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ یَقْرُبُ مِنَ الصَّغِیْرِ یَقُولُ یَا سَرِیةُ یَا سَرِیةُ اِخْدَمِی  
 وَعِشْرَیْنَ مَرَّةً ثُمَّ یَقُولُ یَا سَاوِیةُ یَقْبِرُہُ فِی السَّمَاءِ وَیَا سَاوِیةُ الرَّاحِ یَقْبِرُہُ فِی  
 الْاَرْضِ حَتّٰی یَجِدَ النُّجُومَ وَتُؤَمِّرُہُ ثُمَّ یَنْظُرُ لِمَا یَقِیضُ مِنْ صَاحِبِ الْقَبْرِ عَلٰی قَلْبِہِ  
 اَوْ رِشَاخِی چشتیہ نے فرمایا کہ جب قبرستان میں داخل ہو تو سورہ انا نتخدا دور کومت میں پڑھے  
 پھر میت کی طرف سامنے ہو کر کچھ معطر کو شپٹ دیکر شپٹے پھر سورہ ملک پڑھے اور اللہ اکبر  
 اور لا الہ الا اللہ کہے اور گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہو جاوے پھر کہے  
 یا رب یا رب یا کس یا پھر کہے یا ربی اور ادا سکوا انسان میں ضرب کرے اور یا ربی الروح  
 کی دل میں ضرب کرے یہاں تک کہ کشادہ اور نور پاوے پھر منتظر رہے اور سکا ہوا کھانا  
 صاحب قبر سے ہر گز نہ کھائے نہ پیے نہ چھوئے نہ مس کرے نہ چھوئے نہ مس کرے نہ چھوئے نہ مس کرے  
 وَلَا اَقْرَبَ الْعَقْمَاءِ مَا نَشَأُ ہَاہِیْہِ فَلِذٰلِکَ عَزَدْنَا مَا هَاوَالِ الْعِلْمِ عِنْدَ اللّٰهِ اَرْشَیْتُمْ کَ  
 یَانِ اِیْکَ مَا زَہْرَ جِسْمِکُمْ صُلُوْا بِالْمَعْلُوْسِ کہتے ہیں ہم نے سنت معلویہ اور اقوال فقہانہ  
 ایسی اسل اسکی نہیں پائی جس سے ہم اسکی تقویت کریں یا یہ اسطرح ہے اسکو ذکر کیا  
 اور علم اسکے جو ازاں اور دم ہوا ذکر کا مذکر نزدیک ہو وَاَلْہُمْ صُلُوْا لَتَسْمٰی صُلُوْا کُنْ فِیْکُوْنْ  
 اور چشتیہ کے بیان ایک نازہر جسکو صلوہ کن فیکون کہتے ہیں **ف** صلوہ کن فیکون اسطرح  
 کہتے ہیں کہ بطلب بر آری میں اسکی تاثیر نہایت بلند اور قوی ہو وَالْوَامِنِ اَعْتَرَفَتْ لَہِ  
 حَاجَةٌ صَغْبَةٌ فَلِیْکُمْ کُلُّ لَیْلَةٍ مِّنْ لَّیْلِ الْاَمْسِ بَنَاءٌ وَاجْمِیْسٌ وَاجْمَعَةٌ سَکَنَیْنِ یَقْرَأُ  
 فِی الْاَوَّلِ لِنَا مِیْحَہٖ مَرَّةً وَفِی الْاٰخِرِ مِیْحَہٖ مَرَّةً وَفِی النَّاسِیَةِ الْاَمَامَةِ مِیْحَہٖ مَرَّةً وَفِی الْاٰخِرِ  
 مَرَّةً وَیَقُوْلُ مِیْحَہٖ مَرَّةً اِیْ اَسَانِ کُنْدَا دِشَو اریہا دای روشن کنندہ نازہر کیا  
 مِیْحَہٖ مَرَّةً وَیَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِیْحَہٖ مَرَّةً وَیُصَلِّیْ عَلٰی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَمِّ مَرَّةً  
 وَبِذِ عَوَالِیہِ عَمَّا وَحَلَّی مَحْضُوْرًا فَلَیْطَاعَا کَاثِبَ النَّاسِیَةِ فَلَیْطَاعَا حَسْرَ الْعَمَامَةِ

نعل باجرب تمارا طیل

صلوۃ العکس

صلوۃ کن فیکون



نقل فی اشیاء

نقول ہر مقدمین نقشبندیہ سے وصفتہ کہ ان یلتمہ فرشتہ میں التشریفات والاعزاز والکرامۃ  
 الی احادیث الناس والداخلیۃ کا مجموعہ المعطر والغصیب والاکرام والشہر المعطر مشہور  
 لیکر الموت وکحضروہ لکن ینایہ ویستغفر اللہ تعالیٰ مما صدقہ منہ میں  
 المعاصی ثم یضعہ سفلیہ ویعقد علیہ ویحس نفسہ فی بطنہ ویقول اللہ  
 لا یخیر جہان من سورتہ الی الا یمن ویجدہا حتی یصل الی مہلک تمیحہ منکبہ  
 الی اسے فیقول اللہ تم تعبر فی قلبہ بالشہ لا اللہ اور طریقہ فی ذاتیات کے  
 ذکر کا یہ ہے کہ فرست کو نیست ہائے تشویقات بیرونی سے چنانچہ لوگوں کی گفتگو  
 ایشا اور تشویقات اندرونی سے چنانچہ گرسلی رازہ اور غصبا و درد اور سیری بہت  
 ہر موت کو یاد کرے اور تصور میں اور سکو اپنے سامنے کرے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت  
 مانگے اور گناہوں کی جو اس سے صادر ہوے پھر دونوں لبون اور دونوں  
 کھون کو بند کرے اور دم کو اپنے پیٹ میں حبس کرے اور دل سے کہے کہ اسکو  
 ہی ذات سے داہنی طرف نکالے اور کھینچے یہاں تک کہ اپنے موڑ سے ہک پونچے پھر  
 موڑ سے کوسری طرف جھکا دے اور ہاؤسے اور کے اللہ پھر ضرب لگا دے اپنے  
 دل میں سختی سے لا اللہ کی ف بھفت قدس سرہ کے بھائی حضرت شاہ اہل امدن  
 ہار باب میں فرمایا کہ مبارکی سلوک میں اسم ذات ہی ہر روز بارہ ہزار بار اور نفی اور  
 اثبات ہر ایک ایک ہزار ایک بار مواظبت کرنا آثار عجیب غریب کا مشہور قالوا الحسن  
 لنفس خاصۃ عجیبۃ فی شحین الباطن وجمع العزیمۃ وفتحان العشق وقطع  
 احادیث النفس ویتدبر فی الحبس لئلا یقل علیہ وانما دایا الحبس عینا  
 المعطر فیکفہ وین کا یا مریہ الجویۃ بون باقین نقشبندیہ نے فرمایا کہ حبس  
 میں اپنی دم روکنے کی عجیب خاصیت ہی باطن کے گرم کر دینے اور بیت غریب ہار  
 حق کے ابھارنے اور وساوس کے قطع کرنے میں اور تہذیب اندک اندک حبس دم

کی مشق کرے تا او سپر گران ہو جاوے اور خشکی کی بیماری نہ پیدا ہو جاوے اور  
 جس دم سے جس غیر مفرد مراد ہو جسکی ذہنیت جس نفس تک نہ پہنچے تو تفسیر کے  
 جس دم میں جسکو جوگی بتاتے ہیں فرق بید ہوتی معصفت قدس سرہ لے فرما  
 رباعی ماسا کہ اکابر و جگتہ رونہ اثبات مقالات ربوہین بکنندہ جس نفس  
 وحسہ نفس دارد و فرق جس نفس است انجہ فتاوش بدہندہ و کذا لکذا لکذا  
 حاقیۃ عجمیۃ فیقول اذ لا ہذہ العلمۃ متونی نفس واحدہ فیقول لک  
 قہایت فی نفس واحدہ و لکذا آیتہ شرح حتی یصل الی احد و عیشہ بن عمر  
 المہر اعانہ علی عدلہ الوداد جس دم کے اندر تار طاق کی بھی ٹیب خاصیت کو  
 اسی کلمہ توحید کو یکبار ایک دم میں کے پھر تین بار ایک دم میں کے اسی طرح درجہ  
 چند روز کی مشق میں اکیس بار تک پونچھ طاق مدد کی مراعات کے ساتھ یعنی اول  
 بار ایک بار اور دوسری بار تین بار اور تیسری بار پانچ بار اور چوتھی بار سات بار  
 ہذا القیاس والشروط الاکثر ملاحظۃ نفی المعنویۃ او المقنونیۃ او الوجودیۃ  
 حکیم اللہ تعالیٰ و انباءہ تعالیٰ تعالیٰ علی وجہ التاکید و اختیاج التماثل کما ہذا  
 النفس من الخطرات و الاکاذیب اور شرط اعظم نفی و اثبات و ذکر میں ملاحظہ کرنا ہر نفس  
 مبدویت یا نفی مقنونیۃ یا نفی وجود کا غیر اللہ تعالیٰ سے اور اثبات مبدویت  
 وغیرہ لاحق تعالیٰ کے واسطی پر وجہ تاکس اور اجتماع خاطر اس طرح جیسی ذیل میں مذکور  
 اور باتوں کے خیالات گھومتے پھرتے ہیں و من کان الی اخذنی و عیشہ بن قہر و لک  
 لک باب من انجذب و انضرب الباطن الی اللہ تعالیٰ و جب لا یشک الی  
 و التفرع عن لا یشک الی اخری فلیعرف ان علمہ لک یقین فلیستأنف یہ فی  
 الشراط من الثلاثۃ الی اخذنی و عیشہ بن اور جو شخص کہ اکیس بار تک پونچھ  
 اور کے واسطے جذب یعنی کش ربانی اور خدا کی طرف گردش باطن کا دروازہ



برشد سے سنا اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتدا ہے بلوک میں لفظی اور اثبات کو ایک اور زمین  
 دو سو بار کہتے تھے واللہ اعلم وناقیۃ المرآۃ اور دوسرے طریقہ و قبول الی اللہ بکمال  
 عرف و صفت قدس نہ دئے ماشیہ من فرمایا حقیقت مرآۃ بوجہ شامیہ جامع افراد  
 ان ابتدا نیست کہ جو قوت و ذکر اقبال تمام بسوئے صفات حضرت حق نمودن یا بسوئے  
 حالت انکسار روح از جسد یا نقل آن تا آنکہ عقل و وهم و خیال و جمیع حواس تابع آن توجہ  
 گرد و بواسطہ محسوس نیست بہتر از محسوس نفس العین گرد و وصف تھا آن بحسب تفسیر  
 السیرۃ و حبسنا لیسنا ثم یتوجہ یمجاہع اذ مرآۃ الی المعنی السیرۃ البسیطۃ الی  
 یجوزہ کل احدیت و ادخلای اسمہ اللہ و لکن قل من یجوزہ عن اللفظ لیس یجوزہ  
 بخلاف الطالب ان یجوزہ هذا المعنی عن الفاظ یتوجہ الیہ من غیر مرآۃ  
 انخطأت و التوجہ الی العبرۃ من الناس من لا یستلکۃ هذا الکون الا ذرا فی  
 المشایخ من یأمر من خذ الی اللہ عا و صفتہ ان لا یزال یدعوہ یتقلدہ یقول  
 و انت آت معنودنی قد تفرأت الیک عن کل ما یوالی و یخوذ ذلک من السحاح  
 و یبصر من یأمر و یقبل انما کون السیرۃ الی التوجہ البسیطۃ فی تدرج الطالب من هذا  
 الی التوجہ اللذکر و طریقہ مرتبہ کا یہ ہو کہ دم کو بند کرے تا کہ کسے حضور اسما پھر اسے  
 خواہن درگاہ سے متوجہ جو معنی ہو و بسط کی طرف جسکو ہر نفس اس کے نام بولنے کے وقت قبول  
 کرتا ہو و لیکن ایسے لوگ کہ ہیں جو اس معنی بسط کو لفظ سے خالی کر سکیں تو طالب کو شش  
 کرے کہ اس معنی بسط کو الفاظ سے جدا کرے اور اسکی طرف متوجہ ہو یا مراحت و طراحت  
 اور ایفادات ماہو بنی الہ کے اور بعضے لوگوں سے اس قسم کا اور اک نہیں ہو سکتا  
 سو بعضے مشایخ جو ایسی شخص کو اس طرح کی دہاتا ہے میں اور طریقہ اس دہا کا یہ ہو کہ  
 دل سے کیا کرے یوں کہ اسی رب تو ہی میرا مقصود ہی میں بزار دہا یا تیری طرف تیرے  
 ماسوا سے اور ماننا اسے کوئی اور مناجات کرے اور بعضے مشایخ شخص مذکور کو قوت

کتاب التعلیل

تہذیب

مجدد یا نور سبط کے خیال کرنے کو فرماتے ہیں تو طالب اس تخیل سے توجہ نہ کرے کی طرف توجہ  
 پونہج جاتا ہو مگر تم کتا ہی فلاں مجھ سے یہ مراد ہے کہ سارے عالم کے مکان کو مہجہ جسام  
 سے خالی تصور کر کے اور نور سبط سادہ روشنی سے عبارت ہو **وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَيْ كَبَرُ**  
**اَشَيْءٍ** اور تیسرا طریقہ موصولی امد کا رابطہ اور اعتقاد کامل ہم پونہج جاتا ہو اپنے مرشد  
 کے ساتھ فلسفہ مولانا سب نے فرمایا حق یہ ہے کہ سب یا ہونے یا راہ زیادہ تر قریب ہی گاہے  
 مرید میں قابلیت نہیں ہوتی تو اس کی مزید محبت سے مرشد اس میں بقرن کرنا ہی ستار  
 طریقت نے فرمایا ہے کہ اللہ کے ساتھ محبت رکھو سو اگر تم سے جو کہے تو اس کی ساتھ محبت  
 رکھو جو اللہ کے ساتھ محبت رکھتے ہیں غارت با شیخ عبد الرحیم قس سرہ نے فرمایا کہ شاگرد  
 طریقت کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ پہلے تو سامنا کرنا چاہیے کامل ریداری اور مہوشیاری سے  
 جو ایک پر تو جو تہلی ذاتی کے ابطال سے تاکہ تعلق کو میں سے فکری حاصل ہو جاوے سو اگر  
 یہ ہو سکی تو ادوں لوگوں سے تعلق ہم پونہج جاتا ہے جو اس پر تو سے مشرف ہوتے ہیں جو  
 اپنے نفوس اور ملائق باسواسے نجات پاگئی ہیں اور اس آیت قرآنی میں کو تو اس نشانہ  
 یعنی چون کے ساتھ ہوا ایک طرح کا اس میں اشارہ ہو رابطہ مرشد کا اگر مرشد کامل شہود  
 کا حاصل ہو تو اس کی توجہ ہے اندک زمانے میں وہ حاصل ہوتا ہے جو سالہا سال کی محنت  
 میں حاصل نہیں ہوتا اور کیا خوب کہا ہے شعر آنکہ بہ تیر زیانت یک نظر از شش دین احمد  
 زندہ بروم ترقہ کند ہر جلد **وَشَرُّهُمْ اَنْ يَّكُوْنَ الشَّيْخُ قُوًى التَّوَجُّهَ دَا اَيْ اَدَامَتِ**  
**اَوْدَا اَصْبَحَتْ حَلٰی نَفْسُهُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا حُبَّهُ وَبِنَظَرٍ لِّمَا لِيَقِيْعُ اَيْنُهُ وَيَقِيْعُ عَجَبِهِ**  
**اَوْدَتْهَا مَا وَفَّقَهَا رُبُّهُ عَيْنِي الشَّيْخِ فَاِذَا اَفَادَ شَيْءٌ فَلْيَسْعُهُ بِجَامِعِ قَلْبِهِ وَلْيَحَاطِطْ**  
**عَلَيْهِ وَادْعَا اَتَابِ الشَّيْخِ عَنْهُ لِيَجْمَلَ صُورَتَهُ تَبَيَّنَ عَيْنِيْهِ بِوَضُفِ الْعَجَبَةِ وَالْعُظْمٰى**  
**نَفْسُهُ تَوَرَّعَ مَا فِيْهِ عَجَبُهُ** اور رابطہ مرشد کی شرط کا یہ ہے کہ مرشد قوی التوجہ ہو یا زور داشت  
 کی مشق دلائی رکھتا ہو پھر جب ایسے مرشد کی محبت کے قوت اپنی ذات کہ ہر چیز کے بقدر

اور خیال سے خالی کروالی سوا اسکی محبت کے اور اسکا منتظر رہے جسکا اسکی طرف سے  
فیض آوے اور دونوں آنکھیں بند کر لے یا اوکو کھول دے اور مرشد کی دونوں  
آنکھوں کے بیچ میں کئی لگا دے پھر جب کسی چیز کا فیض آوے تو اس کے پیچھے بڑا دے اپنے  
دل کی جمیعت سے اور چاہیے کہ اس فیض کی محافظت کرے اور جب مرشد اسکی پاس نہ  
تو اسکی صورت کو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان خیال کرتا رہے بطریق محبت اور تعظیم  
کے تو اسکی خیالی صورت وہ قائمہ دیگی جو اسکی محبت قائمہ دیتی تھی وگرنہ اسکی فرمایا  
مرشد کی شرط یہ ہے کہ حاصل بنام مشاہدہ ہو اور نورانی تجلیات ذاتیہ ہو جسکی دیکھنے سے ذکر کا  
قائمہ حاصل ہو جو جب اس حدیث صحیح کے قُرْآنِ مَبِیْنِ اِذَا مَرَّ بِكَ اَوْفَیْہِ لَیْسَ اَوْ لَیَّا رَا اللہ بِرُفَا  
ہمیں چلے دیکھنے سے خدا یاد پڑے اور جسکی محبت فوائد محبت کے مفید ہو جو جب اس حدیث  
لُحُوْجُکُمْ اَنْتُمْ اَوَّلِیَّا رَا اللہ جلیس ہمیں خدا کے اور بے غما سے اس حدیث مستند کے حکم کو ہم ثابت  
کجلیستہ لَیْسَ اَوَّلِیَّا رَا اللہ ایسی قوم پر چننا جلیس اور ہم محبت بہ بخت نہیں ہوتا سر ہم کتاب  
خواہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے بموجب احادیث مذکورہ کے دل کی علامت بتائی اس قول  
رباعی باہر کہ نشستی و نشد جمع دلت و وز تو زید محبت آب و گلست و ز نثار زہر ہست  
مباحش و در نہ نکلند روح عزیزان بکلت و غلامہ یہ ہے کہ جسکی محبت سے دنیا سر ہو اور ہر  
سے دل بٹ کر حضرت حق سے متعلق ہو جاوے تو اسکی محبت اور محبت اکیر عظمیٰ درجہ  
دنیا دل سے نہ منقطع ہوئی تو فیض اوقات ہر اسکی محبت سے تو نہائی بہتر ہے پس واجب  
ہے کہ قلوب عام پر دھو کا نہ کھاوے ہر شیخ سے بیعت نہ کرے بلکہ طریقت کی بیعت اس مرشد  
کامل کمال سے کرے جسکی ولایت کے علامات ظاہر اور باہر ہوں تو لوسی روم علیہ الرحمۃ فرما  
شعرا می بسلا ایسی دم روی ہست پس بہر دستی نشاید داد دوست و اعتقاد اور  
کہ ہمہ چیز لیکن افراد و تقریب ہر امر میں محبوب ہر ایسی انفرادی بہترین جہیں صورت  
پرستی کی ذلت و نیچہ و ذریت محمدیہ کی مخالفت ہو جاوے حق تعالیٰ ہر امر میں صراط مستقیم



کام رکھے آمین سمیٹ سیدی الوالد بقول محبوب علی السالک اذ کان علی حیة  
 وحصل کہ شئی قریب هذا المعنی ان لا یغیر تلك الہیة فان کان فایضا لم یغیر  
 وہی کان کا حال انہیں اور والد مرشد سے میں نے سافر مانتے تھے سالک پر واجب ہر کب کسی  
 شکل اور بیات پر ہوا اور اسکو اس بات سے کوئی مال حاصل ہوا اس شکل کو بدل ڈالے  
 اس اگر کھڑا ہو تو نہ بیٹھے اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا ہو جاوے وہیں الشایخ من یأمر بتقبل القلب  
 مشکوٰۃ علیہ انہم اللہ بالذہب اور یعنی وہ مشایخ میں جو سالک کو بتاتے ہیں دل میں اسم اللہ کو  
 سوئے سے کھما ہوا خیال کرنے کا سمیٹ سیدی الوالد بقول امیر خواجہ ہاشم خاں  
 لکھا ہے اسم الذات انا انا عشرینین فالکرت وینہا واخذت بجمیع قلبی حتی انا  
 کنت مسنوعا لیکتاب یکتاب ککتاب ککتاب اسم الذات علی محور میں  
 مرید آدنی وناشعرت اور والد مرشد سے میں نے سافر مانتے تھے کہ مجھ کو خواجہ ہاشم خاں  
 نے اسم ذات کے لکھنے کو فرمایا اور میں دس برس کا تھا تو میں نے اسکی لکھنے کی کثرت کی دراصل  
 تھری میں نے اپنے دل میں جالی یہاں تک کہ ایک کتاب کے لکھنے میں مشغول تھا تو اسم ذات کو  
 میں بعد چار درتوں کے لکھ گیا اور کچھ کچھ نہ ہوئی وقت دلائے دے فرمایا کہ میں نے مصنف  
 دس ہر سے سنا کہ کتاب مذکور ملا عبدالحامد سیالکوٹی کا حاشیہ حاشیہ حاشیہ کے مانیہ خیال پر  
 سمیعہ بقول سرائت خواجہ حرزد کنت یا قیامو علی اصابعہ لا تسمع شیعہ فی  
 طبعہ وکلامہ وسانہ کلہ خالکۃ فقال کتبت اسمہ الذات فی یہا ابیہ امریہ  
 سماعت دین نا لا استطیع الا نقلا عنہا واللہ اعلم اور والد مرشد سے میں نے  
 سافر مانتے تھے کہ میں نے خواجہ خرمین خواجہ مہربانی کو دیکھا کہ اپنے انگوٹھے سے اپنی چاروں  
 انگلیوں پر کچھ لکھتے تھے اپنی نشست اور بات کرنے اور سب کاموں میں تو میں نے اون سے  
 جھانک فرمایا کہ میں نے اسم ذات ابتدا سے سلوک میں لکھا تھا اور اب مجھ کو ایسی عادت ہو گئی  
 کہ میں اس کے چھوڑنے پر قادر نہیں ہوں واللہ اعلم وللسنتین یتیمہ کلیمات علیہا

مشائی تفسیر





نقوش منسلکہ کا دیکھنا اور قیاس و تہمین کے رنگوں کا نظر کرنا سالک کی حالت کو بجا و دیتا ہو اور اس سے  
 روکنا ہو جسکی وہ طلب میں ہو اور حکم متکرمین ہو لوگوں کی آواز و نوا اور اونکی باتوں کی طرف توجہ  
 لگانا اپنے والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ یہ یعنی نظر کو نیچے رکھنا بہ نسبت جندی کے ہر ادا  
 شتی پر تو واجب ہے کہ تالی کرے اپنے مال میں کو وہ کس نبی کے قدم پر ہر اس واسطے کہ بعضے اور  
 سید المرسلین محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم پر ہوتے ہیں اور انکو پوری جامعیت کمالات کی حاصل  
 ہوتی ہے اور بعض ولی مومنین علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہے ولی ہذا القیاس پر ہے جب نہتی  
 پیشوا کو پہچان لے تو چاہیے کہ اس کے حالات اور واقعات اپنے پیشوا کے واقعات کے ساتھ  
 ہوں و اھمدا علم آقا مصفا کرمو من نعمتنا کما لا یتقال من البغاث البشیرات الخیر  
 لیل القیامات المسلمینہ الفاضلۃ یحب علی السالک ان یتفحص عن نفسہا کل فیہا شئ  
 حُب اشکلی فاذا عرفت شئی من ذلک استأففت التوبۃ و علیہ ان ذلک صفتہا  
 یقول لا الہ الا اللہ بینی فیک عن قلبی الشئ اللالی و انبت حُب اللہ مکاتبت  
 لان عروہ الحجة فی داغل القلب کثیرہ غیبیہ لا یکن ان تستخرجہا لا الشخص البی  
 و یحب علیہ ان یتفحص قل فی قلبہ و حسد لا حد و حیف لا یاف  
 قلبی کثیرہ کما یجئ اوصیہ لیلہ الکلۃ اور سفر در وطن کا تو مطلب نقل کرنا ہی حقائق  
 خیال سے صفات لکھنے فاضلہ کی طرف تو سالک پر واجب ہے کہ اپنے نفس کا متفحص رہے  
 آیا او میں کچھ خلق بانی ہے میری اسکو جان جاوے تو سر نو سے تو بہ کرے اور  
 کہ یہ میری ہی اس واسطے کہ جو بگو خدا سے باز رکھے وہ فی الواقع تیرا بت ہے میرے لالہ اللہ  
 لالہ سے ارادہ کرے کہ میں نے تیری چیز کی محبت کو نفی کرو یا اور لا الہ الا اللہ سے قصد  
 کہ اللہ کی محبت میں نے اس کے مقام پر ثابت کر دی اور وہ اسکی یہ جو کہ غیر خدا کی محبت  
 رگین دل کے اندر بہت جیسی ہوتی ہیں اور نکاحا نکاحا ممکن نہیں مگر کمال تقص اور تلافی  
 اور سالک پر واجب ہے کہ تلاش کرے کہ آیا اس کے دل میں کسی کا حسد یا کسی کا کینہ یا عداوت

فصل در وطن





یعنی اس ذکر سے تو ہی مقصود ہی اس وقت ہے کہ یہ کلمہ ہر غلط کام اور بدکاری پر تو ہم ہم  
 اخلاص تازہ ہو کر کے ذکر کو غافل کرنا چاہیے تاکہ باطن اس واسطے حق سے صحت ہو جائے  
 اور اگر ذکر ایسا اخلاص نہ پاسے تو دعائیہ ذکر کو بطریق تقلید مرشد کیا کرے تو مرشد کی  
 برکت سے اس کو سکوا انشاء اللہ تعالیٰ اخلاص حاصل ہو جاوے گا اور باز گشت سے اخلاص  
 حاصل کرنا ہوا ہے ذکر میں شرط عظیم ہے کہ ذکر کے دل میں دوسو سہ تازی سرور خاطر سے  
 ہوا و سپر سرور ہو جاتا ہی اور اسی کو مقصود ذکر قرار دینا ہی حال آنکہ اس کے حق میں یہ  
 ذکر سے زیادہ تر مضری و آفات کا ہدایت ہے **فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ هُمْ عَنْ حَظِّ خَطَرَاتِ اَعَادِيَةِ النَّفْسِ**  
**فَيَسْتَعِينُ اَنْ يَكُوْنَ السَّالِكُ مُتَبَيِّنًا وَلَا يَدْعُ حَظَّهُ وَهُوَ يَحْطَرُّ فِي قَلْبِهِ قَالَ خَوَاجَةٌ**  
**نَفْسِيْنَدُ يَتَّبِعِي اَنْ يَصْنَعَ مَا السَّالِكُ فِي اَوَّلِ مَا يَنْظُرُ لَا تَبَا اَذْ اَخْبَرْتُ نَاك**  
**اَلَيْكَ النَّفْسُ وَاتَّقِ لَهَا فَيَسْرُ ذَوَالِهَا فَبَدَا طَرِيقُ حَصْنِ مَلَكَةٍ خَلُو كَوْرَ الدِّهْنِ**  
**عَنْ حُطُوْنِ اَلْخَطَرَاتِ وَاعَادِيَةِ النَّفْسِ** اور گاہ بہ گاہ تو عبارت پر خطرات اور عادات  
 نفس کے اپنے اور دور کرنے سے تو سالک کو لائق ہے کہ بیدار اور ہوشیار رہے سو کسی خیال  
 اور خطرے کو اپنے دل میں چھپوے کہ خطورہ کر سکے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ  
 سالک کو لائق ہے کہ خطرے کو اس کے ابتدائے ظہور میں روک دے اس واسطے کہ جب ظاہر  
 ہو چکے گا تو نفس اس کی طرف مائل ہو جاوے گا اور وہ نفس میں اثر کرے گا پھر اس کا دور کرنا  
 مشکل ہو گا تو یہ یعنی نگاہ بہشت طریقہ ہی حاصل کرنے کا راز و توحید ذہن کا خطرات اور دلوں  
 کے خطورہ کرنے سے فاصلہ دلانے فرمایا کہ خطرے کو ساعت و ساعت بھی دل میں رکھنا  
 چاہیے بزرگوں کے نزدیک یہ امر نرمی اور اولیائے کاملین کو یہ دولت تازمان و راز  
 حاصل رہتی ہے **وَقَالَا يَادُ اَدَا اَدَا اَدَا عَنْ الشَّوْخَةِ الصَّغِيرَةِ الْجَمْرِ عَنْ اَلْاَعَاظِ وَالْعَمَلَاتِ**  
**اَلَى حَقِيقَةٍ وَاجِبِ الْوُجُوْدِ وَافْتَحَ اَنَّهُ لَا يَسْتَعِينُ بِمَرَاكِبِ اَلْاَعْيَانِ اَلتَّامِدِ اَلْبَقَاءِ**  
**لِلنَّاسِ وَاللَّهِ اَعْلَمُ** اور یادداشت تو عبارت ہے تو یہ مرث سے جو خالی ہے الفاظ اور تخیلات

نفس

اور

سے واجب الوجود کی حقیقت کی طرف اور حق بات یہ ہے کہ ایسا منوجہ رہنا باسقاط محال  
 نہیں ہو تا مگر فناء تام اور بقا کے کامل کے بعد واسطہ عالم خلاصہ یہ کہ باوجود ذات  
 مقدمات کے درمیان کا نام ہے جو بلا ذریعہ الفاظ اور تخیلات کے ہو یہ دولت منہیان ولایت  
 کو البتہ حاصل ہوئی ہے **يَكُنَّا اللَّهُ مَنُومًا بِرُؤْيَا الْوَسْطَةِ آمِينَ وَآمَّا وَكُوفًا وَكُمَا فِي قَسَدٍ كَاكُمَا**  
**فَقَسِيْدٌ وَرَدَقُوتِ زَمَانِي كِي تَفْسِيْرُ كُوْتِهِيْ هُوَ شَوْشُ وَرَدَمُ كِي تَفْسِيْرُ مِيْنِ بَيَانِ كِيَا مَعْنِيْ بَعْدُ شَوْشِ**  
**كِي تَامِلُ كِرْنَا كِي غَفْلَتِ اَلِيْ يَابِهِيْنِ وَرَمُوْرَتِ غَفْلَتِ اسْتِغْفَارِ كِرْنَا وَرَانِيْدَه كُو اُوْسَكِيْ تَرْكِ**  
**بِرْمِيْتِ بَاعِدُ صَادًا وَآمَّا وَكُوفًا عَدِيْدِيْ فَهَوَا لِمَا نَقَطَهٗ عَلٰى عَدَا اَلْوُتُوْرِدَقَمَّةٖ بَيَانَهٗ**  
**اَوْرُوْتِ مَعْدِيْ تَوَعْدِ طَاقِ كِي مَحَافِظَتِ كِرْنِيْ كَا نَامِ سِيْ اَوْرَاوَسْكَا بَيَانِ هُوَ جَاكَا لِيْ كِي**  
**كُو طَاقِ ذِكْرُ كِرْنَا دَجِيْتِ وَآمَّا وَكُوفًا فَلِيْ كَسَمَاوَا التَّوْحِيْدِ اِلٰى اَلْقَلْبِ الَّذِيْ هُوَ مَوْجُوْدٌ**  
**اِلٰى اَلْمَجْلِبِ اِلٰى اَيْسَرِ مَحْتِ التَّذِيْرِ وَاَلْمَحْكَمَةِ فِيْ هَذَا التَّوْحِيْدِ كَا لِيْ كَسَمِيْرِ فِيْ كَمَاوَا**  
**اَلْكَمِيْرِ بَايَعَدَا لِمَا كَسَمِيْرِ اَوْرُوْتِ قَلْبِيْ جَارَتِ هُو اُوْس قَلْبِ كِي طَرَفِ جَوَابِيْنِ طَرَفِ حَقَا كِي**  
**نِيْ مَوْضُوْعِ هُو اَوْرُوْتِ اس تَوْبِه كِي وَبِيْ هُو مِيْسِيْ مَزِيَاتِ كِي رِعَايَتِ مِيْنِ حَكْمَتِ هُو شَوْشِ اَوْرُوْتِ**  
**كِي نَزِيْكِ مَعْنِيْ تَا لِيْ نِيْ غِيْرِ كِي سَوَا تَوْبِهٖ نَبَاتِيْ رَهِيْ اَوْرُوْتِ طَرَاتِ بِيْرُوْلِيْ كَاوَلِ مِيْنِ وَغَلِ اَوْرُوْتِ**  
**تَابِتِ رِيْجِ خَدَا هُو مِيْنِ تَوْبِهٖ مَنُومًا وَرَمُوْرَتِ مَوَلَا لِيْ نِيْ نَزَايَا تَوْبِهٖ وَلِيْ اسْلَمِيْ هُو مَوْجُوْدٌ اَوْرُوْتِ**  
**دَاغِ رَهِيْ اَتَاكِيْ ذِكْرِيْنِ اَوْرُوْلِيْ كُو ذِكْرُ حَقِّ سِي شَفُوْلِيْ كِرْنِيْ اَوْرَاوَسْكَو ذِكْرَاوَا**  
**مَنُومٌ سِي مَحَلِ اَوْرُوْتِ كَارِ نَزْهَوُوْرَتِ تَوَابِهٖ تَفْسِيْرُ مِيْنِ مَنُومِ اَوْرُوْتِ رِعَايَتِ مَعْدُو كِي**  
**لَا لَزَمِ نِيْنِ فَرَايَا اَوْرُوْتِ قَلْبِيْ تَوَاوَلِيْ نَزِيْكِ اَتَاكِيْ ذِكْرِيْنِ لَزَمِ هُو چَا نُوْرَاوَا**  
**اَوْرُوْتِ مَرَا قَاتِ لَا لَزَمِ مِيْنِ بَلْ كِي مَقْصُوْدِ ذِكْرِ سِي وَفِ غَفْلَتِ هُو اَوْرُوْتِ حَامِلِ مِيْنِ**  
**غَلِيْ كِي اَوْرُوْتِ كُو بَكْسِيْ نِيْ كَمَا بُو شَعْرُ مَلِيْ نِيْجِيْ قَلْبِيْ كِي كَا نِيْ كَا نِيْ كَا نِيْ قَلْبِيْ وَكَلِ اَوْرُوْتِ**  
**نِيْ كِي نُوْرُوْتِ مَعْنِيْ اِيْنِيْ دِلِ كِي اَتَاكِيْ رِيْ رِيْ سِي كِي طَرَحِ هُو جَاوَسُو اِيْنِيْ كِي اس لَزَمِ نِيْجِيْ**  
**حَالَاتِ عَجِيْبِيْ اَوْرُوْتِ وَتَفْسِيْرُ مِيْنِ تَفْسِيْرُ مِيْنِ تَفْسِيْرُ مِيْنِ تَفْسِيْرُ مِيْنِ**

دوقت زمانی دوقت عددی دوقت قلبی



يَكُونُ عَلَى دَفْعِ الْهَمَّةِ وَالتَّائِيْدِ فِي الْعَالِيَةِ وَدَفْعِ الْمَرَضِ عَنِ الْمَرْفَعِ نَا قَامَةِ  
 التَّوْبَةِ عَلَى الْعَامِي وَالتَّصَرُّفِ فِي قُلُوبِ النَّاسِ حَتَّى يَكُونُوا وَيُظَمُّوْا فِي مَدَارِكِهِ  
 حَتَّى تَمْتَلِكُ فِيهَا قَادَاتٌ عَظِيْمَةٌ وَالْإِطْلَاقُ عَلَى نِسْبَةِ أَهْلِ اللَّهِ مِنَ الْأَحْيَاءِ  
 وَأَهْلِ الْقُبُورِ وَالْإِسْتِكَافِ عَلَى خَوَاطِرِ النَّاسِ وَتَأْيِيْدِهِ فِي الصَّدْرِ وَكَشْفِ الْوَدَائِرِ  
 السَّخِيَّةِ وَدَفْعِ الْبَلِيَّةِ النَّاسِيَةِ وَعَلِيْقَهَا وَمَحْنِ الْفِتَنِ عَلَى مَمُودٍ مِنْهَا  
 اور متنبہ یوں کے عجائب تصرفات میں بہت باندھنا کسی مراد پر پس ہوتی ہو وہ مراد بہت  
 اُس کے موافق اور طالب میں تاثیر کرنا اور بیماری کو مرین سے دفع کرنا اور ماضی پر تو بہ کا نشانہ  
 دیکھ کر نا اور لوگوں کے دلوں میں نفرت کرنا تاکہ وہ محبوب اور معظم ہو جائیں اور ان کے خیالات  
 میں نفرت کرنا تا او میں واقعات عظیمہ مثل ہون اور اکا ہ ہو جائیں اہل اللہ کی نسبت پر  
 یا مؤند ہوں یا اہل قبور اور لوگوں کے خطرات قلبی پر اور جو انکی سینوں میں غلبان کر رہیں  
 اہل دہر مطلع ہونا اور وقت آئندہ کا کشوف ہونا اور پسے نازل کو دفع کر دینا اور سوسے  
 اُن کے اور بھی تصرفات میں اور ہم جگہ اسی کتاب کے دیکھنے والے او میں سے بعض تصرفات  
 اُن کا ذکر کرتے ہیں بطریق نمونے کے اَنَّا هٰذِهِ الْقَصْرَاتُ عِنْدَ كِبَرِ اَيُّمِهِمْ اَحْمَدُ النَّوَّافِ  
 اَبِي اللَّهِ وَابْنِهِ قَدْ لَهَا شَأْنٌ عَظِيمٌ وَاعِنْدَ سَائِرِ هِمَزَاتِ التَّائِيْدِ فِي الْعَالِيَةِ اَنْ  
 يَتَوَجَّهَ الشَّيْخُ اِلَى نَفْسِهِ النَّاطِقَةِ وَيُصَادِقُهَا بِالْهَمَّةِ النَّامَةِ الْقَوِيَّةِ ثُمَّ يَكْنُزُ  
 اِلَى يَتِيْمِهِ بِالْجَمِيَّةِ وَهَذَا بَدَأَ اَنْ يَكُوْنَ نَفْسُ الشَّيْخِ حَامِلَةً لِنِسْبَةِ مَنْ لِنِسْبِ  
 الْعُورِ وَكَانَتْ مَمْلُوكَةً رَاحِمَةً فِيهَا فَتَنْتَقِلُ نِسْبَتُهُ اِلَى الْعَالِيَةِ اَلْحَسْبُ مِنْ عِلَالَةٍ  
 مِنْهُمْ مَنْ يَتَوَسَّلُ بِهَذَا التَّوَجُّهِ الذِّكْرِ وَالتَّصَرُّفِ عَلَى قَلْبِ لَطَالِبٍ اِذَا قَامَ  
 لَطَالِبٌ يَأْتِيهِمْ يَتَخَيَّلُونَ مَكْرَمَتَهُ وَيَتَوَجَّهُونَ اِلَيْهَا اَوْرَاسِ تَسْمِ كَسْمِ تَصَرُّفَاتِ كَالْمِنْشِينِ  
 کے نزدیک جو مقامی اسد اور بقا اس کے لوگ میں تواؤ کی اور ہی شان عظیمہ اور اکابر  
 جو باقی متوسلین کے نزدیک طالب میں تاثیر کرنے کا یہ طریقہ جو کہ مرشد طالب کے

تصرفات نفی متنبہ

کتاب تائید الایمان

نفس ناطقہ کی طرف متوجہ ہو کر اپنی پوری قوی ہمت سے ٹکرائے پھر ڈوب جائے اپنی نسبت  
 میں جمیت خاطر سے اور یہ قدرت اس کے بعد ہوگا کہ نفس مرشد کسی نسبت کا حامل ہو ان  
 بزرگوں کی نسبتوں میں سے اور اس نسبت کا اس کو ملے اس لئے ہو کہ ہر دم اس کے قابو میں  
 ہو پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل ہوگی اس کی لیاقت اور استعداد کے موافق اور  
 بعضے نقشبندی اس توجہ کے ساتھ ذکر کو اور طالب کے دل پر ضرب لگانے کو بھی براہ راست  
 ہیں اور جب کہ طالب غائب ہو تو اس کی صورت کو خیال کرتے ہیں اور اس کی طرف متوجہ  
 ہوتے ہیں یعنی غائب کو توجہ دیتے ہیں اس کی صورت کو خیال کر کے **وَأَمَّا إِلَهْمَا فَفِيهِمَا**  
**عَنِ اجْتِمَاعِ الْحَاظِرِ وَالْغَائِبِ صُورَةُ التَّمَيُّنِ وَالطَّلَبِ بِحَيْثُ لَا يَخْلُفُ**  
**الْقَلْبُ خَاطِرُ سَوَى هَذَا الْفِيلِ دَكَطَلُ اللَّعْطَشَاتِ وَاجْتِبَايَ مِنْ آثَرِ**  
**أَنْ مِنَ الشُّبُوحِ مَنْ يَسْتَعْلِي بِالْأَنفَى وَالْأَثْمَانِ وَيَعْنِي بِهِ لَا سَرَادَ لِهَذِهِ الْإِلَاقَةِ أَلَا**  
**سَرَادِقَ أَوْ مَائِمًا سَبَّ هَذَا أَلَا اللَّهُ فَإِنَّهُ الْفَاعِلُ لِهَذَا الْفِعْلِ** اور ہمت و ہوش  
 ہر اجتماع خاطر اور قصد کے مضبوط ہو جائے سے بصورت آرزو اور طلب کے اسطرح ہر کہ  
 دل میں کوئی خطرہ نہ ہو اس سے اس مراد کے جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوگی ہر وہ  
 مجبور خردی اور جسے جبر ہو کہ اعتماد ہو کہ بعضے شیوخ نفی اور اثبات میں مشغول ہوتے ہیں  
 اور یہاں کہ الہام سے یہ ارادہ کرتے ہیں کہ کوئی اس آیت کا ماننے والا نہیں اور کوئی  
 روڑی دینے والا نہیں یا اس کے مناسب جو عام ہو سو اسے الہ کے **فَإِنْ** ہر وہ  
 فرمایا جو متوفی سے مراد اخون محمد دلیل میں اور بعضے شیخ سے میری مشائخ ہر وہ  
**وَأَمَّا تَمَّ كَلِمَاتُ فِعَالَةٍ عَنْ أَنْ يَحْتَلَّ نَفْسُهُ الْمَرِيفَةُ وَأَنْ يَهْذُلَ الْمَرِيفَةُ**  
**الْهَمَّةُ بِحَيْثُ لَا يَخْلُفُ فِي قَلْبِهِ خَطَرٌ لَا دُونَ هَذَا فَإِنَّ الْمَرِيفَةَ يَنْقِلُ إِلَيْهِ**  
**هَذَا مِنْ عَجَائِبِ مَنَعَ اللَّهُ فِي خَلْقِهِ** اور بیماری کا دور کرنا اس سے عبارت ہے کہ  
 نسبت اپنی ذات کو بیکار خیال کرے اور یہ ہائے کہ یہ بیماری مجھ میں ہے اور اس پر

تعلقات

در

اگر اس طرح کہ اس کے دل میں کوئی خطرہ نہ آوے سوائے اس تصور کے تو مرض کی  
 بیماری اس شخص کی طرف منتقل ہو جاوے گی اور یہ امر عجائبات قدرت اور رحمت ایزدی  
 سے ہر آدمی کی خلق میں کمال سولانے فرمایا کہ سب مرض کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ  
 کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جاوے یا کوئی گناہ میں مبتلا ہو تو صاحب نسبت و شہر کرے اور  
 دوسرے نہایت ہی اذیت اور خدا کی طرف متوجہ بخشش دل ہو اور زبان سے یہی کہے یا مَن  
 یَحْتَسِبُ الْمُفْطِرَ اِذَا عَاثَ فَيَكْثُرُ السَّوْءُ اور اس مناجات اور تضرع کے درمیان میں کہے  
 کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلا سے معصیت نہ مل ہو جاوے اور وہ سب طریقہ وہ جو  
 حضرت قدس سرہ نے ارشاد کیا وَ اَنَا اَفَا ضَلُّهُ التَّوْبَةُ فَصَوَّرْتَهُ اَنْ يَتَحَيَّلَ نَفْسُهُ  
 ذَلِكَ الْعَاصِي بَعْدَ اَنْ اَتَرْتَنِيهِ نَوْعٌ تَاْخِرٌ كَانَ نَفْسُهُ اَفَا ضَلَّتْ اِلَى نَفْسِهِ وَ قَدَّمَ  
 بَيْنَ النَّاسِ اِلَى اَعْمَالِ مَا تَهْتَفِئَةُ نَفْسِهِ بِنَدَمٍ وَ يَتَكَلَّفُ اِلَهَ فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَاصِي يَتُوبُ  
 عَنْ تَرْسِيسٍ وَ اَفَا ضَلُّهُ تَوْبَةٍ بِهِيَ كَمَا حَبَسَتْ اِسْمَ ذَاتِ كَوْنٍ وَ عَاصِي خِيَالِ  
 اگر سے بعد اسکے کہ کچھ اس میں تاخیر اسے اس طرح پر کر گیا اور اسکی ذات اسکی ذات سے مل  
 گئے اور دونوں ذاتوں میں اتصال ہو گیا پھر از سر نو شروع کرے سوا اس معصیت  
 سے نادم اور شرمندہ ہو اور حق تعالیٰ سے استغفار کرے تو وہ عامی جلد توبہ کرے گا  
 وَ التَّصَرُّفُ فِي قُلُوبِ النَّاسِ كَمَا تَوَلَّى تَدَاوُلُ اَسْرِي كَمَا غَرَّ حَتَّى يَتَمَثَّلَ بَيْنَهُمَا اَلْوَانِي  
 صَوْرَةٌ اَنْ يُصَادِمَ نَفْسَ طَالِبِ بَقْوَةِ الْحَقِّ وَ يَجْعَلُهَا مُتَشَكِّكَةً بِنَفْسِهِ فَتَقَرَّرُ  
 بِحُجَّتِ صَوْرَةِ الْحَقِّ اَوْ اَلْوَانِيَّةِ وَ يَتَوَجَّهُ اِلَيْهَا بِمِثْلِهَا فَإِنَّ الْعُجْبَةَ اِلَيْهِ يَتَأَثَّرُ  
 بِطَرَفِهَا الْحَبِيبِ وَ يَتَمَثَّلُ لَهُ اَلْوَانِيَّةُ اَوْ تَقَرَّرُ كَرَنًا لَوْ كُنَ كَ دَلِ عَيْنِ تَاْوَدِ مِثْلِ مَحَبَّتِ  
 آجاسے یا اس کے محل اور اک میں تقرر کرنا تاودین واقعات متماثل ہو جاوے اور اسکا طریقہ  
 یہ کہ بقوت محبت طالب کے نفس سے مجبور ہوئے اور اسکو اپنے نفس سے متصل لے  
 بہر محبت یا راتنے کی صورت کو خیال کرے اور اسکی طرف متوجہ ہو اپنے دل کی جمعیت

طریقہ توحید

طریقہ توحید

تو اس میں اثر ہوگا جسکی طرف متوجہ ہو اور اس میں مبت ظاہر ہو جائیگی اور واقعہ اس کے  
 ذہن میں صورت ہو جائیگا و اما الاطلاع علی نسبتہ اہل اللہ بطریقہ ان یخبر  
 بہ ان یدلہ ان کان حیاً او عند قبرہ ان کان متیاً و یفرغ نفسه عن کل شئ  
 و یفنی بزوجہ الی مروجہ هذا الشخص ما نأخذ فیہ فیما یحیط بہ من غیرہ  
 نفسه فکل ما وجب فیہا من کیفیۃ فهو نسبتہ هذا الشخص لا محالۃ اور اسکی نسبت  
 کی نسبت سے مطلع ہو جائیگا ہر طریقہ کی اس کے سامنے بیٹھے اگر وہ زندہ ہو یا اسکی قبر  
 پاس بیٹھے اگر وہ مردہ ہو اور اپنی ذات کو ہر نسبت سے خالی کر ڈالے اور اپنی روح کو  
 اسکی روح تک پونہا دے چند ساعت یہاں تک کہ اسکی روح سے متصل ہو اور پھر  
 پھر اپنی ذات کی طرف رجوع کرے پھر جو کیفیت کہ اپنے نفس میں پائے وہی  
 اس شخص کی نسبت ہو و اما الاشراف علی الخواطر فطریقہ ان یفرغ نفسه عن  
 کل حدیث و خاطر و یفنی بنفسہ ان نفس هذا الشخص فان احاطت  
 نفسہ حدیث من قبلہ لا یکمل فہو خاطر و اما الاشراف علی الخواطر یعنی دل کو  
 باتوں کے دریافت کرنے کا یہ طریقہ کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرے سے خالی کر  
 اور اپنے نفس کو اس شخص کے نفس تک پونہا دے پھر اگر اس کے دل میں کوئی  
 اور کوئی بات مدام ہو بطریق جو پڑے کے تو وہی بات اس کے دل کی ہو و اما الاشراف  
 الوالیۃ المستقلۃ فطریقہ ان یفرغ نفسه عن کل شیء الا انظارا بمعرفۃ  
 حلیۃ الواقعۃ فاذا انقطعت عنہ کل حدیث و کان لا انظارا کما طلب لہا انظر  
 جعل یدربوہ نسبتہ لہا تا یجدہا ان الی اللہ الا علی و السائل یقبل بقدر استعدادہ  
 یجسد الیہم کافۃ عن قریب یتکشف علیہ لہا من مختلف ہائیف اور  
 واقعہ فی فی نقطۃ او مرقبۃ فی انظار اور و قائل آئندہ کے کشف  
 طریقہ یہ کہ اپنے دل کو خالی کرے ہر چیز سے سوائے اس واقعے کے دریافت کے

طریقہ اطلاع نسبت اہل اللہ

طریقہ اشراف اہل اللہ

طریقہ کشف و قائل آئندہ

سے پھر جب اوسکے دل سے ہر خطرہ منقطع ہو جاوے اور اشتہار اوس مرتبے پر ہو جیسے پاسی  
 کو بان کی طلب ہوتی ہے اپنی روح کو ساعت بساعت ملا علی یا اسفل کی طرف بلند کرنا شروع کرے  
 بقدر اپنی استعداد کے اور انہیں کی طرف کیسو ہو جاوے تو جلد اوپر مال کلبا و یگانا خواہ  
 ہفت کی آواز سے یا جاگتے ہیں اوس وقت کو دیکھ کر باخواب میں وف ملا علی بلا کراہت کہیں  
 کو کہتے ہیں جو مقربین بارگاہ وحدیت ہیں اور عمل اسرار قضا و قدر میں اور ملا سافل وہ فرشتے  
 ہیں جو مراتب میں اوسنے نیچے ہیں وَاَمَّا ذَلِكُمُ الْبَلِيَّةُ النَّارُ لَا تَطْلُقُ نَفْسًا اَنْ يَّجْعَلَ ثَلَاثَ الْبَلِيَّةِ  
 بِصُورَتِهَا الْمُنَالِيَّةِ وَيَجْعَلَ مُصَادِمًا لِّهَا دَفْعًا لِّقُوَّةِ نَفْسِهِ يَجْعَلُ يَمِينَهُ عَلَى ذِيكُمُ الَّذِي  
 يَنْفُسُهُ رَقَاتًا بَعْدَ رَقَاتٍ اِلَى حَيْثُ الْمَلَكُ الْاَعْلَى اَوِ السَّافِلِ وَيَجْعَلُ اَدَا الْيَوْمَ نَفْسًا  
 عَنْ قَرِيبٍ تَشْتَدُّ فِيهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور بلائے نازلہ کے دفع کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ  
 بلا کو اسکی صورت مثالی کے ساتھ خیال کرے اور اسکی مضاممت اور دفع کرنے کو بقوت  
 تمام خیال کرے پھر اپنی ہمت کو اوپر متوجہ کرے اور اپنی روح کو ساعت بساعت ملا علی یا  
 ملا سافل کے مکان کی طرف بلند کرے اور انہیں کی طرف کیسو ہو جاوے تو مقرب وہ دفع  
 ہو جاوے گی واما علم و مشرط و هيد و النقص فآيت و ما يجري مجرا بها اتصال نفس  
 المؤمن بنفس المؤمن و لا كمال بينهما و لا اتصال بينهما و اتصال بين الجوارح من  
 غواصين البدن يغير ثوب هذا اليك اتصال و يهدى من على تحصيله و الله اعلم  
 و هذا الذي ذكرنا لو لم يكن الاشتغال هو الذي كان يجتهد في الاستقبال و ايسر لغزات  
 کی شرط اور جو انکے قائم مقام میں متصل کرنا ہی اثر دینے والے کے نفس کو اس کے نفس سے  
 جس میں تاثیر کرنا منظور ہے اور ملا دنیا اس کے ساتھ اور اس تک پہنچا دینا اور جو لوگ کہان  
 کے مجاہدون سے پاک ہو گئے ہیں وہ اصل اتصال کو پہنچتے ہیں اور اس کے حاصل کرنے پر  
 قادر ہیں واما علم آریہ جو اشتغال ہمنے مذکور کے وہ میں ملکہ ہمارے والد مرشد ہند کو نے  
 و النسخة الحقة من غير اشتغال آخرى فلنذكرها بالاجمال اعلم ان الله

الحمد لله

اشغال طریقہ مجربہ

تَالِي حَلَقٍ فِي الْإِنْسَانِ سِتُّ لَطَائِفَ هِيَ حَقَائِقُ مُقَرَّرَةٌ جَمِيعًا لَهَا كَمَا هُوَ ظَاهِرٌ فِي كَلَامِ  
 الشَّيْخِ طَائِفًا بِهِ أَوْحِيَانَتْ وَأَعْيَابَاتُ لِلنَّفْسِ لِمَا طَافَتْ فِيهِ تَسْتَعِي بِأَعْيَابِهَا رَطْبًا  
 بِأَعْيَابِهَا لِمَا خَرُجَتْ وَحَالَ فِيهَا وَهِيَ الْوَالِدِي حَارَهُ تَسْيِيكُ الْوَالِدِ وَصُورَتِي صُورَتَا  
 فَرَسَمَ بِدَائِرَةٍ دَقَالِي هِيَ الْقَلْبُ ثُمَّ دَائِرَةُ أُخْرَى فِي هَذِهِ الدَّائِرَةِ فَقَالَ هِيَ الرُّوحُ حُرٌّ إِلَى  
 أَنْ سَمِعَ الدَّائِرَةُ السَّادِسَةَ وَقَالَ هِيَ نَادِمَةٌ يَقُولُ بَعْضُهَا فِي أَلْبَعِضِ فَيَسْتَدِلُّ عَلَى  
 ذَلِكَ بِالْمَعْدِيَةِ الدَّائِرَةِ عَلَى أَلْسِنَةِ الْعُقُوبَةِ إِنَّ فِي جَسَدَيْنِ آدَمَ قَلْبًا وَفِي الْقَلْبِ سُرُجًا  
 أَيْ آخِرَهُ وَكَوْنَهُ لَحْظَةً لَفْظَةً أَوْ شَيْخَ أَحْمَدُ مَبْدُودُ الْفَنَاءِ فِي طَرِيقِ مِثْلٍ أَوْ اشْغَالٍ مِنْ تَوَاضُعٍ  
 كَمْ هُمْ أَوْ كَوْنُهُمْ فِي مَعْلُومٍ كَمْ هِيَ تَعَالَى فِي الْإِنْسَانِ مِنْ جِهَةِ لُطْفٍ بِهَا كَيْفَ جَنَكُ حَقَائِقِ جَبَا  
 جَدَاهِ مِنْ بَدَايَتِ خَوْفٍ وَجَنَابِ نَجْوَى نَظَائِرِ شَيْخِ مَوْصُوفَاتِ كَيْفَ أَوْرَاقَتِهَا بِعَيْنِ كَلَامِ  
 بِاللَّطَائِفِ سَهَبَاتٍ أَوْ أَعْيَابَاتٍ مِنْ نَفْسٍ طَائِفَةٍ كَيْفَ نَفْسٍ طَائِفَةٍ أَيْكَ أَعْيَابَاتِ  
 مِثْلِي قَلْبِي أَوْ دُرُوسِ أَعْيَابَاتِ أَوْ سَاوِيهِ نَامِ بِرُوحِي هَذَا الْقِيَاسُ بَاقِي لَطَائِفِ  
 أَوْ بِرُوحِي قَوْلِ بِنَايَةِ دَالِدِ مَرُودِ كَامِنِ أَوْ بِرُوحِي لَطَائِفِ كَيْفَ صُورَتِ بِنَايَةِ قَوْلِ  
 أَيْكَ دَائِرَةِ بِنَايَةِ كُنْثَلِ بِنَايَةِ أَوْ كَمَا كَيْفَ دَلِ بِرُوحِي أَوْ سَاوِيهِ دَائِرَةِ كَيْفَ دَائِرَةِ بِنَايَةِ  
 كَمَا كَيْفَ رُوحِي بِرُوحِي بِرُوحِي كَيْفَ دَائِرَةِ كَمَا كَيْفَ بِرُوحِي بِرُوحِي حَقِيقَتِ الْإِنْسَانِي حَسْبُكَ  
 أَوْ بِرُوحِي بِرُوحِي بِرُوحِي كَمَا كَيْفَ دَائِرَةِ كَمَا كَيْفَ بِرُوحِي بِرُوحِي حَقِيقَتِ الْإِنْسَانِي حَسْبُكَ  
 دَالِدِ سَاوِيهِ سَاوِيهِ كَيْفَ دَائِرَةِ كَمَا كَيْفَ بِرُوحِي بِرُوحِي حَقِيقَتِ الْإِنْسَانِي حَسْبُكَ  
 سَاوِيهِ لَالِ كَيْفَ دَائِرَةِ كَمَا كَيْفَ بِرُوحِي بِرُوحِي حَقِيقَتِ الْإِنْسَانِي حَسْبُكَ  
 مِثْلِي دَالِدِ سَاوِيهِ كَيْفَ دَائِرَةِ كَمَا كَيْفَ بِرُوحِي بِرُوحِي حَقِيقَتِ الْإِنْسَانِي حَسْبُكَ  
 وَ مَوْلَانَا فِي هَذِهِ مَذْكَورِ كَيْفَ دَائِرَةِ كَمَا كَيْفَ بِرُوحِي بِرُوحِي حَقِيقَتِ الْإِنْسَانِي حَسْبُكَ  
 بِاللَّطَائِفِ نَفَرُ مِنَ الشَّيْخِ أَحْمَدُ السَّهْبِ بِرُوحِي أَنَّهُ كُلُّ لَطَائِفٍ مِنْ بَيْنَ الْأَطْلَالِ أَمْرًا بِأَكْبَرِ  
 مِنَ الْجَسَدِ فَالْقَلْبُ مَحْتِ الْمَدْيِ الْإِسْرَ بِأَصْبَعَيْنِ وَالرُّوحُ مَحْتِ الْمَدْيِ الْإِسْرَ بِأَصْبَعَيْنِ

الْقَلْبِ وَالسَّرُّوْقِ الْمَذْمُومِ لَا يَكُنْ مَا كَلَّا إِلَى وَسْطِ الصَّنَدِ وَأَخْفَى قَوْفَ الْمَذْمُومِ  
 لَا يَتَسَرَّ مَا كَلَّا إِلَى الْوَسْطِ وَلَا أَخْفَى قَوْفَ أَخْفَى وَالسَّرُّوْقِ الْوَسْطِ وَالْمَقْبُورِ فِي الْبَيْتِ كَلَّا  
 مِنَ الدَّرَجَاتِ وَفِي كُلِّ مِنْ مَدَى الْأَعْضَاءِ حُرُوكَةً بِقِيَمَةٍ فَالْمَقْبُورِ يَأْمُرُ بِمَا أَفْعَدَ يَنْفَعُ الْحَرَكَةَ  
 وَتَحْيَلُهَا إِذْ كَلَّ شَمِّ الذَّاتِ تَحْرِيكًا مُرَبَّيْنِ وَلَا تَبَاتٍ مَادَّةً الْفَعْلَةَ لَا عَلَى الطَّائِفِ  
 كَلَّهَا وَصَارَ بِهَا الْفَعْلَةُ إِلَّا اللَّهُ عَلَى الْقَلْبِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَوْ رِغْلًا صَدِيقِي كَيْفَ شَيْخِ أَحْمَدُ

کی غرض یہ کہ ان لطائف میں سے ہر لطیف کو تعلق اور ارتباط ہی بدن کے بعض اعضاء سے  
 وقلب کا تعلق بائیں چپائی کے نیچے دو انگلی پر ہی اور روح کا ارتباط داہنی چپائی کے نیچے  
 ہوتا ہے دل ہی اور سر کا تعلق داہنی چپائی کے اوپر وسط سینے کی طرف جھکتے ہوئے اور غنی  
 بائیں چپائی کے اوپر وسط سینے کی طرف مائل ہو اور اخفی کا مقام غنی کے اوپر ہی اور وسط  
 میں ہو اور نفس کا مقام دل کے لیکن دل میں ہو اور ہر ایک عضو میں اعتدال سے مذکورہ سے  
 بعض کے اندر حرکت ہو تو شیخ مجدد اس حرکت کی محافظت کا اور اس حرکت کو اسم ذات  
 خیال کر کے کہا کہ امر فرماتے ہیں چہرہ اور اثبات کا امر کرتے ہیں لا کے لفظ پھیلاتے ہوئے  
 ہیں لطائف مذکورہ پر اور الا اند کے لفظ کو دل پر ضرب لگا کر وہ اند اعلیٰ مولانا نے  
 فرمایا کہ شیخ مجدد کے تابعین کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ ہر لطیف کا نور جدا اور رنگ علیحدہ ہو  
 وقلب کا نور جدا ہو اور روح کا نور سرخ ہو اور سر کا نور سفید ہو اور غنی کا نور سیاہی اور اخفی کا  
 نور سبز ہو اور سر کا مقام قلب اور اخفی کے بائیں ہی اور اخفی سب لطائف میں الطائف اور  
 امن ہو اور روح الطائف وقلب سے مشائخ مجدد یہ ہیں مبدل ہو کہ بہت اور توجہ سے اسم ذات  
 کے ذکر کو ہر لطیف میں لطائف مذکورہ سے الگا کرتے ہیں اور توجہ لینے والا حرکت کو محسوس  
 ہوتا ہے اور اس کے ساتھ اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیف میں درجہ بدرجہ ارشاد فرماتے ہیں اور  
 شیخ کہ نور قوی ہونے کے بعد نفوس اور اثبات کو تعلیم کرے کہ یہ خیال کی زبان سیرت ان سے کہ  
 ان کی کو باطن تک پہنچا دے اور کہہ کہ گواہ ہے موت سے پر اچھا انسان راست پر گونہا دے اور

کلمہ لا اہلہ کو طائف خمسہ پر بحیرہ اہل پر ضرب کرے

## فصل ساقون

مَنْ جَمَعَ الطَّرِيقَ كُلَّهُ إِلَى مَحْضِلٍ مَقَامٍ فَصَائِمَةٌ تَسْمَى عَيْنَ هُمَا بِالنِّسْبَةِ لِأَنَّهُمَا  
نِسَابًا بَنِي إِزْبَادٍ كَمَا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَبِالْمَسْكُونَةِ وَبِالنُّورِ مِنْ مَسَاحِكِ طَرِيقِ كُنَايَا  
نفسانی کی تحصیل ہو جسکو صوفی نسبت کہتے ہیں اسواسطے کہ نسبت اسد غر و جل کے اقسام  
اور ارتباط سے عبارت ہو اور او کے نزدیک یہ سبھی بسکینہ اور نر ہی کہ حقیقتہا کیفیہ  
حَالَةٌ فِي النَّفْسِ لِنَاطِقَةٍ مِنْ كَابِ الشَّيْءِ بِالْمَلَاكَةِ أَوِ الطَّلَعِ إِلَى الْخَبْرَاتِ  
اور نسبت کی حقیقت اور ماہیت کیفیت ہو جو نفس لقمہ بین ملول کر گئی ہے اور قسم تشبہ  
بفرشتگان طالع یا طراف عالم جبروت کے تفصیلہ اَنَّ الْعَيْنَ إِذَا دَامَ عَلَى الطَّاعَةِ  
وَالطَّاعَةِ سَارَتْ وَلَا دَكَاةَ حَتَّى يَكُونَ لَهُ صِفَةٌ تَأْتِيهِ بِالنَّفْسِ لِنَاطِقَةٍ وَمَلَكَةٍ سَامِيَةٍ  
لِهَذَا التَّوْحِيهِ فَبَدَأَ ابْنُ جَلَسَانَ لِلنِّسْبَةِ مَحْتِ كُلِّ مِثْلٍ مِنْهَا أَنْوَاعٌ كَثِيرَةٌ أَوْ تَفْصِيلُ  
اوس اجمال کی یہ ہو کہ بندے نے جب طاعات اور طہارت و اذکار پر مداومت کی تو اسکو  
ایک صفت حاصل ہو جاتی ہے جسکا قیام نفس لقمہ میں ہو اور اس توہم کا ملکہ در اسو پیدا  
ہو جاتا ہے صفت قائمہ سے تشبہ ملکہ مراد ہو اور ملکہ توجہ سے طلوع جبروت مقصود ہو  
نسبت کی یہ دونوں جنسین ہیں ہر جنس کے نیچے انواع کثیر و اعلیٰ ہیں کُنْهِمَا نِسْبَةُ الْحَمَةِ  
وَالْعِشْقِ مَكُونُ الْحَمَةِ صِفَةٌ تَأْتِيهِ فِي الْقَلْبِ سَوْنَجْمُ الْأَوَّلِ مَذْكُورِ مَحَبَّتِ الْعِشْقِ  
کی نسبت ہو تو اس میں محبت کی صفت حکم ہو جاتی ہے قلب کے اندر و منها نِسْبَةُ كِبَرِ  
النَّفْسِ وَالنَّبَرِ عَنِ خُلُقِهَا وَكَانَ سَيِّدِي الْوَالِدِ يُسَمِّيْنَهَا نِسْبَةَ أَهْلِ الْبَيْتِ  
اور منجملہ انواع مذکورہ نفس شکنی اور سیرادی لذات کی نسبت ہو اور والد مرشد کو نسبت  
اہل بیت کہتے تھے وَفِيهَا نِسْبَةُ الشَّاهِدَةِ وَحْيِ مَلَكَةِ التَّوْحِيهِ إِلَى الْحُجَّةِ الْبَيِّنَةِ  
بِبَابِ الْحَمَةِ فَالْحُجُومُ مَعَ اللَّهِ الْوَالِدِ بِحَسَبِ قَدَرِ مَعْنَى مَذْكُورِ الْحَمَةِ الْأَكْسَرِ النَّفْسِ وَفِيهَا

بَابُ حَقِيقَتِ نِسْبَتِ









اپنی نسبت سے کہ آیا یہ وہی نسبت ہے جو تکویناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاصل تھی  
 و نحوہ امر کیا نسبت میں استغراق کرنے کا اور خوب تامل کیا پھر فرمایا یہ نسبت وہی ہے با فرق  
 ثُمَّ اصْبَحَ الْمَدَاوِسَ عَلَى السَّكِينَةِ اَحْوَالِ تَرْفِيعَةٍ مَشْرُوعَةٍ وَمَزْنَةٍ  
 فَلْيَعْتَمِدْهَا السَّالِكُ وَلْيَعْلَمْ أَنَّهَا عَلَامَاتٌ بِقَوْلِ الطَّاعَاتِ وَنَاثِرَاتُهَا فِي حَمِيمِ  
 النَّفْسِ مَوْجِدَاتُهَا فِي الْمَعْلُومِ كَمَا يَأْتِي فِي كِتَابِ رِجَالِهَا وَمَا لَمْ يَرْفَعْ لَهَا  
 لَوْ بَتِ بِنُوبِهَا هُوَ فِي كَلَامِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ  
 اور معلوم کہ کہ حالات کے کو رو طاعات قبول ہونے اور باطن نفس اور دل کے اندر  
 کرنے کے علامات ہیں وَمِنْهَا آيَاتُ طَاعَةِ اللَّهِ بِسْمِ اللَّهِ عَلَى جَمْعٍ مَّا سَوَا لَا وَالْعِلْمُ عَلَيْهِ  
 فَتَدَاخُلُهَا مَالِكٌ فِي الْمَوْطِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَا حَلِيمَةَ الْأَنْصَارِيَّ  
 كَانَ يُصَلِّي فِي جَانِبِ لَهْ فَطَافَ دُلسِي نَطِيقٌ يَتَرَدَّدُ وَيَتَمَسَّ لِحْجَاهُ فَاَجْبَهُ ذَلِكَ  
 فَجَعَلَ يَتَبَعُهُ بَعَثَهُ سَاعَةً ثُمَّ رَجَعَ إِلَى صَلَاتِهِ فَإِذَا هُوَ لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى  
 قَالَ قَدْ أَصَابَنِي فِي نَائِي هَذِهِ الْفِتْنَةُ فَنَجَّاهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَذَكَرَ لَهُ الَّذِي أَصَابَهُ فِي جَانِبِهِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 هُوَ مَدَقَّةُ اللَّهِ فَضَعَتْهُ حَيْثُ شِئْتَ وَبَعَثَهُ سَلِيمًا نَافِلًا عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 الْمُسْلِمُ إِلَيْهَا فِي تَوَكُّلِهِ عَنْ مَنْ قَاتِلٍ فَطَفِقَ مَسْمُومًا بِالسُّوقِ وَلَا عَنَاقِي  
 مَشْهُورًا مَعْلُومًا مِنْهُ بِأَحْوَالِ رَفِيعَةِ كَقَدَمِ رُكْنِهَا طَاعَاتِ أَلَمِي كَاوَسْكَ جَمِيعِ مَسَاوِيرِ  
 اور اوپر غیرت کرنا سو البتہ امام مالک نے موطا میں عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت کی کہ ابو  
 طلحہ انصاری اپنے باغ میں نازیل رہتے تھے تو ایک چڑیا خوش رنگت اور نئی سوا دھرا دھڑھکی  
 پھرتی تھی اور بھل جانے کی راہ تلاش کرتے تھی یعنی درخت ایسے بیجاں اور زمین پر جھکتے  
 کہ اس کا کلنا دشوار ہوا تو ابو طلحہ کو یہ امر غرض معلوم ہوا تو ایک ساعت اپنی نظر کو اس کے  
 دوڑا لے کر پھر اپنی نازکی طرف متوجہ ہوئے تو یہ معلوم نہ ہوا کہ کتنی پرچی تھی تو کہا کہ یہ میرا مال







خواب میں دیکھا اور سپر سفید پوشاک تھی اگر وہ دوزخی ہوتا تو اس پر لباس سفید نہ ہوتا دیکھا  
 الیہ راسۃ الصادقۃ والخطاط المطابق الواقع فقد جاء فی انجمن القوارق راسۃ  
 المؤمنین والہ یظہر شوریاء اللہ اور منجملہ حالات رفیعہ فرست مادی ہوا اور وہ ظاہر  
 مطابق ہوا واقع کے سوا البتہ حدیث میں آیا ہو کہ مؤمن کی فرست سے لہو کہ وہ ہوا اسطہ  
 نور آئی کے فکر کرتا ہو مگر ہم کہتا ہوں فرست مادی سے ٹھیک بالکل مراد ہی وہ دنیا آجانبہ  
 الدعاء وظہور ما یطلبہ من اللہ تعالیٰ یجہد ہمتہ والیہ الاشہار فی  
 انجمن شرب اعبد اشعث ذی طمرین لا یؤبکہ لہ لو انتم علی اللہ لا یؤبکم  
 فہذا والواقعہ واما اللہ علی جحدۃ انسان الرجل وقبول طاعتہ دیرا آیۃ  
 التورۃ فی حیمیر قلبہ فلیعلمتم انہ منجملہ حالات رفیعہ کے رہا کا قبول ہونا ہی اور  
 ظاہر ہونا اور سکا جسکا اندر سے ظاہر ہوا نہیں صحت کی کوشش سے اور اس کی طرف اشارہ  
 حدیث میں ہے کہ بعض شخص خیار آلودہ پریشان ہوئے پٹے کپڑوں والا جسکو کوئی خیال  
 میں نہیں لاتا اگر وہ قسم کھا بیٹھے اللہ کے بھروسے پر تو حق تعالیٰ اسکی قسم کو سچا کر دے  
 یعنی خدا کے نزدیک اسکی ایسی وجاہت ہو کہ بیس اور سنے کہا ویسا ہی کر دے خدا کا  
 یہ ہو کہ ایسے حالات رفیعہ جو ذکر ہوئے اور مانند انکے اور حالت بلند ملت کرتے ہو  
 مرد کی صحت ایمان پر اور اسکی طاعات کے مقبول ہونے پر اور ذر کی سرایت کر باسے ہو  
 اور اسکے قلب باطن میں نور الٰہی کو فیضیت جائے نہ بعد جعقول النسیبۃ جہد و جہد  
 و جہد الفداء فی اللہ والبقاء بہ والحق عندی ما کہ لیس صواہر تاعین الیہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم یواسطہ المشایخ والشہداء المتصل بل ہو مؤمنہ من اللہ تعالیٰ  
 بہتہ من شاد من عبادہ من غیر تواریث ویمما یشہد لہذا المعنی ہا کہ  
 ان خواجہ نقشبند متیل من سلسلۃ شیعہ فقال لہ لعل احد الی اللہ  
 بالسلسلۃ بل وصلت الی جددہ فاوصلنی الی اللہ قفۃ لصا در تعبہ









حدیث کے موافق ہر چنانچہ دارمی نے اپنے مستندین روایت کیا ہے کہ انی الماشیۃ العزیزۃ  
و تسمیۃ یعقوب الکتب علی العودۃ و علیہا فی عنی الطلل بحفظہ اللہ تعالیٰ  
بسم اللہ الرحمن الرحیم اَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللہِ التَّامَّةِ مِنْ سِتْرِ کُلِّ شَیْءٍ کَانَ وَ حَامِئِہِ  
وَعَلَّی لَکُمَا مَحْفُوظٌ بِحَضْرَةِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِيِّ الْعَظِیْمِ  
اور سنا میں نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اس توفیق کو کلمہ اور رکعت کی گردن میں لٹکا  
حق تعالیٰ اوسکو محفوظ رکھیکا بسم اللہ سے آخر تک توفیق مذکور ہی ترجمہ اوسکا یہ ہے کہ ہوا سطر  
کلمات اللہ کے جو اپنی تاثیر میں پورے ہیں میں پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان اور کائنات کے  
کیرے اور نظر لگائے واسے کی آنکھ کی شر سے میں نے پناہ یکڑی دس لاکھ لاکھ حول ولا قوۃ  
الا باللہ العلی العظیم کے کلمے میں و تسمیۃ یعقوب لَکُمَا اَلْفِ اَلْفِ اَمَانٌ مِنْ کُلِّ اَمْرٍ یَقْرَأُ  
صَبَاحًا وَ مَسَاءً بِسْمِ اللہِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ سَرَّیْ لَا اِلَہَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَكَّلْتُ وَ اَنْتَ  
سَرَّابُ الْعَرَّاشِ الْعَظِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِيِّ الْعَظِیْمِ مَا سَاءَ اللہُ کَانَ  
وَمَا کَرِیْسًا لَمْ یَکُنْ اَشْہِدُ اَنَّ اللہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَنَّ اللہَ کَذَّابًا کُلِّ شَیْءٍ  
عِلْمًا وَاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَ مِنْ شَرِّ  
کُلِّ دَابَّةٍ اَمْسَا اَخِیْ لِنَا رَہِیْمًا اِنْ سَرَّیْ عَلٰی حِرَاطٍ مُسْتَقِیْمٍ وَ اَمْسَا عَلٰی کُلِّ  
شَیْءٍ حَیْطًا اِنْ رَہِیْ اللہُ الَّذِیْ نَزَلَ الْکِتَابَ وَ هُوَ یَتَوَلٰی الصَّالِحِیْنَ فَاِنْ تَوَلَّوْا  
فَلَّحْ حَسْبِیْ اللہُ لَا اِلَہَ اِلَّا ہُوَ عَلَیْہِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ سَرَّابُ الْعَرَّاشِ الْعَظِیْمِ اور سنا میں نے  
ار سے فرماتے تھے کہ یہ دعائیں بسم اللہ سے آخر تک ان اور پناہ ہی ہر آفت سے پڑھا کرے  
اور کوسج اور شام ترجمہ اوسکا یہ ہے کہ شروع کرنا ہوں اللہ کے نام سے خداوند تو میرا رب ہے  
کوئی مبدوہ برحق نہیں سوائے تیرے تجھی پر میں نے بھروسہ کیا اور تو ہی مالک ہے عرش عظیم کا اور  
نہ بچاؤ ہو گناہ سے اور نہ قوت ہو ہندگی ہر مکر اللہ کی توفیق سے جو بلند اور بزرگ ہے جو اللہ نے بچاؤ  
اور جو بچاؤ ہو زمین گرا ہی دیا ہوں اکی کر اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور مقرر اللہ نے علم ہے ہر چیز کو کبھی

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

لیا ہی اور سر جڑ کر لیا ہی کہین کر خدا و زمین پناہ مانگا اور انہی ذات کی برائی سے اور پناہ  
 لالہ جاندار کی برائی سے جسکی چوٹی کو تو قضا ہے جو میں تیرے قبضہ قدرت میں ہو مقدر میرا پرہیزگار  
 پرہیز اور تو پرہیزگار نگہبان ہو البتہ میرے کام کا ہمارے والا اور جسے قرآن و اماں اور نیکو کار کو  
 دوست رکھنا ہے سو اگر وہ نافرمانی کر دے تو کبھی کرین تو کہہ کر امد کافی ہو کوئی معبود و برحق نہیں  
 سوائے اربکے اسی پر میں نے اعتماد اور پیر و مالک ہر شے عظیم کا دست قبضہ  
 يَقُولُ مَنْ حَبَّانَ ذَا سُلْطَانٍ فَلْيَقُلْ كَفَيْتُكَ حَسْبُكَ حَبِيبٌ وَكَفَيْتُكَ  
 كُلَّ رَاضِعٍ مِنَ الْيَتَامَىٰ عَمَّا كُلِّ خَرِيفٍ مِّنَ النَّفْطِ الْاَوَّلِ مِنَ الْيَسْرِ عَمَّا كُلِّ  
 خَرِيفٍ مِّنَ النَّارِ مِمَّا لَيْفَكَهُمْ جَمِيعًا فِي وَجْهِهِ مَنَ يَتَمَنَّاهُ مِمَّا مَرَّ بِخَيْرِ النَّاسِ  
 فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی صاحب حکومت سے ڈرے اور سکو چاہے یوں کہ کفایت کفایت غرضت  
 اور چاہے کہ وہ اپنے ہاتھ کی ہر اونٹنی کو بند کرے لفظ اول کے ہر حرف کے ساتھ لفظ اول کے  
 کی ہر اونٹنی کو قبض کرے لفظ ثانی کے ہر حرف کے نزدیک پھر درون ہاتھوں کی اور چھان بند کرے  
 چلا جاوے پھر درون کو کھول دے اس کے سامنے جس سے ڈرتا ہے مترجم کتاب لفظ اول سے کہیں  
 اور لفظ ثانی سے جس سے مراد ہر یعنی جبہ کا ن کہے تو چاہئے ہاتھ کی ایک اونٹنی بند کرے جب  
 اس کے یعنی دو سوار حرف اول سے تو دوسری اونٹنی بند کرے اور اسے چھان بند کرے بعد قسیر لفظ اول کے  
 پھر جو قسمی اور صاحب کے بعد یا پھر بند کرے اور مل ہذا القیاس لفظ ثانی کے ہر حرف کے ساتھ ایک  
 ایک اونٹنی یا مین ہاتھ کی بند کرے وسمیقتہ بقول یسٹ آیات مِّنَ الْقُرْآنِ كَسْتُمْ  
 الشَّقَاءُ بَلَّغْتُمَا لِلْمُؤْمِنِينَ فِي آيَاتِهِ كَيْفًا يَا كَلْبَاءُ وَيَشْرَبُ وَيَشْفِ صَدُّوسًا وَم  
 الْمُؤْمِنِينَ وَيَشْفِ كَلْبًا فِي الْقُدَّةِ وَبِخَرَجٍ مِّنْ بَطْنِهَا شَرَابًا غُرُفًا الْوَارِثُ  
 يَهُو شَقَاءُ لِلنَّاسِ وَتَنْزِيلُ مِّنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شَقَاءُ وَشَرَّحَهُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَادَّ  
 مَرَّضَتْ هُوَ يَشْفِي نَزَلَ هُوَ الْبَلَدُ آمَنُوا هَدَى وَشَقَاءُ اور میں نے سنا حضرت  
 اچھے سے فرماتے تھے کہ پھر آیتیں ہیں قرآن کی جنکا آیات شفاء نام ہو یا رکے واسطے اور ایک

برائی غرضت حال

آیات شفاء برائی غرضت

برتن میں لکھے اور بانی سے دھوکہ پلاوے آیات مذکورہ ویش سے ان کے بین دستہ  
 یقول تلت و تلتون آیت سے تلع من النبی و تلتون جرر امین الشیطان و اللصون  
 و السباج استیعاب آیات میں اول البقرة و آیت الکسبی و آیتان بعد ہا الخالد  
 و تلت من آخر البقرة و تلت من الاعراب ان سر بکرم اللہ الی محسنین و آخر  
 بنی اسرائیل قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن و عشر آیات میں اول الصافات  
 الی الاعراب و آیتان من سورۃ الرحمن یا معشر الجن الی متحصن ان فاجر الخ  
 کو ازلنا هذه القران و آیتان میں قل ادعوی و آیتہ تعالیٰ جد سر بنا الی شططا  
 فہی لا یأت المسماة ثلث و ثلثین آیتہ و کان سید الاولیٰ یرید  
 علیہا الناحیۃ و قل یا ایہا النکا فراد و قل هو اللہ احد و المعونین و  
 یاخذ من اول السورۃ قل ادعوی الی شططا اور میں نے حضرت والد سے سنا  
 فرماتے تھے تینتیس آیتیں ہیں کہ بارہ کے آخر کو دفع کرتی ہیں اور شیطان اور چاروں  
 اور دوسرے جانوروں سے پناہ ہونے والی ہیں چار آیتیں سورۃ البقرہ کے اول سے اور  
 آیت الکسبی اور دوا تین اس کے بعد کہ خالدون تک اور میں آیتیں آخر سورۃ البقرہ کی  
 یعنی بنی السمرات سے آخر تک اور میں آیتیں سورۃ الاعراف کی ان ربکم سے عین تک  
 اور سورۃ بنی اسرائیل کی پچھلی آیت یعنی قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن سے آخر تک اور میں  
 صافات کے اول سے لایز تک صد تین سورۃ الرحمن کی یا معشر الجن سے متصرفان تک اور سورۃ النکا  
 سے آخر تک اور تین سورۃ بنی اسرائیل میں قل ادعوی کی دائم تعالیٰ بعد بنا سے شططا تک یہی بات مذکورہ تیس آیتیں  
 سببی ہیں اور ہمارے والد مرشد آیات مذکورہ پر سورۃ فاتحہ اور قل یا ایہا النکا فزون اور قل ہوا صد  
 قل غودہر بالقلی اور قل عواہر بلانس یاد کرتے تھے اور سورۃ بنی اسرائیل میں قل ادعوی سے شططا  
 تک لے کر فاتحہ کے آخر تک حضرت مسند قدس سوئے آیات مذکورہ کا پتا یا بطور ختم مبارک کو دین  
 تھے کہ ان دونوں کے واسطے مناسب معلوم ہو کہ آیات مذکورہ کو بیان پورا کر کے دیکھ کر تلاش کرنا ہے

۳۳ آیات برای دفع اشرار و محارفات از روز و ان و روز و ان



إِنَّمَا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ وَحِفْظًا تَرَى فِي سَمَائِكَ مَاءً يَنْزِلُ  
إِلَى الْمَلَأِ الْأَعْلَى وَيَقْعُدُونَ مِنْ تَحْتِهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَحُورٌ أَمْشُجَاتٌ وَاجِبَاتٌ  
مَنْ خَلَقْنَا أَنْجُفَةً ثَابِتَةً فِيهَا ثَابِتٌ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَنْ خَلَقْنَا  
إِنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ لَدُنْ يَأْتِيهِمْ الْخَبَرُ الْيَسِيرُ إِنَّ اسْتَعْظَمُوا أَنْ تَنْفُذُوا  
مِنْ أَفْئَادِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ نَأْتِذُوكَ وَالْأَنْفُذُونَ إِلَّا يَسْلُطَانِ ثَابِتٌ إِلَّا  
رَبُّكَ مُكَلِّمٌ بَابٍ يُخَاطَبُ عَلَيْكَ شُؤَانُكَ مِنْ تَحْتِهَا فَلَا تَمْتَحِرُ أَنْ تَوَازِلَ  
بِهِ الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ رَأَيْتَهُ حَاشِنًا مُتَقَدِّمًا مِنْ حَشِيَّةِ اللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ  
نَضَرْنَا لِلنَّاسِ أَنْهُمْ يَتَفَكَّرُونَ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ  
هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ  
الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ  
الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْأَعْلَى الْحَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ  
قُلْ أَوْحَى إِلَيَّ أَنَّهُ اسْمُكَ الْغَنِيُّ الرَّحْمَنُ الْكَرِيمُ قُلْ إِنَّا عِبادُكَ الْغَنِيُّ  
الرَّشِيدُ قُلْ إِنَّا نَعْبُدُكَ وَنُحْمَدُكَ وَنُثْنِيكَ قُلْ إِنَّا نَعْبُدُكَ وَنُحْمَدُكَ وَنُثْنِيكَ  
وَأَنَّهُ كَانَ لَيَقُولُ سُبْحَانَكَ عَلَى أَلْسِنَةٍ سَوَاءٍ إِذَا خَلَقْتَهُمْ سَوَاءً  
الْمُحْتَضَةِ فَخَلَقْتَ خَلْقًا سَوَاءً وَاتَّخَذُوا سُبُوحًا الرَّحْمَنُ وَكَلَّمَكَ عَلَى نُورٍ  
قُبَايِ الْأَعْدَاءِ كَلَّمَكَ بَابٍ كَاعْقِدَ عَقْدًا وَانْفِثَ فِيهَا وَعَلَى الْحِكْمِ فِي عِلْمِ  
الْقَبِي يَأْتِيهِ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ ذِيكَ الْمَرْحَمِ أَوْ مِنْ لَدُنْكَ وَالدَّعَى  
فَرَأَى نَحْنُ كَجِبِ حَيْكُ الْبِيَارِى طَاهِرٌ هُوَ تَوَنُّدًا تَاكَلَسَ أَوْ رَاوِى سَوْرَهُ رَحْمَةً  
پڑھ اور جی بار کہ تو نبی الہی کہتا کہ بان پر پونچھے تو ایک گروے اور او  
پھونک ڈال اور تھگے کو روکے کی گردن میں باندھ دے حق تعالیٰ اوسکو  
بیماری سے آرام دیگا و تَمَعْنَهُ يَقُولُ أَسْمَاءُ أَهْلَابِ الْكُفْرِ أَمَانٌ مِنَ اللَّهِ

برای حفظ چیک











برای درود

برای درود

فِي سُرَّةٍ وَأَلْفَتْ مَا فِيهَا وَكَلَّتْ وَأَذْنَتْ لِرَبِّهَا وَحَقَّتْ إِفْئَا أَشْرَافِيَا  
 وَكَلَّتْ الرُّقْعَةَ فِي تَوْبٍ حَايِرٍ وَبَيَّلَتْهَا فِي خَيْدِهَا الْيُسْرَى قَائِلًا بِأَنْ سَرِيحًا  
 كَلَّتْ حَوَظَتْ مِنْ كِتَابِ الدِّينِ الْمَلُورِ عَنْ الْأَعْمَشِ أَنَّ هَذَا الْكَلِمَةَ  
 عَنْ عَمَّاءِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعْنَاكَ يَا حَيُّ كُلُّ شَيْءٍ وَيَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ  
 اور جس عورت کو درود پہنچانی لڑکا پیدا ہوئے گا درود تکلیف دے تو پروردگار غنیمت پر آیت  
 لکھے والقت ما فيها وتكلمت واذنت لربها وقت ايها اشرايسيا اور اس پرچہ کو پاک کپڑے  
 میں لپیٹے اور اسکی بائیں ران میں باندھے تو وہ جلد بخیرگی میں مبتلا ہوں مجھ کو یاد ہوگا  
 الدین بیوہ ملی کی کتاب درفشور سے روایت آئی کہ یہ کلمہ یعنی ایہا اشرايسيا جناب موسیٰ  
 علیہ السلام کی دعا ہے یعنی اوسکے یہ کلامی زندہ قبل ہر چیز کے اور اسی زندہ بعد ہر چیز کے  
 ف منہم کتابا ہوا کیا کبیر ہرے و اشرايسيا بفتح ہمزہ و ثین لفظ یونانی ہے یعنی وہ ازل کہ  
 کہیں اوسکو زوال نہیں اور اشرايسيا کتاب دون ہمزہ کے خطا ہے ہر علم یوں کے  
 کذا فی القاموس حوالہ اس نے فرمایا کہ اگر اول سورت سے تحت تک شیرینی پر پڑے اور  
 حاضر کو کھلا تو یہی جلد بخیرگی آئی کہ لا ائنی یکتب قبل ان یقضی علی الخجل کلمۃ  
 اشہب علی سرقی النعال بالاعرف ان وما الوتر دجلہ بالایۃ اللہ یعلم ما  
 یحکم کل ائنی وما یفینض الاثر حاتم وما تزداد وکل تنفی عنہ و یعتقد فیہ  
 عالم الغیب الشہادۃ اللہ المتعالی وھذا بالایۃ یا سکر یا انا نبشیرکم  
 الی ممیتنا تم یکتب بحق مرثیہ وعلی ابنا صا لجا حویل العما عنی خجل و الی  
 اور جو عورت سوئے لڑکی کے لڑکا نہ بنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گزرنے سے پہلے ہر رات  
 کی جملی پر دھڑان اور گلاب سے اس آیت کو لکھے اللہ ینکم ما عمل کل ائنی وما یفینض  
 الاثر حاتم وما تزداد وکل تنفی عنہ و یعتقد فیہ الشہادۃ اللہ المتعالی  
 اور اس آیت کو لکھے یا کر یا انا نبشیرکم بعلام بن اسمعیل لکم یحکم لکم من قبل ممیتنا









ایضا حضرت شیخ احمد رضا

اور یہ بھی چشم زخم کا عمل ہو کہ ایک پاک تاجک تین ہاتھ تاپ اور اس کے پاس کچھ نظر لگا  
 کو رکھتا ہوں میری عزیمت یعنی عزیمت قلیک سے آخر تک پڑھ جیسے نظر لگی ہو پھر اس  
 تاجک کو دوسری بار تاپ سوا کرتین ہاتھ سے پڑھ جائے یا کم ہو جائے تو معلوم کر کہ اس کو  
 نظر لگی ہو تو اس عمل کو تین بار کر کر نظر کا اثر دور ہو گا طریقہ عزیمت کا یہ ہے کہ بسم اللہ  
 وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہ تین بار پڑھے اور سورہ فاتحہ کو تین بار پڑھ کر عزیمت مذکورہ مشعر  
 کرے اور یہ جاسے فلان بن فلان کے اس کا اور اس کی ماں کا نام ہے وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ  
 الَّذِي آتَانِي الْأَحْيَاءَ فَهَلْ أَمُوتُ يَكْتُبُ فِي أَنْبَاءِ صِدْقِي بِأَمْرِ يَاحِي حِينَ لَا حَيَّ إِلَّا وَهُوَ  
 مُلْكُهُ وَبِقَائِهِ يَاحِي كَيْفَ كُنَّا بِالْمَاءِ وَيَشْرَبُ إِلَى أَنْ بَعْدَ يَوْمًا قُلْتُ لَيْسَ  
 سَيِّدِي إِلَّا اللَّهُ يَسِّرْ لِي عَلَيْهِ الْعَاقِبَةَ اور جیسے مادو کا اثر ہو اور اس تاجک کے  
 واسطے جسکی بیابا ہی ہے لیں بڑن کو عاجز کرو یا ہو یعنی کے سفید برتن میں یہ اسم لکے  
 یا حی حین لاجی فی ویدو ملکہ وبقائہ یا حی پھر اس کو پانی سے دھو کر چالیس دن پہلے  
 میں کہتا ہوں میں نے حضرت والد کو دیکھا کہ اس اسم پر سورہ فاتحہ زیادہ کرتے تھے  
 وَمِنْ حَاجَةٍ إِلَيْهِ شَيْءٌ فَقَالَ يَا حَفِظْ مِائَةً مَرَّةً وَتِسْعَ عَشْرَةَ مَرَّةً تَنْعَمُ عَمَّا يَأْتِي  
 وَتَقْصُرُ عَنْهُ ثُمَّ قَرَأَ يَا أَيُّهَا ابْنُ تَلْكَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خُرْدٍ إِلَى يَأْتِ بِهَا  
 اللَّهُ مِائَةً مَرَّةً وَتِسْعَ عَشْرَةَ مَرَّةً رَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ حَالَتَهُ اور جسکی کوئی چیز کوئی  
 عاجز ہے پھر کہنے یا حَفِظْ ایک سو اسی بار بڑن زیادتی اور کسی کے پھر یہ آیت یا ابی  
 إِنَّمَا أَنْ كَيْ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خُرْدٍ تَكُنْ فِي صَعْرَةِ أَوَّلِ السَّمَوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ  
 يَا تَبَاهُ اللَّهُ ایک سو اسی بار پڑھے تو حق تعالیٰ اسکی گم ہوئی چیز کو اس کے پاس  
 پھر لا دے گا وَاجْعَلْهُ الشَّارِقَ يَتَقَالُ امْتَانٌ وَيُصِيبُكَ الْإِبْرَاقُ لَيْسَ بِكَ لَاحِظٌ  
 لَكِنْ اصْبَعْ بِمَا السَّعَابُ تَكُنْ وَيَكْتُبُ لَكُمْ الْمُتَلَمِّعُ فِي الْإِبْرَاقِ وَيَقْرَأُ سُوْرَةَ  
 الرِّقِّ مِنَ الْمُكْرَمَاتِ فَإِنْ كَانَ هُوَ الَّذِي سَرَقَ حَالَهُ الْإِبْرَاقِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَلَا لَاحِظَ

۹۰  
 کہ تین بار پڑھ کر تاجک کو  
 قلم جو تاجک  
 ہاتھ سے لکھ کر  
 اس کے اندر دیا  
 کہ اس کو پانی سے دھو کر چالیس دن پہلے





تو متلا ہی تو فوٹو کر اور پاک کپڑے پہن اور قبلہ رو دہائی کر وٹ پر لیٹ اور سو روڈا شمس کی  
سات بار اور سو روڈا اللیل کو سات بار اور قل ہو اللہ کو سات بار پڑھ اور دوسری  
روایت میں قل ہو اللہ کے عوض سورہ والتین کا سات بار پڑھنا یا یا ہی میریون کے خداوند  
بمکو میرے خواب میں ایسا اور ایسا مکملائے اور میرے اس حال میں دگی اور نکاسی کرے  
اور میرے خواب میں وہ چیز دکھائے جس سے میں اپنی دعا کے قبول ہو جائے کو دریافت  
کر باؤن تو اگر تو اسی رات وہ چیز خواب میں دیکھے جسکو تو پابستای تو خوب ہوا اور نہیں  
تو اسی طرح دوسری رات کر سو اگر مطلب حاصل ہوا ہو الحمد اور نہیں تو تیسری رات ہی  
اس طرح کر ساتویں رات تک انتشار اللہ تعالیٰ ساتویں کے آگے نہ بڑھنا کہ مال کھل جائیگا  
اس مل کا ہماری صحبت والوں کے تجربہ کیا ہی مؤمنیۃ المحسنون ان یکتب ویقل علی  
عصیدہ ۱۰ یکر اسیرا یاعاذا ذن اللہ تعالیٰ بسم اللہ الرحمن الرحیم براءۃ من اللہ  
الغیر الذلکیم انی اقم ملذمہم انی تاكل الخمر و تشرب الدم و تحشم  
العظم اما بعد یا اقم ملذمہم ان کنت مؤمنۃ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
وان کنت یهودیۃ یعنی موسیٰ الکلیم علیہ السلام وان کنت نصرانیۃ یعنی عیسیٰ  
علیہ السلام بن مرییم علیہ السلام ان لا اکلک لفلان بن فلانۃ محمد واکشیت لہ دناؤ کا  
کشمیت لہ عظماء و تحوی عنہ انی من المخذ مع اللہ البقا آخر لا الہ الا هو العزیز  
الحکیم ولا فائت بریۃ من اللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ ترئی منک وحسبنا اللہ و نعم  
الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم  
جسکو آپ آتی ہوا دسکا افسون یہ کہ ایک کاغذ میں لکھے اور اس کے بازو پر باندھے  
جلد اچھا ہو جائیگا اللہ تعالیٰ کے حکم سے بسم اللہ ہے آخر تک لکھتے اقم ملذمہم سب  
کی زبان میں تب کی کہنت ہو اور بجائے فلان بن فلان کے مرغن کا اور اس کی مان کا  
نام لکھے وایضا بقرۃ اکل یوم یکذ صلوۃ العظیم سواتۃ الحجادۃ لکۃ مرانیۃ در ربی علی

خداوند سبحان  
سوا اللہ تعالیٰ  
دین اللہ تعالیٰ  
کلیچہ چاکر کے  
لکھنے کے لیے  
وہی ہے خدایا  
جو اسکا اور  
اور میں نے  
جانی کہ وہ  
تو وہ ہے

اسلام





مشطلم علم کر تو ترا نہ پستاند + جل از ان علم بود و چہ بار بہ بدان نعت مست بر ایس  
 کہ نہ اندکی ہمین و بسیار بل بدان نعت مست کا نہ ردین + علم دانہ بل کند کار + الفیالہ  
 النربانی الکدی کلون و اسرات لا یکنیاج و المرسلین حکو من حکم اعلی امور عالم  
 ربانی اور فقہ حقایق انبیاء اور مرسلین کا وارث ہو وہ ہر جو محافظت کرے چندان امور پر  
 از انجملہ نعت حقایق نے پانچ امر بیان بیان فرمائے مینہا آن یذکرہا بل العلم النفسین  
 والحدیث والفقہ والشلوک والعقائد والقرآن والشرع الیکس لک ان مشعل  
 بالکلام ولا اصول والمنطق قال الله تعالى هو الذي بقی فی الامم من رسولہم  
 یتلو علیہم آیاتہ ویزلہم ویکلہم الکتاب والحکمة سجدان امور  
 کے جنکی محافظت عالم ربانی پر ضروری ہے کہ ہر عاقل سے علم کو از قریب تفسیر اور حدیث اور  
 فقہ اور سلوک اور عقائد اور نحو اور صرف کے اور اس کو لازم نہیں کہ علم کلام اور اصول  
 اور منطق سے مشغول رہے حق تعالیٰ نے سورہ جمعین فرمایا کہ اندوہ ہے جسے بن پڑھو  
 میں رسول بھیجا و نین بن سے یعنی وہ بھی امی ہو خواندہ نہیں تلاوت کرتا ہی اور آیات  
 خدا کی اور پاک کہ تا ہی اور کوا اور سکھاتا ہی اور لو کہ اب یعنی قرآن مجید اور حکمت یعنی حدیث  
 و فقہ مصنف قدس سرہ نے اہمیت قرآنی سے ثابت کیا کہ علم دین منحصر ہی قرآن اور حدیث  
 میں اور فقہ اور سلوک اور عقائد قرآن اور حدیث سے استخراج اور مستنبط ہیں کتاب اور سنت  
 یہاں سے متن میں اور علوم ثلاثہ مذکورہ یہاں سے شرح کے اور نحو اور صرف اس واسطے علم دین  
 میں شمار ہوئے کہ نہ کہ کتاب اور سنت کا اوپر موقوف ہے اور غلط اصول کا کلام پر  
 غلط تفسیر ہی اس واسطے کہ کلام کو اصول ہی کہتے ہیں اور اصول سے فقہ یا اصول  
 حدیث مراد نہیں اس واسطے کہ جب حدیث اور فقہ علم دین ہوئے تو ان کے اصول ہی علوی  
 اور نبوی ہیں و اقل میں تو انہا سے حاشیہ میں فرمایا عقائد اور کلام میں فرق یہ کہ عقائد  
 علم با خدا اور اس کے صفات اور افعال سے عبارت ہے و اقل خلق سے فالص ہو کر اور

اور اگر دلائل عقلیہ کہیں مذکور ہیں ہوں تو بطریق تہریع اور عدم لزوم کے اور علم کلام میں تو  
بناحت منطق اور امور عامہ اور جوہر اور عرض اور ہول اور صورت کے مباحث اور  
نفس وغیرہ کے مباحث داخل ہیں اور وہی کلام تو جہتی ہے مقدمات عقلیہ اور دلائل بدعیہ  
وہاں بھی فی اللہ و فیہا فکراتہ اشیاہ کثیرہ الخیر لفتا و تدریس میں جسکی مراد  
واجب ہے چند چیزیں ہیں اس طرح غریب کرنا باعتبار سنت کے یعنی اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال  
ہو جسکے معنی نہ معلوم ہوتے ہوں تو اسکو بیان کرے مجسب لغت یا اصطلاح کے یہ اصول ہے  
المختلفی نحو ام و اور جو شکل مغلق ہو بنا بر قواعد نحو کے اسکو بیان کرے یعنی اگر کوئی  
صیغہ شواہد یا ترکیب صحیح و در کہ شاگردوں کے ذہن پر محسوس ہو تو اسکو موافق صحت اللہ  
نہ کے حل کر دے و توجیہ المسائل بان یقتویروا بالامثال فی الخیر و فیہا فی الخیر  
اسم اور توجیہ مسائل کی اس طرح کرنا کہ اسکی صورت باندہ اسے جزئی مثالوں سے اور  
اوٹھا حاصل بیان کرے یعنی اگر کتاب میں قواعد کتبہ مذکور ہوں اور طبع کے ذہن میں آتے  
ہوں تو کلمات صاف عبارت سے اسکی بعضی جزئی مثالیں مذکور کرے اور قواعد کتبہ  
اس طرح بیان کرے کہ مخاطبین کے ذہن میں آجائے و تشریہ مسائل لفظیہ فی الخیر  
یلتزم و یقتضی المقدمات لایقتضی و لایقتضی بعضی فی الخیر ہم اور تقریب دلائل اس طرح  
پر کرنا کہ پیغمبر حاصل ہو جائے بسبب لازم ہونے بعضی مقدمات کے بعض کو اور دلائل  
بعض مقدمات کے بعض میں تہی اگر کتاب میں کسی مسئلے پر دلیل قائم ہو تو اسکے مقدمات  
پیچیدہ کو اس طرح رد ان کرتے کہ اگر شرطیات سے قیاس مرکب ہو تو لزوم بعض مقدمات  
سے بعض کو اور اگر شرطیات سے قیاس مرکب ہو تو بسبب اندراج بعض کے بعض میں نتیجہ  
حاصل ہو جائے تقریب دلیل عبارت ہی سنو ق دلیل سے اس طرح پر کہ مستلزم مطلوب ہو  
و قواہل القیود فی التفریقات القواعد الکلیات لہ و قواعد قیود کے بیان کرنا شرطیات  
اور قواعد کلیہ میں یعنی ترتیب اور قاعدے میں ہر عقیدہ کا قاعدہ بیان کرے تا حد جامع اور



اے غیر مسترک محصل ہر معنی فلانی قید اس واسطے مذکور ہوئی کہ فلانی فلانی صورت شکل  
 یا دوسے جو معنی کے افراد میں نہیں ہے مثلاً کلمے کی تعریف میں لفظ اس واسطے مذکور ہوا  
 کہ وہ اہل اربع سے امتزاج ہو جاوے اس واسطے کہ وہ کلمے کے افراد میں نہیں اور اس طرح  
 تہذیب عبد کلیہ میں چنانچہ عالم اصول میں یوں لکھا کہ حدیث مرسل غیر ثقہ واجب العمل نہیں  
 و مرسل غیر ثقہ کی قید سے مرسل ثقہ خارج ہو گیا جیسے سعید بن السائب کے مراسیل نام  
 ماضی کے نزدیک واجب العمل میں کذا فی الماشیۃ العزیزۃ و نحوہ لا یخصر فی التخصیصات  
 یا اور تفسیرات میں وجہ حصر کے بیان کرنا یعنی بحسب استقرار یا بدلیل عقلی بیان کرے  
 مطلوب انعام یہ کور میں یخصر و ذکر فی التخصیصات الظاہرہ لکن لکن یزید  
 فی التخصیصات کان او مشتبہ لکن یزید انہما مختلفان من لکاظہر التخصیصات  
 الیہ اذ انہما ادر دغ کرنا مشابہ ظاہرہ کا جیسے دو مختلف مذہب یا وجہ یا عبارت کا  
 شبہ خیال میں آنا یا دو مشتبہ مذہب وغیرہ کو مختلف گمان کرنا یعنی اگر دو مذہب یا وجہ  
 یا عبارت میں دو وجہ یا عبارتیں اور اسی طرح دو سوال یا دو جواب جو فی الحقیقہ مختلف اور مختلف  
 ہیں وہ ظاہر میں شبہ معلوم ہوتے ہیں تو وہ دونوں میں تفریق واضح فرق بیان کرے  
 مگر تفریق متبیین کہتے ہیں اور دو مشتبہ کو مختلف گمان کرے تو اس کے حل اختلافات  
 فی التخصیصات مختلفین ہوتے ہیں خواہ اختلاف دو وجہ یا لفظ یا عبارت یا وجہ یا عبارت اور دوسرا  
 نفس بالشرامی و کلمۃ و کلمۃ یا مشتبہ فی التخصیصات کا مسئلہ سرائیک و ذکر اللاحقی  
 لکبر الہدیین کلمۃ الکبریٰ و سہل الصغریٰ اور وضع کرنا مشابہات ظاہرہ کا چنانچہ لازم  
 ہوا اس کا جو تفریقات میں قطع ہر جیسے استدراک اور وضعی ترکا ذکر کرنا و علی ہذا القیاس  
 جمع وضع یا لازم آنا اس کا جو براہین میں قطع ہی چنانچہ جزئی ہونا کبریٰ کا اور سالبہ  
 یا صغریٰ کا مترجم کتاب ہی استدراک عبارت ہی اس وقت سے جو کلام میں زیادہ ہو  
 آتا کہ اور تعریف میں اجتناب کرنا چنانچہ تاریکی تعریف میں کہ اس شخص نے فلانی

اَوْ كَادِحٍ فِي النَّفْسِ وَلَا يَدْرُسُ اِمَامًا وَلَا يَتْلُو كِتَابًا وَلَا يَتْلُو كِتَابًا وَلَا يَتْلُو كِتَابًا  
 قِيَمًا لَا يَتْلُو كِتَابًا وَلَا يَتْلُو كِتَابًا وَلَا يَتْلُو كِتَابًا وَلَا يَتْلُو كِتَابًا  
 ائیدراج کا قانع ہو کر نہ مانگتے کہ اس کتاب کی دوسری عبارت سے یا کسی اور  
 کے کلام سے وہ امام جو اس فن کے اماموں میں داخل ہو یعنی اگر مصنف کی عبارت سے  
 کتاب کی دوسری عبارت سے مخالف ہو یا اس فن کے امام کے مخالف ہو تو اس کی  
 توجیہ کرنا چاہیے یا منع اور مناقضہ اجمالیہ مصنف کے کلام پر یا دوسری عبارت سے  
 اس کا مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر مشتمل کما تاہر تو اس کا دفع کرنا ضروری ہے کہ اس کا دفع کرنا  
 فی رسالہ آخری قال العالیہ لا یُنْبِتُ تَلَامِیْذَهُ فَاَوْدَعُوْهُ تَلَامِیْذَهُ حَتّٰی یَبْقُوْا لَیْسَ  
 هٰذِهِ اِلَّا مَوَدُّنَہُمْ بَلِیْغًا فِیْ ذَمِّہُمْ نَوْعًا لِّمَنْ شَاوَرُوْهُنَّ کَوْنًا اَوْ اِفَادًا وَکَرِیْہًا  
 جب تک اس نے ان امور مذکورہ کو نہ بیان کر دے پھر انہیں امور پر اٹھائے درس  
 میں آگاہ کرنا چاہئے تا ان قواعد مجملہ کے مواقع مخصوصہ میں شرح اور تفصیل ہو جائے  
 گو یا مستقول محسوس ہو گیا و مِنْہَا اَنْ یُّکَلِّفَ الشَّغْلَ وَتَدَاوُلُ نَاقَا بِالْمُتَعَمِّلِ  
 وَلَیْسَ لَہٗ وَفَتْ یَجْلِسُ بِہٖ مَعَ النَّاسِ مُتَوَجِّعًا اِلَیْہِمَّ یُلْقِیْ عَلَیْہِمُ الشَّکَیْئَۃَ  
 فَاِنْ حُجَّہُ اللّٰہِ تَعَالٰی لَا تَنْتَعِلُ اِلَّا بِاسْتِطَاعَۃِ الشَّکَیْئَۃِ تَعَلَّیْطُ اَعْمَارَ النَّاسِ  
 مِنَ الشَّائِئَۃِ اِلَیْہِہٖ وَاسْتِطَاعَۃِ عَلٰی الشَّغْلِ قَوْلًا وَتَعَلَّیطًا فَاِنْ تَلَّیْطُ اللّٰہِ تَعَالٰی  
 وَاِلَیْہِہٖ اِمَامًا سَارَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَیُرِیْ کَلِمَہٗمَّ اَوْ یَسْجُدُ اَوْ اَمْرٌ کَیْ جَلَّی مَافِیْہِ  
 ربانی پر لایم یہ ہے کہ اشغال طریقت کی ملتیں کرے اور رہے اور نہ تو تفصیل تمام فصلوں  
 سابقہ میں ذکر کیا ہو اور اس کے لیے ایک وقت مقرر کرنا چاہیے جس میں لوگوں کے سامنے  
 اس کی طرف متوجہ ہو کر اوپر مذکورہ آیت کو اس واسطے کہ محبت الہی تمام نہیں ہوتی مگر مشائخ  
 مکمل سے اور بعد اسکے استقامت میسر سے اور قسم فی معنی استقامت میسر سے معیت  
 ہی اور رغبت و لادہ اشغال پر قوی سے اور قوی سے اور دل کے تفرق سے واسطے عالم

اسی کی طرف یعنی متفانی دل برکت قیمت کے اشارہ و بیوقوفی تعالیٰ کے اس قول میں ترجمہ  
 یعنی رسول کریم اور دیگر پاک کرنا میرے اواز نصیحت سے و میں اُن سے کہو کہ یا لموعظة  
 قال الله تعالى لا تأتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقد كبر ان ينعت الذکری و یجنب  
 القمص فقد روي في الأصول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم و اصحابه  
 من كبدوا ثيابا لا يتحولون باللموعظة و قد روي في سنن ابن ماجه و غيره ان  
 القمص لم تكن في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم و كان في زمان أبي بكر  
 و عمر رضي الله عنهما و روي ان الصحابة كانوا يخرجون القمص من تحت ابدانهم  
 فعلمنا ان القمص غير موعظة و ان الله عز وجل و انما يحكموا في هذه الامور  
 کے یہ کہ لوگوں کا یہ کہ یہ وعظ اور نصیحت سے ہی تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے فرمایا کہ نصیحت کیا اگر نصیحت کرنا قائم و وس اور وعظ کہے وہے کو چاہے کہ قصہ کوئی  
 سے پرہیز نہ کہ فقیر بکھر روایت پوچھی یہ کتب حدیث میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور ان کے اصحاب اور ائمہ غیر کبریٰ کیا کرتے تھے مسلمان کی درخت اور نصیحت سے اور دیگر  
 روایت پوچھی یہ حسین ابن ماجہ وغیرہ میں کہ قصہ خوانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ  
 میں نہ تھی اور یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہ زمانے میں اور دیگر روایت ثابت ہوا ہے  
 کہ صحابہ کرام قصہ خوانوں کو سیاحہ سے نکال دیتے تھے تو سننے ان روایات سے معلوم  
 کیا کہ قصہ گوئی اگرچہ یہ وعظ اور نصیحت کے ہوا اور یہ معلوم ہو گیا کہ قصہ گوئی شرع میں  
 مذموم اور معیوب ہے کہ زمانہ صحابہ میں نہ تھی اور یہ قصہ خوانوں کو نکال دیتے تھے اور وعظ  
 اور نصیحت محمود اور پسندیدہ ہے اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا افعال و  
 قال القمص هو ان يذکر الحکایات الخبیثہ البادیہ و یسأل فی قصائل الاعمال و غیرہا  
 بما لیس بحقی و لا یصدق فی ذلک تدریجاً بالقیوم السنۃ و غیرہم بہا کل  
 الشد فی الاشیاء و التمییز عن الناس بالصباحۃ و حسن احوال الحکایات

وَالْأَمْثَالُ وَالْأَحْكَامُ قَالَتُ فِي بَيْتِهِمَا أَفَرَأَيْتُمْ وَتَسْتَعْتِدُّ لَهُ قَصْدًا وَتَقْصِدُ لِي  
 سے مراد یہ ہے کہ حکایات عجیبہ نادرہ کو ذکر کرے اور فضائل اسحق یا اسکے عہد کے بانیان  
 بیان کرے جو بروایت صحیح ثابت نہیں اور اس گفتار سے اسکو یہ مقصود نہیں کہ لوگوں کو  
 اتباع سنت کی تلقین تہریج کرے اور آہستہ آہستہ انکو اتباع سنت کا خوگر کرے بلکہ مستند  
 ائمہ و زبان آوری اور اجماع و گفتاری اور لوگوں میں ممتاز ہونا فصاحت بیانی سے اور  
 حسن ایراد حکایات اور بر محل مثل گوئی سے خلاصہ کلام یہ ہے کہ قصہ گوئی اور دعوت میں فرق کرنا  
 ضروری امر ہے اور اسکے بعد ہم ایک فصل بیان کریں گے شرائط تذکرہ اور در غلط گوئی میں  
 مولانا نے فرمایا حکایات عجیبہ نادرہ جیسے قصہ کربلا اور قصہ وفات اور قصہ معراج کا نہایت  
 طویل و عریض کر کے نقل کرنا جو بروایت صحیح ثابت نہیں اور اسی طرح صحابہ کبار کے قصص  
 صحیح اور غلط روایات کو ملا کر ذکر کرنا جس سے اہل علم کے کان بہرے ہو جاوے میں ایسے تو حکایات  
 مصداق ہیں اس حدیث کے جو صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری بھلی امت میں کچھ لوگ ہونگے جو تھے ایسی حدیثیں  
 نقل کریں گے کہ تھے اور معاصی باپوں نے نہیں سنی ہوں گی تو انکی صحبت سے آپ کو بھائی و دور  
 برہید و مینہا الا تم بالمرء فی النہی عن المنکر فی المؤمنین والصلوة والصلوة والصلوة  
 لَا يَسْتَوْجِبُ النَّفْسَ وَيُنَادِي وَيُنَادِي وَيُنَادِي وَيُنَادِي وَيُنَادِي وَيُنَادِي وَيُنَادِي وَيُنَادِي  
 قُلْ فَإِنَّكَ لَمْ تَصِلْ وَبِئْسَ الْكَلَامُ وَعَلَيْكَ ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَتَكُنْ  
 أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ  
 هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَالْآدَابُ فِيهِمَا الرِّفْقُ وَاللِّينُ وَإِنَّمَا الْعَفْوَ وَالسَّيِّئَاتُ أَنَسَانُ لَكُمُ  
 وَاللَّوْكَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ اور منہد امور مذکورہ کے امر  
 بالمعروف اور نہی عن المنکر و ضومین اور نماز میں کہ اگر دیکھے کسی کو کہ پانون کو پورا نہیں  
 دھوتا ہے تو پکار کے کہے کہ عذاب ہی ایشیوں کو دوزخ کا یا کوئی تبدیل ارکان بہ علمائے

میں کرتا دیکھتے کہ نماز پھر پڑھ کر البتہ توسعہ نماز نہیں پڑھی بلکہ فی الحدیث اور پر شک اور  
 گفتگو اور انکی سوا اور سویر میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہیے حق تعالیٰ فرماتا ہے اور  
 چاہیے کہ تم میں بعض لوگ دعوت الی الخیر کریں ایسے کام کا امر کریں اور برے کام خلاف شرع  
 سے روکیں اور وہی لوگ رستگاری کا چارہ ہیں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر  
 میں تعلق اور نرم کلامی آداب ہیں اور سختی اور جبر کرنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں  
 امر اور مسلمانین کا طریقہ ہے اور حق تعالیٰ نے فرمایا اپنے نبی کریم سے کہ مجاہدہ کرو جسے اس طریقہ  
 پر جو نیک تر ہے یعنی طاعت اور نرمی سے وَمِنْهَا مَوَاسِدُ الْفَقْرِ آدِ وَطَالِبِ الْعِلْمِ يَقْدِرُ  
 الْإِمَّاكَانِ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا كَانَ لَهُ إِخْوَانٌ مُوَاتِقُونَ حَرَمَهُمْ وَحَرَّمَ عَلَى الْمَلَائِكَةِ  
 فَإِذَا رُجِبَتْ عَلَيْهِ الصِّفَاتُ مُجْتَمِعَةً فِي مَخْصِيٍّ وَاحِدٍ فَلَا تَشْكُنُ أَنَّهُ قَاصِرَاتُ  
 الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَأَنَّهُ الَّذِي يُدْعَى فِي الْمَلَكُوتِ عَظِيمًا وَأَنَّهُ الَّذِي يَدْعُو لَهُ  
 خَلْقُ اللَّهِ حَتَّى يُخْبِتَ فِي الْجَبُوتِ الْمَاءُ كَمَا وَتَدَّ فِي الْإِحْدِيثِ فَلَا تُنْفَكُ عَنْ مُنْتَهَى  
 فَإِنَّهُ الْكَلْبُورُ الْكَلْبُورُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَمْرُهُ مَذْكُورُ الْفِرَاقِ أَمْرُهُ مَذْكُورُ الْفِرَاقِ  
 اور غالب علموں سے بقدر امکان کے اور اگر مقدور نہ ہو اور اس کے برابر ان دینی ہوائی  
 مزاج مقدور والے ہوں تو اوکو تحریمیں اور حریف لادے انکے ساتھ سلوک کرنے کی تو  
 اگر یہ صفات جو مفصل مذکور ہو چکے ایک شخص میں مجتمع ہوں تو ہرگز شک کرنا اس کے  
 دارالانبیاء والمرسلین ہونے میں اور یہی شخص ملکوت آسمانی میں عظیم الشان مشہور  
 ہے اور ایسے ہی شخص کو خلق اللہ و عادی ہی ہو میان نکما کہ مہلبان ہانی کے اندر دعا کرتی  
 ہیں چنانچہ حدیث میں وارد ہے تو اسے مخاطب اسکا ساتھ چھوڑ دو کہیں ایسے شخص کی صحبت  
 نہ ہوتی ہو جاوے اسوا سے کہ بلا شک یہ تو گریب احمد اور اگر علم ہو اللہ اعلم  
 مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ فضیلت عالم کن عابد پر مہیہ میری فضیلت نماز سے  
 اولیٰ مشغول پر آرا تہذیب علیہ الصلوٰۃ والسلام دو گروہ پڑھنے اور طالبان علم کی فضیلت



مِنَ الْعُقَمَاءِ وَلَا الظَّاهِرِيَّةِ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ وَلَا الْعَلَاءَةِ مِنْ أَصْحَابِ الْمُتَوَلَّى الْكَلَامِ  
 مَنْ يَكُونُ عَالِمًا بِأَوْفِيَّةٍ رَاحِدًا فِي الدُّنْيَا دَائِمَةً التَّوَحُّجَ إِلَى اللَّهِ مُنْقَسِبًا لِأَحْوَالِ  
 الْعِلْمِيَّةِ رَاحِبًا فِي السُّنَّةِ مُتَمَسِّيًا بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَاسِ  
 الْعُقَمَاءِ بِهِ كَالْبَيْتِ لِمَنْ جَعَلَهَا دِينًا مِنْهَا مِنْ كَلَامِ الْعُقَمَاءِ الْحَقِيقِيِّينَ الْمَأْلُوكِينَ إِلَى الْحَدِيثِ  
 عَنِ الظُّنِّ وَأَصْحَابِ الْعُقَايِدِ الْمَأْخُودِينَ مِنَ السُّنَّةِ الظَّاهِرِينَ فِي الدَّلِيلِ الْعَقْلِيِّ  
 تَبَرُّعًا وَأَصْحَابِ لِسَانِهِ انْجَابِعِينَ بَيْنَ الْعِلْمِ وَالْفَقْهِ غَيْرَ الْمُنْشَرِّفِينَ عَلَى  
 أَنْفُسِهِمْ وَالْمُتَدَبِّرِينَ مِنْ يَادِهِ عَلَى السُّنَّةِ وَلَا يَتَحَبَّبُ إِلَّا مِنَ الْقِسْفِ بِهَذِهِ الْعُقَمَاءِ  
 براہِ اہلِ حق یہ وصیت ہے کہ صحبت نہ اختیار کرے صوفیانِ جاہل کی اور نہ جاہلانِ عبادتِ شکار  
 اور نہ فقیہوں کی جو زاہدِ مشک ہیں اور نہ محدثین ظاہری کی جو فقہ سے عداوت کرتے ہیں  
 مدہ اصحابِ مقول و کلام کی جو مقول کو دلیل سمجھ کر استدلالِ عقلی میں فرا کرتے ہیں بلکہ  
 لبِ حق کو چاہتے کہ عالم صوفی ہو دنیا کا تارک ہر دم اسد کے دسیان میں عالات بلند میں  
 و باسنت مصطفویہ میں راغب حدیث اور آثارِ صحابہ کرام کا تجسس حدیث اور آثار کی  
 نرج اور بیان کا طلب کرنے والا اور ان فقہانِ مجتہدین کے کلام سے جو حدیث کی طرف مائل ہیں  
 طر سے اور اہل اصحابِ عقائد کے کلام سے جبکہ عقائدِ ماخوذ ہیں سنت سے جو اہلِ حق و دلیل  
 قلی میں بطریقِ تہرج اور عدم لزوم کے اور اہل اصحابِ ملوک کے کلام سے جو باج میں علم اور  
 صوف کے تشدد کرنے والے نہیں اپنے نفوس پر اور نہ وقت کرنے والے سنت نبویہ پر حاکم اور  
 صحبت اختیار کرے مگر اوس شخص کی جو متصف بصفات مذکورہ ہو و اس متصف قدس سرہ  
 دینی پرست کو غایتِ خلقت سے اہل نقصان کی صحبت سے منع فرمایا تا صحبت ان اشخاص کی  
 براہِ حق دین بنو مافظہ شیراز علیہ الرحمہ نے فرمایا شہرِ نخست متوہمت پیرِ جستانِ نخست، اگر آیت  
 انیس احقر از کتیبہ صوفی جاہل و رعابہ علم بدعت اور اتحاد سے کسر خالی سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا  
 شعر خیالاتِ نادانِ خلوت نشین + ہم پر کند ماقبت کفر و دین + اور فقیہ زاہدِ مشک نزد باطن

اور ہر کات قلبیہ سے ناواقف اور ظاہری محدثین فہم دقیق اور مغز شریعت سے محروم اور  
 غالیان اصحاب مقلد اکثر عقائد اسلام میں متروک یا منکر اور بدعات ایما نیاہ اور روبرو  
 بیگانہ بھارت اور مرد کالوں وجود کے جو کمالات ظاہرہ اور باطنیہ کی جامعیت سے جمع التماز  
 اور مطلع الانوار ہو کر وارث سیدالابرار ہو ایسے خود کال کی صحبت کیمیا سے سعادت ہو  
 حق تعالیٰ انہی رحمت ہے جلیت سے ہلکو نصیب کو ہے آمین ثم آمین وَمِنْهَا اَنْ لَا  
 يَكْلَمُنِي تَرْجُو مَذْهَبَ الْفُقَهَاءِ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ كُلٌّ يَتَّبِعُهَا كَلْبًا عَلَى الْقَوْلِ  
 كَحُمْلَةٍ وَتَتَّبِعُ مِنْهَا مَا قَافِيَ صِرَاطِ السُّنَّةِ وَمَعْرِزُهَا فَإِنْ كَانَ الشُّكْلَانِ  
 كَلَامَهُمَا تَحْرَجُنِي اتَّبِعْ مَا عَلَيْهِمَا لَوْ كَثُرُوا فَإِنْ كَانَ سَوَاءً فَيَقُولُ مَا لِي بِمَا رَوَى  
 الْمَذَاهِبُ كَلْبًا كَمَذْهَبٍ وَاحِدٍ مِنْ غَيْرِ تَقْصُيبٍ وَرَأَى اَنْ يَحْمِلَ بِمَا رَوَى كَلْبًا كَمَذْهَبٍ  
 فَقَالَ كَلْبًا كَمَذْهَبٍ مِنْ اِيكٍ دُوسَرُكَ بِرُتْجِجٍ لَمْ يَكُنْ لِكُلِّ مَذْهَبٍ مَذْهَبٌ مَذْهَبٌ  
 بِالْاَجْمَالِ مَقْبُولٌ هُوَ اَوْ اَوْفَيْنِ سِوَا سِوَا جُزْئِيٍّ اَوْ مَشْهُدٍ رِوَايَتِ كَيْ سَوَاقِيقُ هُوَ سَوَاقِيقُ  
 كَيْ سَوَاقِيقُ مِنْ فُقَهَاءِ كَيْ دُورِ قَوْلِ هُوَ اَوْ دُورِ قَوْلِ مَا خُودِ اَوْ مَشْهُدِ هُوَ اَوْ سُنَّتِ سِوَا سِوَا  
 قَوْلِ بِرُتْجِجٍ جِسْرُ كَلْبِ فُقَهَاءِ هُوَ اَوْ اَوْ دُورِ قَوْلِ كَلْبِ فُقَهَاءِ بِرُتْجِجٍ هُوَ اَوْ دُورِ قَوْلِ  
 اس قول پر عمل کرے چاہے دوسرے پر اور ائمہ اربعہ کے مذاہب کو ایک مذہب جانے بدلتا  
 قصص کے چونکہ جمہور اہل سنت کے نزدیک مذاہب اربعہ میں حق دائر ہو لہذا سب کو مجمل  
 حق جاننے کو فرمایا اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اس واسطے منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا  
 اکثر اذبان میں مذاہب باقیہ کی تفتیش اور تذلیل کا باعث ہو جاتا ہے چنانچہ اسی سبب سے  
 بعض متنفذی امام شافعی کے مذہب کو برا کہنے لگتے ہیں۔ میں نے شافعی متعصب مذہب متنفذی پر  
 لعن کر دیا ہیں اسی مجاہد سے افضل الخلق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ بولس علیہ السلام سے  
 مجاہد افضل لکھو و اسرا علم متعصب نے حاشیہ منہیہ میں فرمایا صریح سنت سے تو مراد ہر چیز کا مطلب  
 ماہرین سنت عرب کے اقوام میں قباور ہو تو رعون سے مراد وہ ہے جو بخاری اور مسلم میں متنفذی پر





کے جامع ہیں پھر یوں کہنا کہ طریقہ نقشبند یہ افغانی اور راجہ ہو قادر لید و رشتہ سے ایکس اسکے کہنا ہے فائدہ ہے جو جسکو سہل معلوم ہو اور پسند آئے وہ اسکو اختیار کرے اور یہ جو فرمایا کہ سالک مخلوق کمال و غیرہ پر انکار کرے سو بیان ہو خواجہ نقشبند کے قول کا کہ انکار میکنم و ذاین کار میکنم یعنی مخلوق میں اہل سماع وغیرہ پر انکار اس واسطے نہیں کہ وہ اہل سے یہ فعل کرتے ہیں تحلیل حرام مریض نہیں کرتے جو انکا انکار واجب ہو اور پیر و بی ادبی اس واسطے منع فرمائی کہ یہ امر سنوں نہیں چنانچہ حضرت مصنف نے دوسرے رسالے میں فرمایا عُلْمًا وَتَوْضِیْحًا کہ نسبت صوفیہ نہایت گہری است و رسوم ایشان یہ ہے کہ

### فصل دسویں

اس فصل میں آداب تذکرہ اور وعظ گوئی کے مذکور ہیں جسکے بیان کا مصنف تیس احادیث سے روایت کیا تھا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِرَسُولِهِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنَّا بِأَمَانَا أَنْتَ مُدَكِّرٌ وَقَالَ لِيُظَلِّمَهُ مُؤْمِنِي عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَكَرَ لَهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ فَأَمَّا الْكَلِمَاتُ الْعَظِيمَةُ وَالنَّحْوَةُ فِي مَعْنَى الْمَدَكِّرِ وَكَفَيْتُهُ التَّنْذِيرِ وَالْعَايَةِ الَّتِي يَلْمَحُهَا الْمَدَكِّرُ وَمِنْ أَمْرِ عِلْمِهِ اسْتِعْدَادُهُ وَمَا ذَاكَ أَنْهَكَ كَانَهُ وَمَا أَتَابَ الْمُسْتَعِدِّينَ وَمَا لَمْ يَأْتِ الْإِنْفِذَ فِي وَعْدِهِ مَا نَفَا وَمِنْ اللَّهِ الْإِسْتِعَانَةُ حَقَّ تَعَالَى سَلَّمَ اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سمجھایا بھیجا کر تو ہی مذکر اور واعظ ہو اور اپنے ہم کلام موسیٰ سے فرمایا کہ او کو یاد دلایا کر و قایع سابقہ کو تو نص قرآنی سے معلوم ہوا کہ تذکرہ اور وعظ گوئی دین میں رکن عظیم ہو اور یہ بھی چاہیے کہ کلام کرین مذکر کی صفت میں اور تذکرہ کی کیفیت میں اور اس فایہ میں جو مذکر کا مقصود اصلی ہو اور کس علم سے وعظ گوئی کی استعداد ہو اور تذکرہ کے کیا ارکان ہیں اور وعظ سننے والوں کے کیا آداب ہیں اور کیا کیا آفتیں ہمارے زمانے کے واعظوں کے وعظ میں پیش آتی ہیں اور اس سے درخواست تدکاری کی ہو فَا مَا الْمَدَكِّرُ فَلَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ مُكَلَّفًا عَدْلًا كَمَا اسْتَوْطَا

بہ نسبت بہ نقشبندی  
اور پیر و بی ادبی  
اس واسطے منع فرمائی  
کہ یہ امر سنوں نہیں  
چنانچہ حضرت مصنف  
نے دوسرے رسالے میں  
فرمایا عُلْمًا وَتَوْضِیْحًا  
کہ نسبت صوفیہ نہایت  
گہری است و رسوم  
ایشان یہ ہے کہ

فی سرائی الخدیث والشاہد سواد اور واعظ کو ضرور ہو کہ مکلف میں مسلمان  
ماتل بالغ ہو اور عادل یعنی سچی ہو جیسا کہ راوی حدیث و شاہدین علامہ تہذیب اور  
عدالت شریکی ہوتے مولانا نے فرمایا کہ اگر لڑکا اور جوان اور کافر اور فاسق اور مجاہد  
جیسے شیعہ اور خارجی لائق تذکرہ نہیں محمدؐ نا مفسر عالمنا بحکمہ کا فہم من اخبار  
السلف الصالحین و سیر نفہم اور واعظ کو ضرور ہو کہ محدث اور مفسر ہو اور سلف  
صالح یعنی صحابہ اور تابعین اور تاج تابعین کے اخبار اور سیرت فی الجملہ بقدر کفایت کے  
واقف ہو و لغوی بالحدیث الشغل بکتاب الحدیث بأن یکون قرأ لفظاً و فہم  
معناها و عرفت صحیحہا و سقمہا و لو باخبار حافضاً و استنباطاً و فہم  
کتابک بالمتسیر المستغل بشرح غریب کتاب اللہ و توجیہ مشکوٰۃ و بہار  
حق السلف فی تفسیر و اور محدث سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ کتب حدیث یعنی  
صحاح السنہ و غیرہ سے شغل رکھتا ہو اس طرح کہ یہ حدیث کے الفاظ کو استاد سے پڑھ کر سند  
کر چکا ہو اور ان کے معانی کو بوجہ ہو اور احادیث کی صحت اور ضعف کو معلوم کر چکا ہو  
اگرچہ معرفت صحت اور سقم کے حافظ حدیث یا استنباط فقہ سے ثابت ہو گئی ہو اور سطح  
مفسر سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ قرآن کی شرح غریب سے مشغول ہو اور آیات مشکوٰۃ  
توجیہ اور تاویل سے واقف ہو اور جو سلف سے تفسیر قرآن روایت ہوئی ہو اسکو جانتا ہو  
و یستحب مع ذلک ان یکون فیمنح لا یتکلم مع الناس الا قد سألہم و ان  
یکون لطیفاً ذا حجب و ذم و ذمہ و ذمہ اور اسکے ساتھ سمجھ یہ ہو کہ فصیح یعنی صاف بیان ہو  
یہ گفتگو کرتا ہو لوگوں کے مراد اگر بقدر ان کے فہم کے اور یہ کہ ہر بیان صاحبِ مہارت اور  
مروت ہوتے مولانا نے فرمایا بالاترا فہم کی گفتگو اس واسطے منع ہوئی کہ علیٰ ہر منی کرم اللہ  
نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگوں سے اس قدر جتنا اوکی سمجھ میں آوے کہ تم یہ بات نہیں کہنا چاہتے  
رسول کے لوگ مذہبِ کریم یعنی جب لوگ ایسا کلام سنیں گے جو اوکی عقل میں نہیں آتا ہو

اوسکا انکار کر سیکے مترجم کہتا ہے میں معلوم ہوا کہ وہ مذکورہ فتنہ تفسیر اور عقائد تو عید اور عید  
مسئلہ فقہ کے عوام کے۔ و برود ذکر کرنا بہترین کہ اوسمیں ضلالت کا خوف ہو تو لائق فرما کہ  
و اعطی و یا بہت یعنی بزرگ اس واسطے مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگوں میں حقیقت پر ہو کہ  
کلام اثر نہیں کرتا اگرچہ وہ حق کہتا ہو اور واعظ میں مروت یعنی جو از روی اور حسن سلوک کا  
عمل اس واسطے مطلوب ہو کہ ہمیں یہ صفت حاصل نہیں وہ اون لوگوں کے مشابہ ہو سکتا ہے  
صل کے موافق نہیں تو ایسے شخص کے وعظ سے فائدہ و تذکرہ کا حاصل نہیں وَاَقَالِیْقَةُ التَّكْوِيْنِ  
اَنْ لَا يَدْرِكُهَا حَبَا وَلَا يَحْكُمُ وَيَوْمَ مَلَّا لَبْل اِذَا عَرَفَتْ فَيُنْفِثُمُ الرَّغْبَةَ وَيَقْطَعُ عَنْهُمْ  
وَيُنْفِثُمُ تَرْغُفَةً اَوْ كَيْفِيَّةً وَعَظْ كَوْنِ كِي يَحْكُمُ مَكْرَ فَاَسْلَمَ دُكْرُ مَعْنَى ہر روز یا ہر وقت  
کہا کرے امد و کلام کرے اوس حالت میں جب سامعین کو ملال اور افسردگی ہو کہ اوست  
وعظ شروع کرے جب لوگوں میں رغبت اور شوق کو دریافت کرے اور قطع کلام سے درجہ  
اونیں رغبت باقی ہو ف مترجم کہتا ہے اس واسطے کہ سماع یا رغبت میں تاخیر نہیں ہوتی  
علیہ الرحمۃ فرمایا مصرعہ اِذَا نَ بَشِشْ لَنْ كُنْ كُورِ بَدِشْ وَأَنْ تَجْلِسَ فِي مَكَانٍ طَاهِرٍ  
كَالْمَسْجِدِ وَأَنْ تَبْدَأَ الْكَلَامَ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ وَالْقُلُوبَةِ عَلَى مَا سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَحْمَدُ جَمِيعًا وَيَذْكُرُ لِلصَّوْمِ مِنْ عَمَلٍ وَأَلْحَاضًا خَيْرًا يَحْفَظُوا صَا اوردیہ کہ  
کئے کہ پاک مکان میں بیٹھ جائیے مسجد میں اوردیہ کہ چھ اوردیہ کہ شروع کرے اور  
ختم بھی کرے اور دہا کرے اہل یان کے واسطے عموماً اور مانبر لوگوں کے واسطے خصوصاً ان کے  
فِي التَّوْحِيدِ وَالتَّوْحِيدِ فَقَطَّ بَلْ يَشُوبُ كَلَامَهُ مِنْ خُذَا وَمِنْ ذَلِكَ كَمَا هُوَ سَائِلٌ  
مِنْ اِسْدَافِ التَّوْحِيدِ بِالْوَحِيدِ وَالْبَسَاطَةِ بِالْاِثْنِ اِسْرَ اوردیہ کہ مفصّل سے نہ کرے کلام  
فقط جو تخریجی لسانے اور شوق دلانے میں یا فقط حروف دلانے اور دل زمین بلکہ کلام کو دلانا  
بے کبھی اس سے اور کبھی اوس سے جیسا کہ حق تعالیٰ کی عادت ہے قرآن مجید میں عید کے  
جیسے عید کا لانا اور بشارت کے ساتھ انداز اور تحریف کرنا ف اس واسطے کہ

تربیت آدمی بپاک ہو جائے اور قطعاً ترسے اس اور نا امیدی حاصل ہوئی ہے تو  
 ہر ایک کو اپنے اپنے موقع پر ذکر کرنا چاہیے مہر عمر جو رک زن کہ جراح و مرہمہ است  
 فَإِنْ يَكُونُ مَيْتَرًا لَا مَعِيَّةَ لَهُ يُعْصَبَ بِأَلْخِطَابِ وَلَا يَحْقُقَ حَاقِقُهُ حُزُونًا لَا يَنْقُصُ  
 فَإِنْ لَا يَشَافِيهِ يَدْنِيهِمْ كَوْمًا وَلَا تَكَرَّرَ عَلَى تَجَمُّعٍ بَلْ يُعَيَّرُ عَنْ مِثْلِ أَنْ يَقُولَ مَا  
 بَالُ أَقْوَامٍ يُفْعَلُونَ كَذَا وَكَذَا أَوْ رَاحِلَةً كَوَلَّامٍ يَكْرَهُونَ أَنْ يَكُونَ وَالْأُوهْدُ سَمْعِي  
 کرنے والا اور یہ کہ خطاب کو عام کوئے اور خاص کوئے ایک گروہ کے خطاب کو دوسرے  
 گروہ کو نہ چھوڑ کر اور کسی قوم مخصوص کی مذمت یا کسی شخص معین پر انکار یا نشانہ نہ کرے  
 بلکہ بطریق اشارہ کہے چنانچہ چون کہے کہ کیا حال ہے لوگوں کا کہ ایسا ایسا کرتے ہیں  
 مولائے فرما کہ انہا نشانہ مذمت اور انکار و اعلیٰ کی صداوت باطنی پر محمول ہو گا اس قوم کو  
 شخص معین کے ساتھ تو بعید نہیں ہو کہ کہنے سامعین کا دل متقبض ہو اور دل کو اس کی  
 دیانت اور صداقت باقی نہ رہے تو تذکرہ کا فائدہ نہ حاصل ہو گا وَلَا يَكُنْ لَكُمْ بَسِطَةٌ وَفَرَالٍ  
 اور وہ غلامین کلام نیا قاطلاً اعتبار اور پیورہ بنوے اس واسطے کہ کلام سمیع اور  
 خوش طبعی کی آت و شب اور سہیت کو کو دیتی ہو تو غریب تبرکیر بین خلل واقع ہو گا وَتَحْتِ  
 الْحَسَنَ وَيُفْعَلُ الْقِيَمَةُ وَيُنَافَى بِالْمَعْقُودِ وَيُفْعَلُ عَنِ الْمُسْكِرِ وَلَا يَكُونُ اِتِّعَاةُ  
 اور خوبی بیان کرے نیک بات کی اور بُرائی کھول دے امر قبیح کی اور مذمت شرعی کا  
 امر کرے اور نہ کرے نہ ہی کرے اور مردہر بائی رکابی مذہب نہ ہو کہ جس محل میں جائے  
 اور کی خواہش نفسانی کے موافق و غلط شروع کرے وَأَيُّهَا الْعَالِيَةُ الَّتِي يَلْتَحِبُّهَا أَنْ يُلْقِي  
 أَنْ يُزَوِّجَ بِنَفْسِهِ حُرْمَةً الْمُسْلِمِينَ أَعْمَالِهِ وَحَسْبُ لِسَانِهِ وَأَجْلَاقِهِ وَأَحْوَالِهِ  
 الْقَلْبِيَّةِ وَمَدَامَتُهُ عَلَى كَذَا كَمَا سَمِعْتُمْ لِيَحْقُقَ فِيهِمْ تِلْكَ الصِّفَةُ بِكَمَالِهَا  
 بِاللَّذَرِ بِمُوجِبِ عَلَى حَسْبِ فَهْمِهِمْ تَبَارَكُ أَوْ لَا فَضَائِلُ الْحَسَنَاتِ وَهِيَ سَائِرُ  
 السَّيِّئَاتِ فِي الْعَالَمِينَ وَالزُّبَى وَالصَّلَوةَ وَغَيْرَهَا فَإِذَا أَنَا ذُو الْفِكَارِ كَذَا كَذَا

وَادَّأْتَرَفِيهِمْ بَلِيغٌ جَمْعُهُمْ عَلَى حَنْطِ اللِّسَانِ وَالْقَلْبِ لَيْسَتَيْنِ فِي تَأْتِيلِهِ  
 فِي تَلْوِيهِمْ بِكَلِمَاتٍ أَيْامِ اللَّهِ وَوَقَائِعِهِ مِنْ كَاهِرِ أَعْمَالِهِ وَتَصَرُّفِهِ وَتَعْدِيهِ  
 لَا مَعْرِفَةَ فِي الدُّنْيَا تَمَرُّ حَوْلِ الْمَوْتِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَتَبَدُّلِ يَوْمِ الْحِسَابِ  
 عَذَابِ النَّاسِ وَكَذَلِكَ يَتَرَعَّبُ عِبَابٌ عَلَى حَسَبِ مَا كَرِهَ نَارُورُ غَايَتِ وَعَظْمِ  
 جو مقصود ہو سو مناسب ہوں یہ کہ ایسے دل میں تصور کرے میلان کی صفت کو اس کے اعمال  
 میں اور اس کے حفظ لساں اور اخلاق میں اور اس کے حالات قلبی اور اس کے اذکار کی  
 مدارست میں پھر یہاں ہے کہ اسی صفت متمیزہ کی علی وجہ الکمال سامعین میں ثابت اور  
 متحقق کرے اندک اندک اس کے فہم کے موافق تو پہلے حسنات کی خوبون اور سینات کی  
 برائیوں کا امر کرے لباس اور شکل اور زمانہ وغیرہ میں پھر جب اس کے خور ہو جاوین  
 تو اس کو اذکار کی تلقین کرے پھر جب زمین ذکر کا اثر معلوم ہو تو اس کو رغبت و ترقی  
 و ملاوے زبان اور دل کے روکنے پر اقوال تمیزہ اور اخلاق ذمیمہ سے اور اس کے دلون میں  
 ان امور کی تاثیر کرنے میں امانت یا ہے ایام سابقہ اور وقائع گذشتہ کے ذکر کرنے سے  
 منجملہ مقتالی کے انحال ظاہر اور اس کی تصریحات اور تہذیب کے جو اعلیٰ امتون پر دنیا میں  
 دو پہلی ہی پھر استعانت چاہی موت کی دہشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم الحساب  
 اور دوزخ کے عذاب و ذکر کرنے سے اور اسی طرح ذکر ترغیبات سے استعانت چاہیے اس کے  
 موافق حسیہ ہم مذکور کر چکے ہیں وَآمَّا اسْتِغْنَاءُ اِذْ لَا فَلَیْکُمْ مِّنْ کِتَابِ اللَّهِ عَلٰی تَابِلِ  
 الطَّاهِرِ وَنُسْخَةٍ مِّنْ سُوْلِ اللّٰهِ الْمَعْرِفَةِ فَلَیْ عِنْدَ الْمُحَدِّثِیْنَ وَاقَاوِلِ الشَّعْبِ اَبَ  
 وَالنَّاعِیْنَ وَعَمَّا هِمٌّ مِّنْ صَاحِبِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَتَبَانِ سِیْرَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ  
 عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور وعظ گوئی کی استمداد کو کتاب اللہ سے چاہیے اس کی ظاہر و ادلی  
 یعنی تفسیر کے موافق اور حدیث نبوی سے جو محدثین کے نزدیک معروف ہو اور  
 اور تلمذ میں اور اس کے سوا اور مؤمنین صالحین کے اقوال سے اور سیرت نبوی کے بیان کر کے

و فرمایند که قرآن کی تاویل ظاهر است و مراد از هر دو لفظ قرآن کے اندر سے  
مفهوم غنایا للاق بود و اعتبارات صوفیانه و اشارات فاضلانه و رکعات و  
لطائف شاعرانه کو مقام و عقد میں ذکر کرنا بجز لائق اور مناسب نہیں اس واسطے کہ  
سامعین چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارے میں فرقی نہیں کرتے تو اعتبارات و اشارات  
کو تفسیر ہم معمول کر گئے اور گمراہ ہو گئے چنانچہ ہمارے زمانے کے واعظین میں سے  
ایک واعظ نے مقطعات قرآنیہ کے معانی میں جو عرض شروع کیا مانند نکات شاعرانہ  
کے یہاں تک اس کی جہالت کی نوبت نہ تھی کہ اس نے بلکہ کی تفسیر کی بحساب جمل کہ  
چو زود عدد و ہوسے توبہ خطاب ہی خدا کا ایسے نبی سے علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ سب سے  
چو مومنین رات کے چاند تو فوراً کہ اس وعظ کی جہالت اور بے امتیازی ایسکو کہان  
کھینچ لی گئی اور یہ جو فرمایا کہ حدیث معروہ کو ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ یہ معومات اور نکات  
اور اردن احادیث کا ذکر کرنا جسکی کیر اہل اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہیں اور ماہرین  
و لا یدکر القصاص العیازۃ فان العیالۃ الکرۃ فاعلی ذلک استبدالاً لکما و  
آخر جہا اولیٰ ذلک من المسکین و صرہ یوہم و اکثر ما یقولون هذا فی الامم البلیات  
اللی لا یعرف حقہا و فی السیور و مکان نزول القرآن اور یہاں تک کہ یہ کہ یہ وہ  
قصود کو جو بڑا بیت صبیح ثابت نہیں ہیں ذکر کرے اس واسطے کہ سب کے کام سے تفسیرانی جو  
حسنت انکار کیا ہو اور قصہ خزانہ کو مساجد سے نکال دیا ہو اور اہل و عیال اور یہ واپس  
تھے اکثر اہل کتاب کی روایات میں ہوتے ہیں جسکی صحت معلوم نہیں اور سیرت اور  
قرآن کی شان نزول میں و اما امر کا نہ قال الترغیب و الترہیب و اما امر  
بالا متثال الامامینہ و القصاص العیالۃ و الذکات النافیۃ فیہذا  
طریق المذکورہ الشرح اور وعظ کے ارکان تو ترغیب و ترہیب ہو اور شان  
کدرانا کھلی مثالوں سے اور صبیح قصہ دل کے نرم کرنے والے اور نکات طعنتیں





وَالْمَدَائِكُ يُقَالُ إِنَّكَ تَكَلِّمُهُ عَلَى السَّبِيلِ هُمْ فَلْيَتَعَلَّ ذَلِكَ وَلْيَحْتَجِبْ بِهِ الْكَلَامُ  
وَأَيْخَالَهُ سَوَاكَ فُلَسْطِينُ مَطْلَبٌ كَلِمَةُ بُولِي وَلَسْتُ لَوْ كُفْتُ عَنْهُ وَأَعْلَاؤُكَ زَبَانٌ بِقَادَرٍ  
بَوَدَّ أَنْ يَكُونُ كَرْنًا بِهَيْبَةٍ بَعْنَى بَرِّ زَبَانٍ مَنَ كَلَامُ كَرَمٍ أَوْ بِرِّ زَبَانٍ بِهَيْبَةٍ بَعْنَى بَرِّ زَبَانٍ  
بَعْنَى سَوَاطِلَ كَلَامُ بَارِكٍ أَوْ بِرِّ زَبَانٍ بِهَيْبَةٍ بَعْنَى بَرِّ زَبَانٍ بِهَيْبَةٍ بَعْنَى بَرِّ زَبَانٍ  
تَقَارِيرُ النُّوْعَانِ فِي سَمَائِنَا فَيَنْفَعُكَ عَنْكَ مُتَّصِلِينَ هُمْ كَلِمَةُ بُولِي وَلَسْتُ لَوْ كُفْتُ عَنْهُ وَأَعْلَاؤُكَ  
بَلْ خَالِبٌ كَلَامُ مِثْلِهِمْ الْمَوْضُوعَاتُ فَالْمَوْضُوعَاتُ وَذِكْرُهُمْ الْقَدَمَاتُ وَالْخَدَاتُ  
الَّتِي عَدَّهَا السَّيِّئُونَ مِنَ الْمَوْضُوعَاتِ وَرَوَاهُ أَهْلُ فَنَيْنِ جَوَاهِرُ زَمَانِ كُفْتُ عَنْهُ وَأَعْلَاؤُكَ  
پیش آتی میں سوا دین سے ایک عدم تیز و دربان موضوعات اور غیر موضوعات کے بلکہ  
غالب کلام اور کلام موضوعات اور مرقعات میں اور مذکور کرنا اور نکالنا اور نکالنا اور نکالنا  
کو جبکہ اہل حدیث نے موضوعات میں شمار کیا ہے وہ سب اس کا یہ کہ علم حدیث اور ان کا کوئی اہل  
حدیث سے سند نہیں کیا اور شوق ہوا وعظ کوئی کا جو روایت اور قصہ کسی کتاب میں جو اس پر  
بیا اور سکو بہ تیرہ سی ہے ذکر کر دیا مال ان کے حدیث صحیح میں ثابت ہو کہ جو عذر آنحضرت علیہ السلام  
والسلام پر جھوٹ باندھ دیا وہ جیسی ہی تہریم کتابی کہ اہل ایمان پر واجب ہے کہ بلا تحقیق اور بلا  
حدیث کو حضرت کی طرف نسبت نہ کرے اور سوا سے اہل حدیث کی کتابوں میں متصور کہ ہر کتاب سے  
حدیث نقل کر کے اس واسطے کہ خود جھوٹ باندھنا یا جھوٹ حدیث کو بہ تحقیق نقل کرنا اور نہ  
برابر میں عذاب میں کہ مینہا مینہا اللہم فی النبی و فی آلہ و فی سائرہم و فی سائرہم و فی سائرہم  
بیا نہ ذکر کرنا و اعظون کا کسی شی میں ترغیب اور ترہیب سے نہ چنانچہ یوں کہنا کہ اگر دو  
رکعت فلا فی فلا فی سورۃ سے فلا ہے دن اور فلا فی سماعت میں پڑے تو تمام عمر کی قضا سے  
نہا کا عذاب دور ہو جانا یہ یا جو کوئی بھنگ پے او سے گویا اپنی ان سے کہہ بے غلطی میں نقل  
کیا حق تعالیٰ بے تیزی اور بے احتیاطی اور افراط و تفریط سے اپنی پناہ میں رکھے آمین و مینہا  
لَقَدْ قَرَأْتُمْ كَلَامًا وَلَوْ أَنزَلْنَاهُ عَلٰی ذٰلِكَ وَخَطَبْنَاهُمْ فِيْهَا وَاوْرَاٰهُمْ بِهَا قُرْآنًا وَاوْرَاٰهُمْ بِهَا قُرْآنًا

قصہ خوابی اور دیکے سوا سے اور مومنوں میں قصہ کوئی اور اور نہیں خلیہ توانی کرنا پس اس سے کہ ایسے امور کا رواج قرون سابقہ میں نہ تھا اور روایات موصوفہ اور فضیلت سے کہتر خالی ہر بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرتبہ طیار ہوتا ہے اور گریہ زیادہ ہو سبمان اسد کیا اولادنا ہو گیا ہے کہ اگر نماز نہ پڑھے اور خرافات ایمانہ کو نہ ادا کرے اور مسابہ میں جمعہ اور جماعت کے واسطے حاضر ہو کوئی اور سیر طعن اور تشیع نہیں کرنا اور اگر کوئی محفل تفریح داری میں نہ جاتا اور اس کے بدعات میں نہ شریک ہو تو مطعون خلق ہوتا ہے بلکہ اس کے ایمان میں حزن اکہم کہ فلا نا شخص معاذ اللہ خارجی اور دشمن الملیت ہے شعر برہ و ذاصل کار و پیوستہ بغیر

اے مستفید خدا و بسیار بشرع

### فصل گیارہویں

اس فصل میں مصنف قدس سرہ نے اپنے سائنس طریقت کو ذکر کیا ہے **طریقۃ و الشکولہ منصلۃ الی رسول اللہ علیہ السلام** و **بسم اللہ المستغنی** **التفصیل** و **ان لم یکن لعلی الا دی و لا تلتک لا شغالی** ہماری صحبت اور طریقت اور سلوک کے آداب کو سیکھنا منصل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے سے جو مشہور اور منصل ہے یعنی مصنف سے تادمہ و ریاست میں کوئی واسطہ منقطع نہیں اگرچہ تعین ان آداب کا اور تقریر ان مسائل کا ثابت نہیں یعنی باعتبار آداب معینہ اور استیصال مخصوصہ کے اقبال تفصیل نہیں بلکہ خیالی ہے **فالتعبۃ الضعیف و لی اللہ عفا اللہ عنہ و انحدہ بسکینہ** **الصالحین** صحیح بابا **التجلاجل عبد الرحیم رمی اللہ عنہ** فی آخر ضاء و دھرا **طوبی لا تعلم منہ المعلوم الظاہر و نا دت علیہ ما داب لطریقہ و ساری منہ الکراما** **وسا لہ عن النسیکات و سیم منہ کیرا من نواد الطریقہ و انحدہ و تا جری علیہ** **و علی شیوخہ من الافاق و الاحوال و الکلمات** جزا اللہ سبحانہ عنہ و عن سائر مستفید نہ خیرا و ربہ و تصنیف ولی اللہ نے کہ حق تعالیٰ اس سے عنور کرے

اور اوس کے ساتھ ساتھ کئی کئی اور اولاد سے زمانہ روزا وصیت رکھی اسے والد شیخ  
 اجل عبد الرحیم کی غذا فراموشی ہوا اسے اور اولاد کو راضی کرے اور انھیں سے علوم مظاہرہ  
 اور دیار طریقت کے سکے اور اوسے کرامات دیکھی اور مشکلات کو بھی اور اوسے اکثر  
 اہل طریقت اور حقیقت کے سے اور جو اور اور اوسے مرشدوں پر وائیات اور حالات  
 اور کرامات گذرے اسے سب سے اہل سببہ و اہل باقی اور باقی اور کے بہت فائدہ و نفع  
 سے اور کو نیک و بد روئے و صحبت ہو مشیو خا لشر الحلیہ ثلثہ اولہم خواجہ حیدر  
 محبت الشیخ احمد السہروردی والشیخ المہدی و خواجہ حسام الدین و شیخ احمد  
 محمد باقی و تالیفہم الشیخ عبد اللہ محبت الشیخ آدم بنوری محبت الشیخ احمد  
 السہروردی محبت خواجہ محمد باقی و تالیفہم الحلیہ ابو القاسم محبت شمس الدین محمد  
 محبت الامیر آنا العسکری و شیخ عبد الرحیم مرشدوں کی محبت میں رہے بزرگ تر  
 او میں سے تین مرشد ہیں اول او میں خواجہ غریب بن جوش احمد ہندی و شیخ المہدی و اور  
 خواجہ حسام الدین کی محبت میں رہے اور تینوں خواجہ محمد باقی کی محبت میں رہے اور دوسرے  
 مرشد شیخ عبد الرحیم کے سید عبد اللہ بن جوش آدم بنوری کی محبت میں رہے اور وہ  
 شیخ احمد ہندی کی محبت میں رہے اور وہ خواجہ محمد باقی کی محبت میں رہے اور تیسرے  
 مرشد شیخ عبد الرحیم کے حلیہ ابو قاسم بن جواد بن محمد کی محبت میں رہے وہاں سید ابو العباس کی  
 محبت میں رہے شہر شہر لاہور کے قریب اور نور پور و زن توڑ قیس ہندی کے قریب  
 سید خواجہ محمد باقی محبت خواجہ محمد اسلمیہ محبت آنا کا مولانا محمد بنوری  
 محبت مولانا محمد راہد محبت خواجہ عبد اللہ الاخریہ و امیر ابو العباس  
 لاہور عبد اللہ محبت الامیر محمد بنوری محبت خواجہ عبد اسلمی محبت خواجہ عبد اللہ  
 الاخریہ المذکورہ سب خواجہ محمد باقی خواجہ محمد اسلمی کی محبت میں رہے وہ اپنے باپ مولانا  
 بنوری کی محبت میں رہے وہ مولانا محمد راہد کی محبت میں رہے وہ خواجہ عبد اللہ راہد

کی صحبت میں رہے اور امیر ابو العلاء امیر عبد اللہ کی صحبت میں رہے وہ امیر یحییٰ کی صحبت میں ہو وہ خواجہ عبد الحق کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبد اللہ مذکور کی صحبت میں رہے  
 وَاخْوَاهُ آخِرًا صَحْبٌ شَيْوُخًا كَثِيرِينَ مِنْهُمْ مَوْلَا نَافِعُ قُوتُ الْخُرَجِيِّ وَخَوَاجَه  
 عَلَاءُ الدِّينِ الْعَبْدُ وَابْنُ صَاحِبِ خَوَاجَه نَقِشْبَنْدِ بِلَا وَاسِطَةٍ وَصَحْبٌ لَا وَلَافِضًا  
 خَوَاجَه عَلَاءُ الدِّينِ عَطَاةً وَالثَّانِي خَوَاجَه مُحَمَّدٌ بَابُ زَبَا وَهُوَ ابْنُ كِبَارِ خَوَاجَه نَقِشْبَنْدِ  
 اور خواجہ احرار نے بہت شیوخ کی صحبت حاصل کی او انہیں سے مولانا یعقوب چرمی  
 خواجہ علاء الدین عبد الوالی بن وہ دونوں خواجہ نقشبند کی صحبت میں رہے بلا واسطہ اور شاہ  
 اول یعنی مولانا یعقوب چرمی خواجہ علاء الدین عطار کی بھی صحبت میں رہے اور مرشدانی  
 یعنی خواجہ علاء الدین خواجہ محمد پارسا کی صحبت میں رہے اور دونوں یعنی عطار اور پارسا  
 خواجہ نقشبند کے عمدہ مریدوں سے ہیں ف جرح قریہ ہی خزان کے توالیج سے اور خجندیان  
 کسریں جو ایک موضع ہی بنار کے توالیج سے اور نقشبند کتاب بان کو کہتے ہیں خواجہ  
 نقشبند اور ان کے والد ہی پیشہ کرتے تھے وَاخْوَاهُ نَقِشْبَنْدِ صَحْبٌ شَيْوُخًا كَثِيرِينَ  
 أَحْبَبَهُمْ خَوَاجَه مُحَمَّدٌ بَابُ زَبَا وَاسِطَةٍ وَخَلِيفَتُهُ كَلَالُ مَوْلَا خَوَاجَه مُحَمَّدِ  
 صَحْبٌ خَوَاجَه عَلِيٍّ الرَّامِي صَحْبٌ خَوَاجَه مُحَمَّدُودُ بَابُ الْخُجَرِ الْفَقِيرُ صَحْبٌ خَوَاجَه  
 عَايِرُ بَابُ كَسِي صَحْبٌ خَوَاجَه عَبْدِ الْحَكِيمِ الْعَبْدُ وَابْنُ صَاحِبِ خَوَاجَه يُوسُفُ الْهَمْدَانِي  
 صَحْبٌ عَلِيٍّ الْفَارِسِي صَحْبٌ خَوَاجَه نَقِشْبَنْدِ بہت شیوخ کی صحبت میں رہے  
 بزرگ تر انہیں خواجہ محمد بابا ساسی ہیں اور ان کے خلیفہ امیر سید کلال اور خواجہ محمد بابا ساسا  
 خواجہ علی رامینی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ محمود ابوالخیر نقوی کی صحبت میں رہے وہ  
 خواجہ مارن ریلوگری کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبد الحامد خجندیانی کی صحبت میں رہے  
 وہ خواجہ یوسف ہمدانی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ علی فارمدی کی صحبت میں رہے  
 ف ساس نفیس سین و تشدید نیم قریہ ہی طوس کے توالیج سے اور رامین نقیبہ ہی

بخارا کے توالع ہے اور غنہ بفتح قاف و کون غین مع قرینہ ہو بخارا کے توالع سے اور زیور  
 کبر رانہ مع قرینہ ہو بخارا کے مصافات سے اور فارمد قرینہ ہو طوس کے توالع سے صحیح  
 شیوخ اکثرین اجلہم اثنا عشر اماماً ابو القاسم الشیرازی صحیح  
 اباعلی بن الدقاق صحیح ابوالقاسم النعمانی ادبی و صاحب قرینہ صحیح الشیرازی صحیح  
 الطائفة المجتہد البغدادی ثالثی خواجہ ابو القاسم الشیرازی صحیح باطنیان  
 المعمری صحیح باطنیان الکاتب صحیح باطنیان المذہبی صحیح مجتہد البغدادی  
 علی فارمدی بہت مشہور کی محبت میں ربے بزرگتر و نین سے وہ میں ایک امام ابو القاسم  
 قشیری وہ ابو علی وفاق کی محبت میں رہے وہ ابو القاسم نضر آبادی اور ابو الحسن  
 حضرمی کی محبت میں رہے اور دونوں میں نضر آبادی اور حضرمی شبل کی محبت میں  
 رہے وہ سید الطائفة بنید بغدادی کی محبت میں رہے اور دوسرے مرشد علی قاف  
 کے ابو القاسم کرگانی ہیں جو ابو عثمان مغربی کی محبت میں رہے وہ ابو علی کاتب کے  
 محبت میں رہے وہ ابو علی زوزباری کی محبت میں رہے وہ مجتہد بغدادی کی محبت  
 میں رہے ابو القاسم قشیری و سالہ قشیریہ کے مصنف میں جو حقیقت ولایت  
 اور اولیاء اللہ کے بیان میں نہایت عمدہ کتاب ہے قشیریہ عرب کا اور ذوق بفتح  
 وال و تشدید قاف ہے اور کرگان بغم کان عربی و تشدید راسے مہر و کان مجبی ایک  
 گائون کا نام ہے و درباری منسوب بناحیہ کہ اس کے آبا کا مشاہدہ المجتہد البغدادی  
 صحیح خالہ الشیرازی السقطی صحیح معروف الکفری صحیح شیوخ اکثرین اجلہم  
 اثنا عشر اماماً علی بن موسی الرضا صحیح باطنیان امام موسی کا خیر  
 صحیح باطنیان امام جعفر الصادق صحیح باطنیان امام محمد بن الباقر  
 صحیح باطنیان امام زین العابدین صحیح باطنیان امام محمد بن حسن  
 صحیح باطنیان امام علی بن ابی طالب صحیح سید المرسلین





ہے اور کو سید فیصل سے اور کو سید گداڑ جس سے اور کو سید شمس الدین مارت سے اور کو  
 سید گداڑ جس بن ابوالحسن سے اور کو شمس الدین سحرانی سے اور کو سید عقیل سے اور کو  
 سید بہاء الدین سے اور کو سید عبد الوہاب سے اور کو سید شرف الدین قتال سے اور کو سید  
 عبدالرزاق سے اور کو اپنے والد امام طریقت ابو محمد عبدالقادر جیلانی سے اور کو ابو سید  
 غزنی سے اور کو ابوالحسن قرشی سے اور کو ابوالفرج طوسی سے اور کو ابوالفضل علیہ السلام  
 تیسری سے اور کو اپنے باپ شیخ عبدالعزیز تیسری سے اور کو ابوبکر شبلی سے اور کو اس سند  
 سے جو قبل اسکے مذکور ہو چکی یعنی بنید بغدادی سے تا شاہ ولایت علی مرتضیٰ ثانی  
 یہ شرف الدین کا لقب قتال ہوا بسبب نفس کشی کی ریختہ ہمت کے مقرر بغیر سید  
 تشدید رائے مہملہ مشد وہ مفتوحہ بغداد کا ایک کوچہ پر وایضا تاذب الشیخین  
 عَبْدُ الرَّحِيمِ عَلِيُّ دُرُوحِ حَبْدُو لَمْ يَمِثْ الشَّيْخَ رَفِيعَ الدِّينِ مُحَمَّدًا وَاجَانَا لَهُ قَبْلَ أَنْ  
 تُلَاحِظَ كَيْفَ يَطْرُقُ خُرْقُ الْعَادَةِ عَنْ أَيْدِي قُطُبِ الْعَالَمِ عَنْ خَيْرِ أُمَّتٍ بِحَاشَاكَ  
 عَلَي الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَرَبِّي بَارِكْ لِمُرْشِدِ شَاہِ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَدَبُ أَمُودِ هُوَ اسے تا شیخ  
 رفیع الدین کی روح سے اور او بخون نے اور کو ابانث طریقت دمی اور کو پیدا  
 ہونے سے چند سال کے پہلے بطریق کرامت کے اور شیخ رفیع الدین محمد کو اپنے والد  
 قطب عالم سے اور اور کو غم الحزن یا تلیدہ سے اور کو شیخ عبدالعزیز سے جو رسالہ  
 عزیز کے مصنف ہیں ولہ طہرت آخری اجازت لہ الشیخ عظیمۃ اللہ لکھنوی  
 عَنْ أَبِيهِ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ قَاسِمِ بْنِ خَانَ يَوْسُفَ النَّاجِي عَنْ حَسَنِ بْنِ  
 طَاهِرٍ عَنْ سَيِّدِ رَاجِي خَاوندشاه عن الشَّيْخِ حَسَامِ الدِّينِ الْعَمَّاكِيِّ كَرَمِي عَنْ  
 خَوَاجَةِ نَوْمَرُقُطِ الْعَالَمِ عَنْ أَيْدِي عَلَّامِ الْحَقِّ بْنِ أَسْعَدِ الْأَصُورِيِّ الْبُكَالِيِّ  
 أَخِي سِرَاجِ هَمَّانَ الْأَوْدِيِّ عَنِ الشَّيْخِ نِظَامِ الدِّينِ أَوَّلِيَا عَنِ الشَّيْخِ وَالدِّينِ  
 كَبِيرِ شَاكِرٍ عَنْ خَوَاجَةِ قُطُبِ الدِّينِ بِخَلِيلِيَا كَالِي عَنْ خَوَاجَةِ مُبِينِ الدِّينِ الْبُكَالِيِّ



عن خواجه عثمان کاسرؤنی عن حاجی شریف الترمذی عن خواجه مؤدود  
 چشتی عن ابیہ خواجه یونس ابن محمد بن سعدان چشتی عن حالہ  
 خواجه محمد چشتی عن ابیہ خواجه ابی احمد چشتی عن خواجه ابی اسحق  
 الترمذی عن منشاد علی الدینوری عن ابی ہبیرۃ البصری عن خذیفۃ  
 المصری عن ابی ابراہیم بن اذہم عن فضیل بن عیاض عن عبد الواحد بن  
 مزید عن الحسن البصری عن علی شرمی اللہ تعالیٰ عنہ عن سید المرسلین  
 صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخ عبدالرحیم کے اور بھی طرق ہیں اور کو اہل باہرہ دی سب  
 علمت اہل کبر آبادی سے اور کو سند ماسل ہو اپنے باپ وادوں سے اور کو شیخ عبدالعزیز  
 سے اور کو قاضی خان پوسٹ ناصحی سے اور کو حسن بن طاهر سے اور کو سید راجی مادشاہ  
 سے اور کو شیخ حسام الدین مانچوری سے اور کو خواجہ نور قطب عالم سے اور کو اپنے والد  
 علاء الحق بن اسعد سے جو اصل میں لاہوری ہیں اور سکون میں بنگالی اور کو انہی سراج  
 عثمان اودھی سے اور کو سلطان المشائخ نظام الدین اولیا سے اور کو شیخ فرید الدین  
 گنج شکر سے اور کو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے اور کو خواجہ معین الدین بکری یعنی  
 سیستانی سے اور کو خواجہ عثمان دارونی سے اور کو حاجی شریف زندانی سے اور کو خواجہ  
 مؤدود چشتی سے اور کو اپنے والد خواجہ محمد بن سہمان چشتی سے اور کو اپنے ماموں خواجہ  
 محمد چشتی سے اور کو اپنے والد خواجہ ابو احمد چشتی سے اور کو خواجہ ابو اسحق شامی سے اور کو مشاہد  
 علودینوری سے اور کو ابو ہبیرۃ بصری سے اور کو مدلیقہ بن مرعشی سے اور کو ابراہیم بن  
 اذہم سے اور کو فضیل بن عیاض سے اور کو عبدالواحد بن زید سے اور کو حسن بصری سے  
 اور کو امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور کو سید المرسلین صلی اللہ علیہ  
 وسلم سے **ف** مولانا نے فرمایا انکپور پورپ میں ایک قصبہ ہے کہ آباد کے قریب اور راج  
 ایک شہر ہے پورپ میں جسکو اب فیض آباد کہتے ہیں اور بکری کسر سین ہلہ و سکون جیم

ذکر اسلسلہ  
 برزخیت معتمد

وذا سے عجمہ منسوب ہے جو سیستان کی طرف جو مغرب ہے سیستان کا اور ہر حیندا و لیاج  
 ہو ولی کی لیکن حضرت نظام الدین کا اس واسطے لقب ہوا گو یا کہ ایک ولی ہو گیا ہے  
 کثیر کے مانند ہے چنانچہ قرآن مجید میں ابراہیم علیہ السلام کو است فرمایا اور او کی شاہین  
 بہت نہیں جیسے عبید اللہ کا لقب احرار ہے اور کعب کا لقب حبار اور زہد ایک  
 پر گندہ ہو بخارا کے سات پیر گنوں میں سے اور ہارون قرہ ہی زہد نہ جسے آدم کو سن ہے  
 اور پشت شہر ہر دو کوہین واقع ہو دو منزل ہرات سے اور اب او کو شافان کہتے ہیں  
 اور مرعش ایک شہر ہر شام کے توالیع سے و نأدب متذی الوالد ایضا جسد الباقین  
 من سؤل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ذلک انہ سألانی مبشرا و نبأ لئلا  
 و علمہ النبی و الانبات و ایضا من ذکرنا الشی علیہ الصلوۃ و السلام و انہ  
 علمہ اثم الذات اور میرے والد مرشد ادا اب موز طریقت کے ہوئے جسٹ مل کے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بابر طریق کہ آنحضرت کو خواب میں کیا سوا  
 بیعت کی اور آپ نے او کو نفی اور شبات کی تعلیم فرمائی اور حضرت ذکر یا پیوست بھی  
 علیہ الصلوۃ و السلام ادب آموز ہوئے کہ اسم زانت کی او مومن سے تعلیم فرمائی و انہ  
 من سؤل الائمة الشیخ ابن حنبلہ عن عبد القادر جیلانی و الخواجه بہاء الدین  
 محمد و نقشبند و الخواجه مبین الدین بن الحسن انجشیتی و اب  
 سائیم و اخذ منهم لاجارۃ و عرفت نسبتہ کل و اخذ منهم علی حدیقا  
 و حادامن منهم علی قلبہ و کان یحکم لنا حکایتہا سہی اللہ تعالیٰ عنہ  
 و عنہم اجمعین اور بھی والد مرشد فیض پایا ایدہ طریقت کے ارواح سے یعنی شیخ  
 ابو محمد عبدالقادر جیلانی اور خواجہ بہا الدین محمد نقشبند اور خواجہ مبین الدین بن حسن  
 کی روح سے اور او کو خواب میں و کیا اوزا و نسے اجازت لی اور ہر بزرگ کی نسبت  
 اویسے علمہ و عللہ و دریافت کی جسکا فیض ہوا او ان حضرات کی طرف سے او کے دل پر

اور حضرت والد مجھے اسکی حکایت بیان فرماتے تھے حق تعالیٰ ہوتے اور ان حضرات  
سب سے راضی ہو واما العلوم الظاہیہ من التفسیر والتحدیث والفقہ  
والعقائد والنحو والقرب والکلام والاصول والمنطق فقد تعلمنا من  
سیدی النوالہ رحمہ اللہ عنہ وهو قد استغاثا بالکتب علی اخیه ابی البرہانی  
محمد واکملہا وریفہا علی امیرنا ہدین الہندی رحمہما صاحب الشواشی المشہور  
عن میرزا قاضی عن ملا یوسف الیکویم عن میرزا جاب و غیرہ عن المحقق  
ملا جلال الدینی عن ابیہ اسعد و غیرہ عن تلامذہ علامۃ الفقہاء ابی  
والعلامۃ الشریفین البحرانی سرحی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور معلوم ظاہر منجملہ  
تفسیر اور حدیث اور فقہ اور نحو اور صرف اور کلام اور اصول اور منطق کے  
سوا دیکھتے پڑھا اپنے مرشد والد سے رضی اللہ عنہ اور والد نے جموں کتابین اپنے  
بحالی ابو الرضا محمد سے پڑھیں اور پڑھی کتابین میرزا ہر وی سے پڑھیں جو  
مصنف ابن حراشی مشہورہ درسیہ کے اور میرزا داہلے میرزا قاضی سے آؤتھون نے  
ملا یوسف کو سج سے آؤتھون نے میرزا ہامان و غیرہ سے آؤتھون نے محقق ملا جلال  
درانی سے آؤتھون نے اپنے باپ اسعد و غیرہ تلامذہ علامہ نقی زانی اور علامہ  
میر سید شریف جربانی سے رضی اللہ عنہم علامہ نقی زانی اور علامہ سید شریف  
جربانی کی سند عالمین مشہور اور معلوم کہ لہذا مصنف نے اسکو ذکر فرمایا و اجازتی  
و مشکوۃ المصابیح و صحیح البخاری و غیرہ من الصحاح المعتبرۃ  
التبث حاجی محمد افضل عن الشیخ عبد الاحد عن ابیہ الشیخ علی بن  
عن حیدر شیکھ الطریفۃ الشیخ احمد الشہرانی عن سیدی الطوال المذکور  
فی مقاماتہ و ہذا آخر ما استاذنا ابیہ فی ہذہ السالۃ و العتبات  
انک و آخر اذکارنا و بانیانا اور مکملہ اجازت دی مشکوۃ المصابیح اور صحیح بخاری



# هَدَايَةُ السَّبِيلِ

## شِفَاءُ الْعَلِيلِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مگر دنیا میں مبیحان اوس خداوند وحدت اس اس کا کہ جسے حکم واسطے معرفت طریق باطن  
کے عقل و دلائل غنائت فرمائی اور قرآن شریف سے حکم راہ راست حقیقت کی بتائی اور ہزاروں  
ملکوت اسلام اوس شیعہ یوم القیام واکہ النظام وحبہ الکرام پر کہ جسے ہکو ظلیت لکرائی کفر  
سے بچا لکھ دیت دین اسلام کی روشنی دکھائی اور تعلیم احکام شریعت طریقت سلوک سادات  
الکلی سکھائی بعد اسکے انبیا عرفان واصحاب یقین پر ظاہر ہو کہ ہمیشہ سے فرقہ ظاہر یہ کو علوم باطنیہ  
واسرار عرفانیہ سے نفرت اور حضرات صوفیہ صافیہ سے عداوت نہی کسی نے نہ تکفیر کا حکم لکھایا اور  
جیسی نے طریقت کو خلاف شریعت کہہ دیا تعویذ کو زندقہ ٹھہرایا بیعت سنو نہ کو بدعت نہ سمجھا  
بنایا خصوصاً اس زمانے میں فساد کا پھیلا کہ جو لوگ علم ظاہر و باطن میں کامل و یکتاب و سنت  
کے توبہ پر سبب عامل تھے اونپر بھی اعتراض ہونے لگے کچھ تو یہ لوگ دین اسلام کے مباح  
بات میں رخنہ اندازی کے کائناتے پورے لگے چنانچہ اس فرقے میں کا ایک شخص بخاری لکھتا ہے  
میں جبند مشہور مذاق عرفانی سے کوسوں دور مولوی ابو عبد اللہ غلام علی ساکن حضور نے ایک  
کتاب موسوم تحقیق الکلام فی مسئلۃ البقیۃ والاہیام تصنیف کی اور اوس میں نسبت بنیت والہام

دیگر طرق حضرات موقیہ کرام کے مذمت کی وادہی اور نہایت مہیا کی سے بزرگان دین اور سادت صالحین کو مخالف کتاب و سنت کے ٹھہرایا اور بانگو تشانہ تیر ملاست کا بنا کر اترجہ مموک جواب ان سب خرافات بے معنی اور ہنوت لافینی کا کتاب اقبات الالہام والنبیۃ بادۃ الکتاب والسنۃ میں برچکا ہو لیکن خصوصاً جو ایرادات اس کتاب قول الجہیل کی نسبت اقوال حضرت شاد ولی اللہ محدث دہلوی پر وارو کیے گئے تھے جواب ان اعتراضات کا نام ہدایۃ السبیل لکھ کر بلور شمیمہ کے اس کتاب میں لگا دیا گیا واہل التوفیق بیادہم العتق

### اعتراضات قصوری

یہ بیادون مذہب جنفی شافعی مالکی منجلی بدعت اور مستحدث ہیں تقرار دہا ہل اس کی صحبت میں کچھ اثر نہیں آوے نہ انکے فیض تعلیم سے نازمین جلالت ایمانی اور کیفیت نورانی ہوتی ہو کر نہ اشغال سیری مریدی کی شریع میں کچھ اصل جو اور جو در بارہ بیعت کے قول الجہیل میں مرقوم ہو قلن قوم انما مقصودہ علی قبول الخلفاء وان الذی کفادہ الصوفیۃ من مباہلۃ المستوفین لیس بدعتی معنی پس من کیا ایک قوم علمائے کہ مشک یہ بیعت مخیر قبول خلافت پر اور جو عادت مونیوں کی ہو کہ اپنے مریدوں سے بیعت کرتے ہیں یہ بیعت کی چیز نہیں اگرچہ شاہ دلی اللہ نے اسکا رد کیا ہو لیکن مائل اور نکر سے معلوم ہوا کہ یہ رد او کفار و بوجہ پر اور پورا نہیں کیونکہ قوم علمائے مہمدین جنکے انکار کی فتح طے نقل کی ہے اور انکا دعویٰ کہ نہایت صحیح اقسام بعد وفات آنحضرت علیہ السلام کے باطل متروک ہو گئی الابیۃ قبول خلافت آدفع کا جواب کہ آنحضرت کبھی اقامت ارکان اسلام کی بیعت کرتے تھے اور کبھی نہ نہت بالسنۃ کی اور کبھی عدم سوال پر الی آخر جواب انہو کہ خلافت دعوے کو اور کچھ کہ بیعت اسلام کی خلفا سے راشدین کے وقت میں متروک تھی یہ انکے قول کی تسلیم اور وجہ ترک کی یہ بیان کی کہ خلفا سے راشدین کے وقت یہ لوگ خیر اسلامان کیے جاتے تھے اسی واسطے متروک تھی اس جواب پر یہ اعتراض ہو کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لا الہ الا اللہ

الا یہی نے ایمان اگر اوسے قبول ہی نہیں ہوتا اور پھر کہ اسے کہ غیر خلفائے راشدین کو وقت  
 متروک تھی اسکا جواب یہ دیا کہ اگر خلفاء عالم اور فاسق تھے اسواسطے بیعت امن سے نہ کی گئی  
 اسپر یہ اعتراض ہے کہ کل غلیفہ فاسق نہ تھے عمر بن عبد العزیز نے کیوں نہ جاری کی اگر غلیفہ  
 فاجر تھے تو اور علمای مجتہدین صحابہ عیین تو موجود تھے انھوں نے کیوں نہ بیعت کی معاموم  
 ہو کہ شیخ کے زعم میں بیعت صرف غلیفہ پر منحصر ہو سکتی مرا خدا مدی و خود ہر ام آمدی بہر شخص  
 فرماتے ہیں کہ بیعت ترک بھل القوی بھی خلفائے راشدین کے وقت میں متروک تھی  
 اسواسطے کہ وہ صحابہ تھے او انکو انحضرت کی برکت سے کسی کے ساتھ بیعت کی حاجت نہ تھی  
 راقم کتا ہو کہ اگر صحابہ کو حاجت نہ تھی تو اور لوگ روم و شام و غیرہ ملکوں کے جو نئے مسلمان  
 ہوتے تھے او انکو بھی حاجت نہ تھی اقامت سنت کی کسا حاجت نہیں ہوتی پھر المسلمان  
 حلیک بھی ترک کرنا چاہیے تھا برکت صحبت اقامت سنت کی دلیل جو نہ ترک سنت کی  
 پھر شخص صاحب کہتے ہیں کہ زمانہ خلفائے راشدین میں کیوں متروک تھی اسواسطے  
 کہ خیر تھا اقرار قلم خلافت کا اور اس بات کا خوف تھا کہ اس بیعت کو لوگ بیعت  
 خلافت نہ سمجھ لیں اور فتنہ نہ اٹھے حاصل یہ کہ مارے خوف غلیفوں کے بیعت تو بہ متروک  
 تھی میں کتا ہوں کہ یہ دلیل تو اور بیعتوں کے وقت میں بھی لگتی ہو نینے خلفائے راشدین  
 کے وقت اسی فتنے کے خوف سے بیعت تو بہ کی ترک ہوئی اس وجہ سے کہ زمانہ غیر خلفاء  
 سے لگانا اوراد سپر خاص کرنا ہو جو بلکہ اتنا کافی تھا کہ کل عیین میں اولہ اسے آخرہ  
 اسی خوف سے ترک ہو نین الاسلامیت قبول خلافت پھر کہتے ہیں اسوقت کے صوفیوں نے  
 خرقہ بنانے کو قائم مقام بیعت کے کر لیا راقم کتا ہو کہ خلفائے عباسی کی حکومت شیعہ بھری تھی  
 رہی اسوقت تک صوفیوں نے بیعت کی جگہ خرقہ رکھا اب فرمائیے تغیر سنت کے کیا معنی ہی  
 ہیں کہ ایک سنت کو ترک کر کے او کی جگہ ایک شے مستحدث قائم کر لیں کس دلیل سے اول  
 لوگوں نے خرقے کو قائم مقام بیعت کے کیا آیا یہ بھی کوئی مسئلہ شرعی ہو کہ جب خوف سے

کوئی سنت ہوا انوسے توسنت کو ترک کر کے اس کے قائم مقام کوئی ایسی شواہد ثابت کر لین  
 جسکی کوئی اس دین میں ہوا کسی تفسیر میں کسی نہ طبعی ہجرا کرے بات خون سے تھی تو  
 نہ انت اوخون نے کین کی چاہیے تھا کہ وہاں سے ہجرت کرتے ہاں سنت قائم کر لی  
 وہاں جا کر رہنے اگر ہجرت نہ ہو سکتی تو ہجرت کی استطاعت پانے تک تفسیر کرتے جو چاہیے  
 ایسے طریق سے سنت کو ادا کر کے جس سے وہم بیعت خلافت کا نہ ہوتا تھے دیکھا کہ سعادۃ  
 کے مہم مکتوب میں افان اور فوج سے مانعت تھی مگر مسلمان لوگ پانچون وقت اذان  
 خفیہ دیتے تھے اور قربانی بھی کرتے رہے کیا یہ بھی وہاں سے طبعی ہو کر ایک دو اٹھتے تو ہر  
 دو قائم مقام اس کے کر دین اور کسی تاریخ سے یہ بات ثابت نہیں کہ خلفائے مشایخ کو یہ  
 منع کیا ہو یہ صرف شیخ صاحب کا عذر اور بھائی شیخ صاحب تو خود اور ان کے والد صاحب (رضی  
 مولانا تاد عبد الرحیم صاحب) اس باب میں مبتلا تھے یہ نہ کہتے تو اور کیا کہتے تھے شیخ صاحب  
 کہتے ہیں کہ جب بیعت کی رسم غلیون میں ادا ہو گئی تو موصوفیوں نے فرصت کو غنیمت جان کر یہ  
 مسنونہ جاری کی میں کہتا ہوں کہ شیخ صاحب نے جاری کی کیون فرمایا بلکہ لفظ استحدث کہا  
 چاہیے تھا یا ان شاد عبد الغیر صاحب ماضیے پر لکھتے ہیں کہ حضرات موصوفیہ اس کام کے  
 جاری کرنے میں مصداق اس حدیث کے ہوئے میں اچھی سنئے مرقع مستثنیٰ فکد لغت  
 کندی فان کذا من الکثیر مثل الجورین عمل بقایہ منے جسے رواج دیا میری سنت کو  
 میرے کہ لوگوں نے اسکو چھوڑ دیا ہو پس اسکو ادا نہ کیا تو اب لیگا جنہوں نے اس  
 عمل کیا میں کہتا ہوں کہ لوگ اس حدیث کے مصداق نہیں ہوئے بلکہ انہوں نے تو ہجرت  
 مصریحہ یعنی خرقہ پوشی کو چھوڑ کر ایسا میری مریدی کا طریقہ نکالا کہ مشتبہ بالسنن ہوا اور  
 متروکہ و منسوخہ بالاجلہ کو جاری کرنے والے کے مصداق ہوئے فکد لغت لیکن شیخ صاحب  
 اور انکی اولاد تو اس میں مندرہن قول البطل میں کیا کچھ لکھا ہو جو دیکھنے سے معلوم ہوتا  
 ہے مثل مشہور حدیث الشیخ یحییٰ و یحییٰ تام ہوئی مبارک تصویر کی



ہر چاروں مذہب بدعت ہیں ان کو حالانکہ یہ چاروں مذہب جتنی شامی مالکی حنبلی  
 و افق علی کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے حق ہیں اور حقیقت دین اسلام کی انہیں  
 چاروں میں دائروں میں اور قیامت تک یہی قائم رہیں گے اور کسی کے بدعت کہنے  
 سے نہ ہٹیں گے اور انہیں جو بعض مسائل فروع کا اختلاف ہو یہ کسی طرح منافق حقیقت  
 نہیں بلکہ یہ اختلاف ایسا ہے جیسا صحابہ کرام میں بعض مسائل کا اختلاف ہوا کرتا تھا  
 اللہ باوجود اختلاف کے ایک دوسرے سے بغض و عداوت نہیں رکھتے تھے اور مثل  
 خوارج اور وہابوں کے باہم سب و شتم نہیں کرتے تھے صلحا اور ائمہ دین کی محبت جموایا  
 ہو اور عداوت انہوں نے گمراہی کا نشان ہے یہ چاروں مذہب ان کے ساتھ اس اعتبار سے منسوب  
 ہیں کہ انہوں نے استنباط مسائل فروعیہ کے احکام حلال و حرام میں بڑی بڑی کوششیں  
 اور محنتیں کی ہیں اور کتاب سنت کے کلیات سے ان جزئیات امور دینیہ کے استخراج میں  
 نہایت شغف و اشتغالی ہیں اور ہر ایک نے خالصا و جمہا اللہ کیسی کیسی تحقیق و تفتیش کی ہے اور کس کس  
 کی تلاش کامل اور تفحص بالغ ہے دین محمدی کو رونق دی ہے اس واسطے تقلید ان حضرات کی  
 مسائل فروعیہ معتد فیہا اور احکام اجتہادیہ میں ہم پر ضروری ہو گئی کہ بغیر اسکے خطہ دین کی  
 کوئی صورت نہ تھی اور اصول مسائل منصوصہ کے تو دین محمدی میں ایک ہن تعمیر ہوا ہے  
 سچا ہے صراط مستقیم ما بین افراط و تفریط کے ہر اللہ و اھدینا القراط المسقیم اور پھر ظاہر  
 کہ غیر مقلدی اور لائے ہی اس نملے میں بالکل تفتی فی الدین اور موافق خواہش نفس امارہ کو  
 موجب تخفیف مقلدین ہو کہ جب کسی امام کی تقلید نہیں ہو تو پھر کیا ہو چکا کہ عمل بالاسأل الختام  
 کا فتح باب ہو گیا جو جی میں آیا اور نفس کو سچایا اوسی پر عمل کیا کسی امر کی پابندی نہ رہی بلکہ فورا  
 ہوئی تکلیف شرعی اور حکمتی قید تقلید سے چوٹ گئے آزاد ہوئے غرض کہ مقلد ہو کر حنفی  
 یا شافعی بن جائے اور خاص کسی امام کی رائے اور بعد میں سے متابعت کرنا عین تباہ محمدی و اختیار

طریقہ نبوی پر کہ اصل ان مذاہب یا فرقہ کی وہی قرآن و حدیث و حکم خدا و رسول پر اور حقیقت  
 یہاں محمدین اور ان کے تقلیدین فقہای کا ملین اور محدثین کے سبب قطان شریعت یا سبب  
 سنت ہیں اور انھیں کے ذریعے سے حکو سیدی راہ دین اسلام کی معلوم ہوئی اور ہر چیز کی حلت  
 و حرمت معلوم ہوئی انھوں نے فقہ و حدیث کو خوب حجاما اور اجہاد کی کسوٹی پر دین کے  
 کھولے کھرے کو خوب بچانا انھیں کے طفیل سے مسائل فقہیہ کی تفصیل معلوم ہوئی اور انھیں  
 بیان سے صحت اور ضعف حدیث کا سمجھ میں آیا اور کتاب سنت کے مانع و منوع کو ادا ہی لوگ  
 قرآن و حدیث کو خوب سمجھ گئے اور کلام شائع سے مسائل کے نکالنے میں کامل اور صاحب مذاہب  
 ہو گئے وہی حدیث کے راوی اور ناقل ہیں اور ان میں کی کتابوں کے آج تمام امت سند کیڑی پر  
 اور انھیں کے اعتبار پر مذاکرہ اگر وہ حنفی یا شافعی ہونے کے باعث سنا ذائقہ گراہ تھے  
 تو ان کی زلفایت کا کیا اعتبار امام نبوی فاروقی تو ہی فقہی ابن حجر عسقلانی ابن علیہ  
 محمدی زلیخا ابن قیم جوزی حافظ سیوطی وغیرہم جو بڑے بڑے محدث اور فقیہ تھے اور صدق  
 مثل ان کے بلکہ روایت و روایت میں اسے بھی بڑھ کر سب مذاہب ایہ اربعہ کی طرف متوجہ  
 ہوتے تھے اور اس امر کو بوجہ مصالح و دینی ضروری سمجھتے تھے اگر یہ سب لوگ امر مستحکم اور  
 بدعت کی طرف نسبت کرنے سے بدعتی اور گراہ نہیں تو بلا سے کچھ بدایت والا کون جو یہ  
 کون رہبر ہو بھلا جب حضور پھانے لگین ہوں سچا دامن جان بھر دو اکیس کریں پس  
 ہر گان میں خصوصاً حضرات ائمہ محمدین کو اپنا پیشوا جانے اور حسن نصیحت سے اور کما اتل کر کر  
 اور ان کے طریقہ کو میں طریق سنت سمجھے اور اگر کسی جزئی مسئلے میں کسی ہر حدیث سے ان کو قول کی  
 مخالفت پائی جاوے تو وہاں بلا تحقیق اور تفسیر نقص کتب مسائل کے بدین ہو کر مرانے کے یہ  
 انھیں لوگوں کے حق میں سوز ظنی اور بد گوئی سے بچنے کی واسطے حق تعالیٰ نے ہم لوگوں کو اسطرح  
 دعا مانگنے کی تعلیم فرمائی ہر ربنا اعقر عقرتنا وکفرنا اننا الذین نسبقوننا بالایمان ولا یحضرنا  
 فی قلوبنا غلا الذین امنوا ربنا انک رؤوف رحیمو ایسے اور بدو گراہ کے بخش ہو کر رہا

جہانوں کو جو ہم سے سابقہ ہے ایمان میں اور نہ کہ چاروں دونوں میں منوں کی برائی کا لگاؤ اور بے فکر  
 ہونا ہے جو ہر ان رحم والا اسی لگا ہوا ہے ان حضرات مجتہدین کی شکر گزاری و وجہ سے حدیث شریف  
 واجب ہوئی کہ **لَوْ شِئْتُ لِمَا سَلَّمْتُ لَشِئْتُ لَإِلَهِهِ** یعنی جو لوگوں کا شکر گزار نہیں وہ اللہ کا بھی شکر نہیں کرتا  
 میں میرے اسان کا کتنا بڑا حق شکر ہو کہ انہوں نے ہماری ہدایت کی اس لئے سچے مسائل میں  
 کسی کیسی کو شین کہیں کہ ہلکی برکت تقلید سے ہزاروں مرتبہ ولایت کو پایا اور لا کھوں کروں  
 کو پابندی نہ رہے فیض تعلیم سے منزل قریب تک پہنچایا **قَوْلُهُ** فقر اور اہل ان کی تائید  
 عبادت میں کیفیت نورانی پیدا نہیں ہوتی انہیں تو قصوری صاحب انظار بدیسی ہر شیک اہل  
 کی محبت میں عبادت کی اور ہی لذت ایمانی اور کیفیت نورانی ہوتی ہوا سوا اس کے کہ صحابہ کرام  
 آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضور و محبت کے فیض و برکت سے ایسی توجہ دلی و اطمینان قلبی  
 کے ساتھ نماز میں مشغول ہوتے اور عبادت کرتے کہ دشمنوں کو تیرہ دن میں کس جگہ اور فرج کھارے  
 زخم پر زخم کھاتے یا ایندہ فوطا حلاوت جب تک نماز سے فارغ ہوتے اپنی حالت کی طرف توجہ نہ کرتے  
 یہ قصہ ابو داؤد میں موجود ہے جس کا جی چاہے دیکھے مگر قصوری صاحب تو اس طرح کا خیر عرصہ و حضور  
 و شل الی ان کے بھی خواب میں بھی نہ کیا ہو گا یہی نشا انکار فیض محبت کا ہوا فیس صد افسوس  
 ایسا انکار بھی نہ چاہیے کہ جس انکار کرامات و ایوار ان کا لازم آوے اب اس زمانے میں بھی  
 ہزاروں صوفیہ کرام کی ایسی حالتیں چشم خود ملاحظہ کی ہیں بلکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہو اپنے نور  
 محبت سے سنور کرنا ہوا اور ان کے دل جان کی روح پر تجلی خاص کا یہ توڑا تھا جو چنانچہ اللہ تعالیٰ مثال نور  
 کی بیان فرمایا **وَكَانَ نُورًا مُّسْتَنِيرًا وَكَانَ نُورًا مُّسْتَنِيرًا وَكَانَ نُورًا مُّسْتَنِيرًا وَكَانَ نُورًا مُّسْتَنِيرًا**  
**مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا** یعنی جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے مخرج نکالے گا اور جو اللہ سے ڈرے  
 کرنا ہو ان لئے نور سے جس کو چاہے اسی اور بھی محبت کے برکات و فوائد عبادت میں ہمہ جہت سے ثابت  
 ہیں آنحضرت فرمایا **مَثَلُ الْخَلِيلِ الْأَخِيصِ كَمَثَلِ الْمَسْكِينِ الْيَتِيمِ** اے امان یحییٰ یا ک و اما ان تتباع  
**بِنَهْ وَأَمَّا أَنْ يَخْبِدَ مِنْهُ رَجُلًا طَيِّبًا فَتُفَقِّحَ عَلَيْهِ مَعْنَى مَعْبُودِيَّتِهِ** معنی معبود کی مانہ محبت

مشک و دھن کو جو پاگل و کچھ بیٹھے گئے تھے یہ نصیب ہو گیا یہ حدیث مروی ہے جو بخاری اور مسلم میں اور غیر وہی حدیث بھی صحیحین میں وارد ہے **قَسَمُ الْقَوْمِ** کہ یحییٰ بن یساف نے معنی ذکر ابن عبد اللہ ایسے لوگ ہیں کہ کہ تمہیں اونکا فیض و برکت صحبت پر نصیب ہو و محروم نہیں ہوتا اگر قصوری صاحب اس پر اطلاع ہو تو ہرگز اس تاثیر صحبت بزرگان دین کی انکار نہ کر بیٹھے ظاہر ہو کہ اہل غفلت مردہ دل کی نماز کو اہل اندر نماز کی نماز کو ساتھ کچھ نسبت نہیں جیسا کہ غافلون کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ** یعنی عذاب الہی کی خرابی اور تباہی ہوا دن نماز کو اپنی جو اپنی نماز کی کیفیت غافل ہیں وہ اہل اللہ کے حق میں ارشاد کرتا ہے **قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ** الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ یعنی بیشک کیا بے حد ایمان والے جو اپنی نماز میں خشوع کر رہے ہیں انتہی پس انداز و نون آیتوں کے مفہوم کو بخیر تدبر دیکھنا چاہیے کہ حق تعالیٰ نے غافلون کی نماز کو ویل اور تباہی کا سبب فرمایا اور خشوع کرنا ان کی نماز کو فلاح اور کامیابی کا فضا ٹھیرایا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **إِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْشَعُ مِنْ صَلَاتِهِ** وَلَوْ كَلَّتْ لَهُ مَشْيَا إِلَّا تَصَفَّاءَ إِلَّا تَأْتِيهَا حَتَّى قَالَ لَا عَشْرَ هَآئِهِ خَدَا كَابِدَ نَازِرٍ حَكَرَ فَاغْ هَآئِهِ اَوَامِكُ نَافِرًا هَالٍ مِنْ نَازِلَةٍ ثَوَابٍ کبھی آدھا لکھا جاتا ہے اور کبھی تہائی یہاں تک فرمایا کبھی دسواں حصہ رہا کا **أَحْبَابُ لَشَيْءٍ نَظَرٍ** ہو کہ یہ کبھی مٹی ثواب کی بعلت غفلت زیادہ خشوع و حضور نمازی کے ہر دورہ سبب ہر توبہ سبب ہوگی برابر ہیں ان خصوص پر اگر قصوری صاحب کو آگئی ہوتی توبہ جیسے یہ عمر امن نہ کر بیٹھے **قَوْلُهُ** شہادہ پیری مروی کی شیعہ میں کچھ اصل نہیں انہی حال کے ایک دعویٰ محض غلط ہے اکثر اشمال اور ادھر وہیہ کر کے اذکار قرآن و اعمیہ وغیرہ ہیں اور مراقبات کے حکم خصوصاً بت میں جیسے دل کو نورانیت و حیات بنی حاصل ہوتی ہے اور رجوع الی اللہ و انابت الی الخلق و خشیت و تذلل پیدا ہوتا ہے مراقبہ محبت مراقبہ قربت مراقبہ سمیت اکثر آیات قرآنیہ و ثابت ہو جیسے **وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ** یعنی وہ اندر تمہارے ساتھ ہے جو ان کہیں تم ہو اور آیت **وَحُكِّنَ إِلَيْكُمْ أَلْوَيْ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ** یعنی ہم انسان کی طرف کسی رگ جان سے زیادہ قریب ہیں اور آیت **قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ** یعنی کہہ دو محمد و اللہ کے

ہے پر واپس تصور ہی نہ کیا تھا اس حال میں کہ اگر مصوفیہ کو بے اصل گنا صرف نشانجاہالت اور تعلیمی کا  
 سبب ہو آئین کوئی تنگ نہیں کہ کوئی امر بدی اور مجہد کسی قوم میں مرنے ہو مگر غلطی تہ نہیں  
 رکھتا اور نہ اسے ایک جہ کو برائے نہیں بلکہ وجہ ضلالت اور ضلالت شریعت ہو مصوفیہ کا ایجاد ہوا  
 کسی اور کا احداث آن البتہ بدعت حسنہ جو سید دین در باعث عمل خیر اور نفع و حصول الی اللہ  
 بشرطیکہ شریعت میں اسکی مانفت نہ آئی ہو اور اسکا کرنے والا شایع ہوگا اور اس حال میں کہ اگر مصوفیہ  
 کے جسے انقطاع و قیل و خشیہ و نذلل و فاعت و توکل و انابت استقلال و تقویٰ و حجابہ و حج  
 و تحلیہ دل و تزکیہ نفس وغیرہ من الکمالات الانسانیہ حاصل ہوا ہے کہ کتاب سنت ثابت ہیں اور  
 اصل انکی شرح میں وجود ہو پس بنی ان سبب امور معمولہ مصوفیہ کا ہدایت و ارشاد ہو سچا ہے امر  
 بدیہی البتہ کا اسکا طرح القادح ہو قولہ اس جیت کے انکار میں اکثر ایہ دین بھی کتاب الخ  
 کہ ساتھ میں انرا وہ اس جہوت کا کیا کہنا تصوری حسا اکثر کو تو جانے دین یا یہ دین میں سے  
 دو ایک کا ہی نام بتلاہن کہ کوئی اس انکار بدیہی میں اور انکار یک ہو مگر کوئی اور انکار شریعت  
 فقط اس عبارت قول الجہل کو دیکھ کر قلن قوم انہما متصورون علی قبول الخ لا فک  
 یہ دو امور اگر ٹھیکہ اور غریب ہی عوام کیوں اسے اپنی طرف سے قوم کے معنی قوم علماء مجتہدین کے لیے  
 یہ کوئی دلائل ہے اگر نہ کہ نہیں کوئی عالم مشہور یا مجتہد جو توبہ بالضرور کوئی نہ کوئی منسرب یا  
 شامیر ہر مہیشہ ہے کسی امت یا حدیث کی تحت میں اس انکار کا ذکر کر دیتے اور مخالف کا  
 نام لکھ دیتے اور بالضرور کسی نہ لکھا ہی تو وہ ادن لو کو نہیں ہو جنکو فن حدیث سے کچھ وابستہ نہیں  
 اور تصوری حسا کی طرح انہم علم و قاصرین اس قوم بے علم و جہل الاسم نے تو سوامی ہمت خلافت  
 کے تمام اقوام ہمت کے وجود سے انکار کیا ہے اور تصوری صاحب و شک قول کی یوں دلیل کرتے ہیں  
 انکا دعویٰ یہ ہے کہ نبیت جمیع قسامہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باجماع متروک  
 ہو گئی الابیہ قبول خلافت اور شیخ کا جواب انہو کہ خلاف دعویٰ ہی حال انکا تصوری صاحب  
 نہ کوئی منکر کوئی تحریر دیکھی اور نہ انکا کوئی دعویٰ سنا ہے حضرت شامولی اللہ صاحب نہ کوئی زبان

باطل و دعویٰ سکر فطرت قوم لکھنا اور خود ہی اس قول مردود کا رو کیا قصوری صاحب نے مذکورہ  
قول لکھنا نہ سنا یوں ہی اپنی طرف سے ایک مطلب تراش کر ثناء صاحب نے زیر دستی لڑائی باز دھڑکی اور  
اؤ کو الزام ملا یلزم دیا حال آنکہ ثناء صاحب کی ظاہر و باطن یہی مستفاد ہوتا ہے کہ اس طائفے کو جو  
اقسام بیعت و جود سے انکار ہوا اس واسطے اوسکا رد کر دیا اور نہیں معلوم کہ قصوری صاحب کیا سمجھ کر  
شیخ کے جواب کو خلاف دعویٰ بتا رہے ہیں اور چھوٹا منہ بڑی بات اور کئی نسبت لفظ لغو کہتے ہیں  
کہ ان قصوری بیعت نہ آگاہ اور کہ ان حضرت ثناء ولی اللہ آیتہ من آیات اللہ مگر اس کہنے سے کیا  
ہوتا ہے سنگ بڑا صل کا قیمت گو ہر شکستہ طعن خفاش کا رونق خورشید بردہ قول صاحب  
یہ اعتراض ہے کہ کل خلیفہ فاسق نہ تھے عمر بن عبدالعزیز نے کیوں نہ جاری کی انہم اصل جواب کا یہ ہے  
کہ خلفائے وقت میں بیعت متروک نہ تھی جاری تھی پھر جاری کرنا چاہی مگر بارگاہ تحصیل حاصل اعلام  
معلوم تھا صاحب کرام نے اول ابو بکر صدیق بعد از ابو عمر فاروق بعد از عثمان فی النورین بعد از  
علی مرتضیٰ رضوانی علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی مگر ثناء صاحب کو خلفائے راشدین کی خلافت  
اور بیعت بھی انکار ہو دیکھو سید سیرین اس کے کہ یہ کواستخین منکرین خلافت خلفائے اربعہ کو حق بن سیر  
تلاشے ہیں فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ یعنی جن لوگوں نے انکار کیا  
بعد کے سودو لوگوں فاسق ہیں انتہی اگر کوئی یہاں کہے کہ یہ بیعت قبول خلافت کی تھی یعنی محمد باقر  
کرم نہادت نکرتے اور گفتگو انکار کی تو بیعت تو بہرین ہر سو ہم اس کے جواب میں روایات کتب حدیث  
پیش کرتے ہیں اہل انصاف کو معلوم ہو جائیگا کہ حق بجانب ہے جو دنیا پھر صحیح جاری میں وارد  
کہ عبدالجہن رضی اللہ عنہ نے وقت خلافت خلیفہ سوم کے بمشورت صحابہ رضوان اللہ علیہم حضرت علی  
کو خلیفہ مقرر کر دیا اور بیعت کے وقت یہ کہا اَبَا بَعْرُكَ عَلٰی مُسَلِّمَةِ اللّٰہِ وَ مُسَلِّمَةِ رَسُوْلِہِ وَ اَخْلَیْقَتِہِ  
مِنْ اَبْدِیٰہِ یعنی میں تیری بیعت کرتا ہوں کہ اب خدا و سنت رسول اللہ طریقہ شیعین پر اور رہتا  
امام محمد مروی ہے اَبَا بَعْرُكَ عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ وَ سُنَّةِ رَسُوْلِہِ وَ سِیْرَةِ اَبِی بکر و عُمَر  
یعنی میں تیری بیعت کرتا ہوں اور کتاب اللہ سنت رسول اللہ طریقہ ابو بکر و عمر کے امتیابی ہے

بیت کا ان مایہ تینوں ذکر پر ظاہر ہو کہ وہ بیعت تقویٰ پر خلافت وغیرہ امور شرعیہ سب اس میں داخل ہیں اس لیے اگر کوئی یہ کہے کہ جو بیعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ تک کرتے رہے وہ اسلام اور جہاد کی بیعت تھی اور جو بیعت توبہ تھی وہ بعد ہجرت کے ترک ہو گئی میں یہ بیعت جو شائع صوفیہ میں مرقن ہر سنت مستفیضہ و نہی سویہ گناہوں کا جہل و نادانی پر معمول ہو گا اس واسطے کہ اگر مطلق بیعت بھی لیا و سے تو وہ بیعت توبہ سے خارج نہ ہوگی بیعت توبہ میں توکل اقسام بیعت داخل ہیں بیعت توبہ کیا ہو (سب گناہوں سے توبہ کرنا اور اور امر شرعیہ کی تعمیل کا وعدہ کرنا) اور یہی بیت اسلام بھی ہو کہ اس میں شرک و کفر و دیگر گناہوں سے تائب ہونا اور بجا آوری احکام شرعیہ کا بند کرنا اور اس واسطے بیعت جہاد بھی ہو کہ اس میں ثبات و صبر و استقلال کا اقرار کرنا اور باغی و ملوثہ فروع باغی اور میدان جنگ میں بھاگ جانے سے بیزار ہونا جو سب بیعت توبہ کا رکنا ثابت ہو جائیگا تو بیعت مطہرہ کا ترک بھی لازم آئیگا حالانکہ یہ مطلق بیعت نہیں قرآنی اور حدیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ جس تفرقہ کرنا بیعت نہیں کہ بعض سنت ہو اور بعض بیعت جیسا کہ قصور کیا گئے جو ایسے ثابت ہوا جو باطل ہو گیا بیعت اسلام بیعت توبہ بیعت تقویٰ سب ایک ہی چیز ہیں اور بیعت جہاد انکی ایک فرد ہو اور سوا اسکے اور اقسام کی چیزیں بھی سنوں ہیں اور ہر زمانے میں باغی رہیں چاہے صحیح بخاری میں ہو صوفیہ و مائتہ کبیرہ علی اقام الصلوٰۃ و صومہ باب الکیفۃ علی اتمام الزکوٰۃ و صومہ باب کیف یباع الہما المائتہ اس باب میں بہت سی حدیثیں ہیں جو قسم کی بیعت کا اس میں ذکر و شائع ہوا اور دینی معاملات میں کسی کی ماموریت نہ ہو اور مسلمان بھائیوں کو خیر خواہ رہنا اور مطابق کلام اللہ و سنت رسول اللہ و سیرت جلالی راہدہی کے عمل کرنا اس باب میں بھی معلوم ہوا کہ امام بخاری نے ذکر کیا ہے اس میں امام کے ساتھ بیعت کرنی سنت ہو اور نہ جلدی ماضی معنی شرح منوطا میں ہو یا مائتہ کبیرہ علی اذکار الہما و ذکر الکیا و غیر ذلک من احکام الشریعہ اور اس باب میں جو تونگی بیعت کا بھی ذکر ہو جس بیعت مرقن خلافت و اسطفاص نہ ہو بلکہ عام ہو جیسا کہ مذکور ہو چکا اور یہ بیعت توبہ و استغفار کی جو حدیثات فیہ میں مولیٰ ہو امل کیا

اوسى سنت نبوى سوانثى ہوا ميونٹے سوسى شرح مولائے باب مذکور میں سطور ہر وفیقہ کلیل علی  
 اَنِّ الدِّعَةِ غَيْرُ مَقْصُودَةٍ عَلَى قَوْلِ الْخُلَافَةِ وَالَّذِي يَقَاهِدُ كَمَا مَشَاهِرُ الصَّوْفِيَّةِ لَكَ  
 وَجْهٌ مِّنْ مِّنْ دِلِّ اِذَا سَابَتْ بِكَ مَبِيتُ مَرْفُوعَةٍ مِّنْ مِّنْ دِلِّ اِذَا سَابَتْ بِكَ مَبِيتُ مَرْفُوعَةٍ مِّنْ مِّنْ دِلِّ  
 ہوا سوا کو کیے شریعت میں اصل لیا تھا ضروری اور اس کی تشریف میں بھی جائز تھا کہ سو قیم مبیعت کی کجی  
 ہو اور ایسا عمدہ بیان کیواسطے جو وعدہ ترک ماضی بجا آوری احکام شریعہ کی جتنی کمال کی طرف وادہ  
 عطایا جز عظیم ہو وہ آیت یہ ہو وَمَنْ اَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهُ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا مِّنْ  
 جس پر کیا کام سپرد سنے اللہ تعالیٰ سے عہد بیان کیا تھا پس غم غم کیا اور سکو اللہ تعالیٰ بڑا نوا  
 اور ظاہر ہو کہ بنا کا غنا بیعت کی نیابت پر ہوا ہے پیر سے معاہدہ کرنا گویا خدا و رسول سے معاہدہ کرنا  
 ہو اور عطایا شریعت ادا یاں طریقت نائب سول اللہ و وارث انبیاء ہیں اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 بھی تعالیٰ کی طرف نائب ہو کر مبیعت لیتے تھے چنانچہ یہ آیا کہ یہاں پر نص صریح ہوتا اَنِّ الدِّينَ يَبْتَاعُ  
 اَنَّا يَبْتَاعُونَ اللّٰهَ اَيْدِيَهُمْ قُوًى اَيْدِيَهُمْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ  
 کرتے ہیں اللہ سے ہاتھ لگا کر اور اگر صاحب قول بحمل کا طرزا اختیار کیا جاوے تو حواج  
 کہ بعد مطلقا راشدین اکثر خلفا فاسق گذرے ہیں اور جو پر ہیز گار شہور تھے اونسے بھی سنتوں میں تصویر  
 ہوتا تھا چنانچہ بعض خلفا وقت رکوع و سجود کے بعض کبیرات نہ کہتے تھے اور بعض نماز کو اول وقت نہ پڑھتے  
 جبکہ صلوات سنتوں میں ایسی سستی ہوتی تو کیا تعجب کہ اس سنت بیعت میں بھی سستی آگئی ہو اگر اللہ  
 کسی غیر غلاما راشدین میں کسی سنت میں سستی کی ہو تو کیا وہ سنت اس واسطے سنت نہ رہی اور کیا  
 حضرت رسالت کا قول فصل عمر بن عبدالعزیز کی تصحیح کا علاج ہو فَاَسْتَغْفِرُكَ بِكَ وَالْحَمْدُ لَكَ  
 قول معلوم ہوتا ہے کہ شیخ کو نرم میں بیعت نہ تھی بلکہ برتنہ صریح مراد خدا کی خود بام آدمی الخ افسوس  
 شیخ تو اس حترض کو بخوبی رفع کر دیا ہے مگر قصوری صیبا کو مبیعت تصویر ملاحظہ کے کچھ یا نہیں تھا شاہ  
 فرمایا کہ بیعت سے قے کا خون تھا شاید لوگ بیعت خلافت کا گمان کرتے تو غلط وقت دشمن ہو جاتا  
 میں احتیاطا علما اسکو ترک کر دیا اب حترض صیبا کو چاہیے کہ آئندہ اس جواب کو یاد رکھیں جسجا صریح



مرغمانہ بی خود بلام آدمی کے یہ بیت چڑھا کر بن سہ شد غلامی کہ آب جہاں و آب جہاں غلام پرورد  
 قولہ اگر صحابہ کو حاجت نہ تھی تو اور لوگ جو روم و شام وغیرہ ملکوں سے اکسلسان ہوئے تھے کیا ان کو بھی  
 حاجت تھی یا غم پہلے تو صحابہ کرام کا ترک تاریخ حدیث بتلایا تھا انہاں روم کو رسول کا ترک بھی نہ تھا  
 رسول کا ترک کرنے سے سنت ترک نہ کی تو قولہ السلام علیک کہ کرنا چاہیے تھا انہاں داہ کی حاجت اب ہے  
 اس کا رزم آتا ہے کہ شلا بس ادا می نماز تہجد میں غفلت ہو جاوے تو وہ اوقات چنگا نہ کی سنتیں بھی چھوڑ  
 دوس کے مثل مشہور بھی یا دوسری ماکہ بدر ترک نہ کرے گا بلکہ اس کو ترجیح میں یہ ہندی مثال کافی ہے  
 سا با تا دیکھیے تو وہاں دیکھیے یا نہ اگر ہی قاعدہ تصویر صاحب کا جاری ہو جاوے تو نہ رفتہ کلیات نہ  
 میں جنہیں ترک کر سبیلان غیر سبک نہ ہو جاوے قولہ برکت صحبت کاست محبت کی دلیل ہے ترک سنت  
 تصور کیا صاحب کو سمجھا چاہیے کہ بیعتا دن سنتوں میں سے نہیں ہے جو روز رو کیا و بلکہ اگر عمر میں ایک ہی ترک  
 کر ہی کفایت کرتی ہو مگر یہ کہ اگر برکت صحبت نبوی انصیب ہوئی تھی اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 اتھ پر محبت کر کے فیضیاب ہو چکے تھے پھر ان کو وہ سر سے بیعت کہنے کی کیا حاجت رہی سہ سارے  
 سورج کے شعل کا جلا نا ہو محبت قولہ بلکہ اتنا ہی کافی تھا کہ کل پتہ میں من اولی الی آخر اسی  
 عربوں دینی خوف فقر و فتنہ و فساد سے ترک ہوئیں الا بیت قبول خلافت انہاں کے انہاں تصویب  
 ہے حق بات ٹھکی سیرا مت صاحب قول الجمل کی جو کہیں نہ کہ وہ اسم با ستمی ولی اللہ ہیں بیعت عرب  
 انہاں سے ملائی سنت بیعت کو ترک کر دیا تھا اور یہی شاہ صاحب فرمایا جو اب ساری بیعت مت فرض ماب  
 کی تو ٹھہری آئندہ ہرگز بیعت کو بدعت نہ کہیں سے مدو شود و سبب غیر گرضانوا قولہ صوفیوں  
 نے بیعت کی بجائے خرقہ رکھا انہاں قبول بعض محدثین تحقیق کے ثابت ہے کہ خرقہ خیر القرون میں جاری ہوا اور  
 اصل مکر خیر القرون میں رواج ہو ملائی تحقیق کے نزدیک داخل بدعت نہیں ہوا علامہ جلال الدین سیوطی  
 نے اتفاقاً الفرقۃ بوصول الخرقۃ میں اور ملا علی قاری نے موضوعات کبیر میں دلخ خرقہ کو خیر القرون  
 ثابت کیا جو از خیر القرون تبع تابعین تک وہ نہانہ ہو کہ جسکے خیر ہوئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہی تو تصویر ماب کو اس تحقیق سے خبر نہیں دے ایسی جہات مکر بیعت پس خیر القرون کے لوگوں کہ

اہل بیت ٹھہرا اور ان کے راج کو بدعت قرار دینا خواجہ کا کام ہو اور اگر خیر القرون سے قطع نظر کر رہے  
 اور روایات مذکورہ کو صحیح نہ سمجھیں جیسا کہ بعض محدثین کا قول ہوتا ہے مٹانے سے پہلے ہم اللہ سے یہ  
 ام خالہ اور سزا سے استعنا کیا کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام خالہ کو کوئی غایت قرار  
 اور معاد کو جبین کی طرف روانہ کیا تو عامہ بنایا قولہ چاہتے تھے کہ وہ ان سے ہجرت کرتے ان سے اور سو  
 دہا اسلام تو غلط وقت کا ظہور تھا اور جو مخالفون کو ملک تھے وہ دارالحرب تھے پس ایک سنت کی بنا پر دارالحرب  
 کو چھوڑ کر دارالکفر میں جانا اور ہزاروں قہامت اور سیکڑوں حبشیہ کے ارتجاس کو کوئی مسلمان پسند  
 نہ کرے گا کیا عجب کہ اس وقت خدا خواستہ تصویریں صاف ہوتے تو قوت اسکا دیتے قولہ اگر ہجرت نہ ہو  
 تو ہجرت کی استطاعت پانچ تھی کرتے اور چھ چھپ کر ایسے طریق سے سنت ادا کرتے جس سے وہ عین عت  
 کا بیڑا قائم رہتا اگر کوئی کہے کہ وہ لوگ ضرور چھپ کر معیت کرتے تھے تو قسوری جیسا کہ اسکا جھٹلانا  
 چہرہ کی بات کو سوائی عالم الغیب کے کون جانتا ہی ان کی کو غیب کا علم ہوتا البتہ وہ اثبات یا انکار کا  
 کر سکتا ہو ایسا تو سوائی حقیقی کے کوئی نہیں معلوم ہوتا پس اسکا علم خدای کو ہو چونکہ اس معاملہ میں  
 خوف تھامتھی لوگ چھپاتے تھے جب اس وقت کو مانگوں کو خبر نہ ہوئی تو آج ہزار سال کے بعد ہر گز  
 اونکا معلوم ہو جاو کہ وہ بیعت کرتے تھے یا نہیں اگر ہم فرض کریں کہ ان لوگوں نے خوف حکام وقت سے  
 بیعت کو چھپا دیا تھا تو بھی اس پر شرعاً کچھ الزام اور مواخذہ نہ ہوگا اس واسطے کہ یہ ترک سنت کا مذکر  
 بلکہ ترک سنت غیر منکرہ کا بلا غدر بھی قابل الزام و ملامت نہیں ہو سکتا اور یہ جو تفسیر کا ارشاد ہوا ہے  
 اؤ کوئی ثابت کرنا چاہیے کہ بیعت واجب تھی اور وہ لوگ درپردہ بھی نہ کرتے تھے وَاِذْ لَکِیْنِ فُلَیْکِیْنِ  
 کیا یہ بھی دعویٰ ہے کہ ایک جانب تو دوسری دو قائم مقام اس کے کریں اور وہ تصور یہ صاحب امتیاز  
 بھی نہیں جانتے کہ حکیم مطلق نے دین محمدی میں بہ نسبت اہل یون کے کس قدر سہولیت رکھی ہے  
 اور آسانی کی ہے کہ ہر چیز کے بدلے دوسری چیز بتادی ہو مثلاً اگر بانی نہ ملے یا اپنی موجود ہو کر اسکا  
 استعمال نہ کر سکے تو تم جانہو اور قرآن مجید یا دھو تو صرف سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا نماز  
 کافی خواہ جو قیام نہ کر سکے تو بیٹھ کر اور جو بیٹھ نہ سکے تو لیٹ کر نماز پڑھے اور صنعتیہ العبر روزہ نہ کر

توفیر اور اگر اسے اور نماز کے وقت مسجد پاس ہو تو تمام زمین مسجد پر اور بھی شریعت میں ایسی بہت حدوں  
 بدل کی ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ طب روحانی میں بہ نسبت طب یونانی کے زیادہ آسانی رکھی گئی ہے  
 حق تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا جَعَلَ عَلَيْكَ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ یعنی اللہ نے دین میں تم پرنگی نہیں کی جس سے  
 جہانی میں اصلاح برہی کیو اسطے اطباء نے بدل تجویز کیے ہیں اور علاج روحانی کے ایک حکم حقیقی سے نفع و صحت  
 بدل کیوں مقرر فرمایا ان دوا کے بدل و تیسرے میں ہمارے کچھ اختیار نہیں چکیم کا کام ہے قولہ اگر کسی  
 تواریخ سے بھی ثابت نہیں کہ عالمائے کسی مشائخ کو بیعت کرنے سے منع کیا اور انہر جب تک رسم بیعت غلیظ نہ  
 جاری تھی اس کے خوف سے دوسرے کی اتھ پر بیعت نہیں ہوتی تھی اور جب غلیظوں نے رسم بیعت کو ترک کر دیا  
 اور بیعت او کی رسم نہ رہی تو لوگوں کو اس کام سے کیوں منع کرتے پھر بھی جس کے ہاتھ پر بیعت جماعت کثیر کی  
 ہوتی تھی تو حکام اسے بخون نشہ دشمنی رکھتے تھے قصوری سے منسوب بالکل تاریخ سے داللت نہیں آتی  
 اندر شاہین یہ واقعہ گذرا ہے اور تاریخ سے بھی یہ امر پید ہوا کہ حضرت شیخ نظام الدین معروف مسلمان ادا ہوا  
 کو اتھ پر جب لاکھوں مسلمانوں نے بیعت کی اور اس کے متعقدین کی جماعت کثیر ہوئی تو بادشاہ وقت کے  
 دل میں خندہ گذرا اور ایک کتاب شیخ کا دشمن ہا قولہ شیخ صاحب قہر و ارادہ و فکر و الدوا و اس بلات  
 قتلا تھے انہر یہاں تصویر سے صاحب کا تصور ارادہ کی عقل کا تصور کس سے بڑھا و دایہ و دیکھا چاہیے کہ ایسے بڑے  
 فوج کامل اور عمدت و قرآن کے عامل کو گرفتار کیا کہ دیا اور بیعت سنو نہ کو ایک گمان فاسد و طریق ماسد میں  
 بدعت مذمومہ قرار دیا اور اپنے رسالہ تحقیق الکلام میں لکھا کہ لکھ بسم اللہ کہنے والے کو کفر کا فتوا دیا اور دنیا پر  
 لکھا کہ اگر کوئی کیسے آگے لکھا کہ لکھ لکھ اور اجازت کے کہ بسم اللہ جیسا کہ عام رواج ہے کہ کہتے ہیں بسم اللہ  
 یہ کہنہ والا کافر ہو جائیگا پس کئی بیان تصور جیسا کہ پوچھے کہ بسم اللہ کہنے سے اور سنت پر عمل کرنے سے آدمی کافر  
 اور بدعتی ہو جائیگا اب ہر ایت کس چیز میں باقی رہی رہتا کہ لا یخرج فلو لم یبعث لہد یتنا قولہ  
 میں کہتا ہوں شیخ صاحب دوا جاری کی کیوں فرمایا کہ لفظ استحدث کہنا چاہیے تھا انہر حالانکہ عبارت شیخ کی یہ  
 رسم سنو نہ جاری کی اگر لفظ استحدث لکھتے تو یوں عبارت ہوتی کہ رسم سنو نہ استحدث کی بھلا  
 سنو نہ بھی کبھی بدعت ہوتا ہے مرنے کے بعد اصل گھبراہ دم داور بیعت سنو نہ کوئی چیز ایسا کہ اسو کرکے بھی

جس میں یہ دلیل کہ قصور و عیسا کی اصلاح بھال رکھی جاوے کہ کچھ سنت ہو اور کچھ بدعت سمجھ کر نہ لیں ایک ہی چیز  
 سنت و بدعت کہنا یا ناکام نہیں قولہ سنت متروکہ اور منسوخہ اجماع کو جاری کرنا ایک ہی مقصد اور  
 ہر دوے ان دو قصور عیسا کے بھی نہ تھا اجتہاد ہوتے ہیں اور عیسا عیسا تک برائی خیالی بیچ بولتے ہیں یہ تو  
 فظن و قیاس کی سنی (قوم علمای مجتہدین نہیں کیا) لکھے ہمارے پرانی پڑھایا (اکثر اہل اس مکتبہ بیت میں ہے  
 ساتھ میں) اور پھر یہاں پوچھا کہ جو طبیعت جو لانی برائی تو لکھ دیا بدعت سنت منسوخہ اجماع (یہی دلیل  
 و عود کے آدمی دروغ و کھانا ہو اگر دعویٰ صحیح ہو تو کسی عالم متبرک کا قول نقل کرتے اجماع یا اکثر اہل اس  
 اتفاق ثابت کرنا تو امر محال ہے کیسے اعتراضات لائینی سے تصور عیسا صاحب کا مبلغ علم معلوم ہو گیا کہ عیسا  
 اور انہی میں کامل ہیں اور برتر گان ہیں کو برائے میں کیا کیا تاکہ برحکم لکھا ہو کہ شاہد ہے کہ قول اجماع کو  
 کثرت و شریک ہے ہمارے ہی انفرادی لکل یہ تمام بجا اور گمان نہ رہا ہو کہ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ وہ شخص  
 کہ جسے سب پہلے اجماع سنت اور توحید کا جہ ہندوستان میں بوجہ او آج تک یہ شخص جامع علم عالم  
 کا سرزمین ہند میں پیدا نہیں ہوا ہو کہ کسی نے مثل او کے رد و شرک بدعت اسیامی سنت میں کوشش نہیں  
 شاہ صاحب کا علم و فضل و تجربہ دانی و کمال اجماع سنت اور انکی تصانیف کے دیکھو سے معلوم ہوتا ہو خاص کر  
 حجتہ اللہ البالغہ دعتہ الحمید و انصاف و نفیات کو مطالعے سے یقین ہوتا ہو کہ یہ شخص ایسا فاضل نہیں رکھتا تھا  
 تو کیا مستدین بھی کوئی ایسا کم گزرا ہو گا اس بارے کے سبب اسی خاندان کے خوشہ چین ہیں انھیں سے  
 فیضیاب ہونا اور انھیں پر اعتراض بجا کرنا کفران نعمت کی علامت ہے ہم سب مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسی شہادت  
 دینے الفت و محبت رکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اَرِنَا نَبِيَّكَ وَجْهًا  
 مِّنْ نَّحْبُكَ مَنی ای پروردگار تو ہمیں اپنی اور اپنے دوستوں کی محبت نصیب کر قولہ اس آیت سے  
 معلوم ہوا کہ کوئی سوا اللہ کے کیسے دل میں توبہ لے سکتا ہے حال آنکہ مفسرین اس آیت کا یہ ہو کہ جو  
 اللہ گمراہ کرے اس کا کوئی ہادی نہیں دیکھ یہ بات حق ہے کہ جسکی قسمت میں گمراہی لکھی گئی وہ کبھی ہدایت  
 نہ پائے گا مگر اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ انبیاء و اصفیاء و اولیائے خالصت کو کچھ ہدایت حاصل نہیں ہوتی دیکھو  
 پروردگار فرماتا ہُوَ اَنَّا لَنُفَصِّلَنَّ اِلَیْكَ سُبُلَ الْمُسْتَقِیْمِ یعنی اونی توبہ ہدایت کرنا ہی سیدھی راہ کی



پوچھتے ہیں وہی پیر و مرشد سمجھے جاتے ہیں اگر کوئی کہے کہ سب صوفیوں کو دیکھو سلو بہن اسلام کو مسلا اور  
 کبر نہیں ہو تو ہم فصل اول کتاب الایمان مشکوٰۃ شریف میں بتا دیتے ہیں کہ درجہ احسان کو اوس میں مہمان  
 در کیا ہے تیس آسوری صاحب کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ تعلیم مرتبہ احسان کو شرک و بدعت کہتے ہیں اور  
 اون کا طریق حق میں جو طریقہ مسنونہ کو مسلم ہیں آیت کو کو اربعہ اذالی میں دُونَ اللہ پڑھتے ہیں آیت  
 کو بحال اللہ سے مانگو جو اگر تحریریت جماعت ہو ورنہ ان کی ہر آپ میں بھی موجود ہے اور جو بعض لوگ اس کو  
 کہتے ہیں کہ بیت ناما حرم ہے اس پر تنبیہ کہ منہ ہو گریمری مریدی بدعت تھا با سکا یہ ہے کہ جب بیت ناما  
 کو اتمہ پرست کہتے ہیں تو پیری مریدی کیونکر بدعت ہوئی اس واسطے کہ وہ عبارت ہو بیت کہو اور طریقہ  
 احسان بتلانے سے آریہ دونوں باتیں کتاب سنت ثابت ہیں بلکہ اس وقت میں پیری مریدی فقط  
 لینے یا بیت کرنا نام ہے جس کے اتمہ پرست کیجیادے اس کو پیر اور بدعت کہنا لیکو مرید کہتے ہیں تو چاہئے  
 کہ بیت تو سنت ٹھہرے اور عل او پیر بدعت ہو جاوے اور عامل اس کا بدعتی کہلاوے جب مفسرین اس  
 تقریر سے عاجز ہو جاتے ہیں تو باتیں بولتے ہیں کہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ امام او کھانی بیت لینے والے کو  
 کہنا اور بیت کرنا اس کے کو مرید کہنا بدعت ہے حال آنکہ یہ قول بھی او کھانا طے ہو کیونکہ اسما امور عادیہ ہیں  
 اور امور عادیہ میں بالاتفاق بدعت نہیں ہوتی ورنہ غلام علی واجہ اللہ و عطاء اللہ وغیرہ نام رکھنا اور استاد  
 و شاگرد وغیرہ کہنا بھی بدعت ہو جائیگا کیونکہ یہ نام سلف سے منقول نہیں اب تصور یہ صاحب اس الزام کو بھی  
 یہ ضرور زبان رکھیں تو زیادہ ہے ہم الزام او کو دیتے تھے تصور اپنا نکل آیا قولہ قرآن ہی کی تعلیم  
 کریں و اسی سوراہ دین کا دین نہ پڑائی کسی اور طریقہ محدثہ کے انہی بات تو نہایت مشکوک ہے اگر اس کی  
 غرض باطل ہے کلامہ الحق و اسرارہا یا حلالہ طریقہ بیت مسنونہ کہ حسین تعلیم احسان ہوتی ہے  
 اور بلا معاشی سے توبہ کرانی جاتی ہے اور تفصیل احکام دینیہ پر چھوڑ دیا جاتا ہے اور یہ طریقہ قرآن و حدیث و اہل  
 حدیثین سے ثابت ہے ہرگز طرق محدثہ میں داخل نہیں ہو سکتا تنبیہ و حجت و فقہ و سلوک سب  
 موافق قرآن کے ہوا کے ذریعے سے تعلیم و ہدایت کرنا میں مستعد و تعلیم قرآن جو نہ دیگر بقول شخصی ہے  
 انکھین جہاد ان مگر نہ ایک ہے قولہ شاید شیعہ صاحب کسی مصلحت سے لکھا ہو گا انہ راہ تصور کیا

فہم نے جبریاں تصور کیا تو طلب شیخ کے کلام کا نہ سمجھو شریہ کیا غصہ ہو کر شیخ نے کسی منسلک سے لکھا ہو جو کلام  
کوئی ایسی صحت بھی جو حکے سبب شرک و بدعت کا رواج دینا جائز ہو جائے اور خدائی کا نام منسلک  
رکھا جائے پس یہی معلوم ہوا کہ تصور یہ صاحب کے نزدیک مسائل دینیہ میں جھوٹ ہونا درست ہے اور کھو  
و لا فو کو لا یا اللہ جب ہی الکار سالہ بتان اور جھوٹ کا پوٹ ہو قولہ اس بیان ثابت ہوا کہ  
راقم اس بات میں منفرد نہیں بلکہ اور ہمہ دین بھی سہرہ ساتھ ہیں انہم تصور یہ صاحب کو یہ کہیہ کلام ہی اور جھوٹ  
بولے کا التزام ہے اجماع است اور اتفاق اکثر ائمہ کا ثبوت اس باب میں قیامت تک دینے ممکن ہو گا  
اگرچہ ہوں تو صرف ایک مجتہد یا کسی عالم معتبر کا ہی اپنے ساتھ ہونا بتلاوین اور ان کے قول کو کھینچ  
سہ و عوامی بے دلیل قول خرد نہیں ہوا صاحب صرف لکھا ہو کہ ایک م نے بیعت کو خلافت پر  
مختصر سمجھا ہو مگر ساتھ ہی او کو یہ بھی فرمایا ہو و خدا کلن کا یہ نہ منہ منی یہ گمان اور کھا غلط ہو پس  
شاہ صاحب اس ل کو رد کر چکے ہیں تصور یہ صاحب پاس اور کوئی سن نہیں یہی عبارت جب کا قائل بھی  
منسلک کے نزدیک محل ہو بار بار نقل کرتے ہیں فضول تکرار سے اپنی کتاب بھرتے ہیں اگر کوئی مجتہد یا امام  
یا عالم معتبر بیعت کو قبول خلافت پر مختصر سمجھتا تو بالضرر و ضررین اور محدثین کسی کتاب میں اس کا قول  
نقل کرتے اور نام بھی لکھتے تھے ہا کتابین موجود ہیں کسی میں یہ مسئلہ پایا نہیں جاتا پھر اس بنا فاسد  
علی الناسد پر تصور یہ صاحب یہ دعویٰ کہ (اس میں بڑا نقل اور اختلاف ہے اور اجماع است بیعت منسوخ ہے اور  
اکثر ہندوین سہرہ ساتھ ہیں اور راقم اس باب میں منفرد نہیں) کہ قدر راستی اور حق سے دور ہو اگر لوگ با  
بھی تصور یہ صاحب کے تعصب نا انصافی کو نہ سمجھیں تو ان کا تصور ہو قولہ بہت طمانہ مستوفیہ کو طرق کا  
انکار کیا ہے انہما ان البتہ نہیں جو بعض جہلا کو طریقے بالکل خلاف شریعت و بدعت منکرات ہیں منکرات  
محققین و مشائخ کمالین نے انکار و رد کر دیا ہو مگر کسی نے تصوری صاحب کی بیعت تو بیعت اسلام  
و بیعت تملع سنت کا رد نہیں کیا اس انکار حق صریح کا حصہ آپ ہی کو مبارک ہے اور جو کہ ان جنہری کو  
موقوفہ نہایت تعصب اور اونٹوں کے اکثر طرق مستوفیہ کا رد لکھا ہو لیکن و بارہ بیعت کہیں ان کی زبان طبع  
سے حروف انکار نہیں نکلا پس تصور یہ صاحب کس کس کی اور شکایت ہیں جو امین تکرار و تکرار و انکار حق کو

مناوین سے پہلے استیجہ مدلی گوید، وَأَخْبَثَ يَكِلُوا وَلَا يَكِلُوا قَوْلُهُ اِمَامٌ كَمَا هُوَ کہ نووی بیان کرتا ہے  
 وہاں کہ بیعت توبہ و استغفار کی اول امر من تخی یعنی قبل از ہجرت و بعد از ہجرت متبرک ہوئی، ائمہ نووی جہاں  
 علیہ نے جو فرمایا درست فرمایا مگر قصور و یساحب کا متناظر اس سے محض غلط اور بہتان جو اسوہ کا دشمن  
 یہ نہیں فرمایا کہ بعد از ہجرت بیعت متبرک ہو گئی تھی یہ قصور و یساحب کا اسحاق جو چنانچہ واسطے تسکین  
 ناظرین کے ہم بیان ادن روایتوں کو نقل کرتے ہیں بایضا کما سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 عَلَى اَنْ لَا تُشْرِكَ بِاللّٰهِ مَكْنِيًا وَلَا حَرِيًّا وَلَا تُشْرِكْ وَلَا تَقْسِلُ الْبَيْتَ الْاَيْ حَرَمَ اللّٰهِ اَلَا  
 يَأْخُذُ بِمَنِي عِبَادِهِ بِنِ مَّابِتْ فَرَمَاتے ہیں کہ منی بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اس بات کی کہ منی  
 ہم شرک اور زنا اور چوری اور خون مانع نہ کیے امام نووی بعد نقل اس روایت کو فرماتے ہیں کہ یہاں  
 قبل از ہجرت ہوا تھا مگر یہ نہیں کہا کہ ہجرت کے بعد بھی آنحضرت نے بیعت توبہ نہیں لی اور وہ ایسی  
 بات کیوں کہتے اس واسطے کہ صحیحین کی روایت خلاف اسکا ثابت ہوتا ہو مگر قصور و یساحب کی کجی  
 کے قرآن جائیے کہ اخون کہ منی کج فہی سے ایک اصل بات امام نووی کے ذمہ لگا دی بخاری  
 و سلم میں وارد ہوا اَنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عَصَابَةٌ مِّنْ اَحْبَابِي  
 قَالُوا يَا يَسُوْفِي عَلٰى اَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيًْا وَلَا تُشْرَفُوا وَلَا تُقَاتُوا وَلَا تَقْتُلُوا اَوْلَادَكُمْ  
 وَلَا تَأْتُوا مَهْمَانًا تَقْتُلُوْنَهُ بَيْنَ اَيْدِيكُمْ وَاَسْرَجُكُمْ وَلَا تَقْتُلُوْنِي فِيْ مَعْرُوفٍ وَفِيْ سِرِّيْ  
 الْبَخَائِرِيْ وَالنَّسَائِيْ وَقُلْ اَيُّهُ النَّسَاءُ مَن دَنِيْ مِنْكُمْ فَاجْزُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَن اَصَابَ  
 مِّنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوْبٌ بِهِ فَوَقْتًا رَّهْلًا لَّهٗ وَمَن اَصَابَ مِّنْ ذَلِكَ فَسَرَّهٗ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاَكْرَهٗ  
 اِلَى اللّٰهِ اِنْ سَاءَ عَاقِبَةُ اَمْرٍ سَاءَ عَفَا عَنْهُ قَالَ فَاَيُّهَا عَلَى ذَلِكَ يٰ مَنِيْ آنحضرت کی طبر  
 میں صحابہ کبار حاضر تھے آپ ارشاد کیا کہ اؤ مجھے سب سے بیعت کرو کہ ہم متبرک اور چوری اور زنا کو نہ کر  
 اور اپنی اولاد کو نہ ماریں گے اور کسی پر بہتان نہ کریں گے اور غلام حکم نہی کے نہ چلیں گے اور صحیح بخاری و مسلم  
 کی روایت میں ہے کہ آپ نے یہ آیت بھی پڑھی اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ اَنْ تَخْرُجْنَ فَرَايَا جَوْ  
 اس وعدہ کو پورا کر لیا بعد اسکو اجر دیا اور جو ان گناہوں کا ترک ہو اور سزا دیا گیا پس سزا کو پورا کر



مارہ ہو اور جس انگار کی اللہ تعالیٰ پر وہ پوشی کرے اور کھسکے سلاخ نہ لگو سیر ہو خواہ عذاب کرے خواہ بخیر  
 دی کہتا ہو پھر جسے اس بات پر آنحضرت سے بیعت کی اتنی پس لفظ عوفیب ہو اور آیا خدا اجاء  
 جن سے بیعت واضح ہو گیا کہ آنحضرت پر بیعت بعد ہجرت کو کی تھی کیونکہ لفظ عاقبت محدود و شرعی  
 اور این اور حکم محدود کا بعد ہجرت نازل ہوا تھا اور اس طرح آیت مذکورہ بھی بعد زمانہ ہجرت کے نازل ہوئی  
 ی پس یہ حدیث دو طرح سے ہمارے دعوے کے موافق شواہد میں رہی ہو قصوری صاحب نے الفاظ مصریح کو  
 مذکور اولیٰ دعا دعویٰ کر کے ناحق اور سکوا امام نووی کی طرف منسوب کر دیا یہ دانت ہو تو ایسی ہوا نہ  
 ہو تو ایسی ہو + قولہ اس حدیث سے تصدیق ہوتی ہو قول مسلم کی جواد نہ کہا ہو کہ یہ بیعت اولیٰ اسلام  
 میں تھی انہو قصوریہ صاحب نے بے سمجھے بوجہ سنکھین بندہ کہ گھسے پٹے جاتے ہیں صحیح مسلم میں اسکا ثناء  
 فی نہیں ان نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اسکا کھا ہو کہ یہ بیعت لیلۃ القعباء میں ہوئی تھی اس پر تاشیہ  
 فی طرف سے چڑھایا کہ بعد از ہجرت بیعت متروک ہوئی اور پھر اس تاشیہ کو امام نووی کی طرف منسوب  
 دیا گیا قصوری صاحب سلم اور نووی کو ایک سمجھتے ہیں یا اقرا می بخش کی عادت ہو گئی ہو اگر نووی  
 سلم ایک ہیں تو آپ کیوں غیر ہو گئے یہ بے بصیرت رہا باشد فرق در سودریان ہا کو ربیک دانہ  
 صامی دوسوی و ماراء قولہ پھر اپنے بیعت متروک بھی ترک کر دی انہو حال انکہ حدیث متفق علیہ  
 یہ صحابہ کی جسکو ہم ابھی لکھ چکے ہیں اس میں دعویٰ قصوریہ صاحب کے ابطال کیا واسطے کافی ہو حاجت دوسرے  
 کی نہیں قولہ بیعت توبہ دستغفار کی اول میں تھی منیٰ قبل از ہجرت اور بعد از ہجرت متروک ہوئی  
 مہر وال حمیہ آیت شریف یا ایہا النبی اذ اجاءک المؤمنات وجہا ستلال کی یہ جو کہ اسکو پہلے  
 آنحضرت عورتوں کی بیعت کبھی نہیں کی انہو اس قول میں دو احتمال ہیں یا مراد اس قصوریہ صاحب کی  
 ہو کہ آنحضرت قبل از ہجرت عورتوں کی بیعت نہیں کرتے تھے صرف مردوں سے بیعت اسلام و جواد  
 توبہ کرتے تھے حال انکہ یہ محض غلطی ہو کیونکہ ہجرت سے پہلے بیعت جواد نہیں تھی بلکہ حکم جواد کا بعد ہجرت  
 کے نازل ہوا ہو یا یہ مراد ہو کہ قبل نزول آیت مذکورہ کے بیعت اسلام و توبہ و جواد مردوں کے کر کے تھے  
 و عورتوں سے نہیں یہ صورت بھی غلط ہو کیونکہ قصوریہ صاحب کا قول ہو کہ بیعت توبہ بعد از ہجرت متروک ہوئی

حال انکہ آیت صلح حدیبیہ کے بعد نازل ہوئی اور صلح حدیبیہ کی چھ سال ہجرت میں ہوئی کما فی کتاب اللہ  
 پس بیعت بعد صلح حدیبیہ کے متروک ہوئی نہ بعد از ہجرت۔ یہ سب تصور صاحب کلام کا مقصود اور  
 کج سمجھی کا بیان جو در نہ حقیقت بیعت نہ بعد از ہجرت متروک ہوئی اور نہ بعد از نزول آیت حدیبیہ کہ  
 ہم اسکو مفصل اور پر لکھ چکے ہیں اگر اب بھی قصوری صاحب نہ سمجھیں تو سہے برین عقل و دانش بیاب  
 کر سیت + قولہ اور کہ میں ثابت نہیں کہ بعد از ہجرت یہ آیت پڑھ کر کسی مرد سے بھی آنحضرت نے  
 بیعت کی ہوا غم بیان سے قصوری صاحب کی جعلی ظاہر ہو گئی حال انکہ ہجرت کے بعد ایسے واقعات  
 بروایات صحیحہ ثابت ہیں بخاری مسلم ترمذی نسائی وغیرہم عبادہ بن صامت سے روایت کرتے ہیں  
 قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا يَكُوفِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا  
 تُشْرِكُوا بِالْمَلَائِكَةِ وَلَا تَقْرَأُوا آيَةَ الْكِتَابِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَقْرَأُوا آيَةَ الْكِتَابِ  
 تَحْتِ تَوَاضُعٍ وَلَا تَقْرَأُوا آيَةَ الْكِتَابِ تَحْتِ تَوَاضُعٍ وَلَا تَقْرَأُوا آيَةَ الْكِتَابِ تَحْتِ تَوَاضُعٍ وَلَا تَقْرَأُوا آيَةَ الْكِتَابِ  
 إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ جُوعًا مَرْتُونًا كَوْنِي مِنْ نَازِلٍ هَلِي بِرُحْمِي مِسْخًا ان امور پر پابست  
 اس حدیث میں دو قرینے شاہدین اور تفصیل اسکی ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں آدمی ان مسائل کو ادنیٰ  
 توجہ سے نکال سکتا ہے اگر اسکو علم حدیث کا استدراک نہ ہو کہ وہ کتب حدیث سے امور دینی نکال سکے تو علم  
 دیانت کرے کہ اِنَّمَا شَفَاءُ النَّبِيِّ الشُّوَالُ یعنی بوجھ لینا سلیمی کا علاج ہو اور جو سلیم ہو اور علمائے  
 نہ پوچھے تو مثل قصوری صاحب کے جمل مرکب کے مرض میں گرفتار ہو جائیگا اور سبے سمجھے اعتراض کرنے  
 بیشانی اور ٹھیکے ہمارے ذکر نہ گیری حاصل غیر ازیشانی + قولہ ورنہ اس آیت کے نزول کی  
 کیا حاجت تھی کہ تو بیعت مروج تھی انہیں معلوم قصوری صاحب کو کیا ہو گیا کہ اب آیات  
 قرآنی کے شان نزول میں بھی اپنی اسے حکم لگانے لگے اور اس وعید سے بالکل بے خبر ہو گئے  
 کہ آنحضرت نے فرمایا مَنْ قَالَ فِي الْعُرْلَانِ بَرَاءً فَلَيْسَ بِنَاكِحٍ مُقْعَدٍ مِّنَ النَّارِ یعنی جو شخص ان  
 سنی اپنی اسے بیان کرے سو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے جو ہماری میں یہ حدیث وارد  
 ہے جس سے سبب نزول آیت کا صاف معلوم ہوتا ہے کما فی کتاب اللہ



قولہ "مومنات کی نفوس سے مومن مرد نکل گئے" انہیں پہلے ہی اسکو روایت صحیحین ثابت کر چکے  
 ہیں کہ آنحضرتؐ نے مردوں سے بیعت لی اور آیۃ النساء کہ مکہ قصور یعنی عورتوں کے ساتھ خاص  
 کیا ہو پڑی اور بھی سنانی میں جو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا کتابا یغوی  
 علی ما یابغ علیہ النساء فلما بلی یا رسول اللہ فبايعناہ علی ذلک یعنی آنحضرتؐ نے  
 صحابہ سے فرمایا کیا تم مجھے بیعت نہیں کرتے ہو اس عہد پر جس پر عورتوں نے بیعت کی جو عرض کیا  
 ہے ان یا رسول اللہ پس نے اس عہد پر بیعت کی ہر نہ کہ کلمت مذکورہ میں خاص کر عورتوں کا  
 ذکر اور ان میں سے خطاب ہو لیکن آنحضرتؐ مردوں کے حق میں یہ آیت پڑھ کر سکھائیں حکم میں  
 کر دیا حال آنکہ آنحضرتؐ مومنین اور مومنات میں فرق کر سکتے تھے یہاں قصور یعنی صاحبہ جو حد  
 بٹھ کر توجہ نبوی کے بھی مخالف ہو گئے تھے فرمایا درنی آید زوی اعتقادہ انہیں ہر کلمہ  
 دین پر میرا دشمن ہے قولہ اور شرط ادا کیا کہ سے یہ نکلا کہ جب آنحضرتؐ پاس آوے اپنی  
 خواہش سے تو اس سے بیعت توہ کی لین نہ بلا بلا کر تحریر لیں کہ کے بیعت کر بن انہم لفظ با یغوی  
 صیغہ امر یعنی مجھے بیعت کر صریح روایت میں وارد ہو پھر یا ایہمہ تحریر لیں نبوی کے قصوری صاحبہ  
 یہ کہنا کہ نہ بلا بلا کر تحریر لیں کہ کے بیعت لیں کہ مستقر جہالت ہو اور نیز صحیحین میں روایت ابن عباس  
 وارد ہو کہ آنحضرتؐ عورتوں کے پاس تشریف لگے اور آیۃ اذ جاءک المؤمنات یتبایعنک  
 حکا ان لا یشترکن باللہ اخیر تک پڑھ کر سنانی اور فرمایا کہ تم بھی اس عہد پر بیعت کرو گی ایک مرتبہ  
 نے عرض کیا ان یا رسول اللہ پس اس سے پڑھ کر کیا ترغیب ہو گی کہ آنحضرتؐ خود تشریف لگے اور  
 بیعت کی درخواست کی اور سنانی کی روایت میں تو تصریح ہو کہ آنحضرتؐ نے مردوں کو ارشاد کیا  
 کہ تم مجھے اس طرح بیعت نہیں کرتے ہو جیسی عورتوں نے کی ہو اور صحابی میں سلمہ بن الاکوع کو  
 روایت ہو قال یا یحییٰ صلی اللہ علیہ وسلم توعدک لیت الی الخ لیس فیہ فلیما  
 حث الناس قال یا ابن الاکوع لا تبایع قال لک فک ما یحییٰ قال وایضا قال فبايعنا  
 الثانیۃ یعنی سلمہ کہتے ہیں کہ بیعت کی میں نے آنحضرتؐ سے پھر بن وخت کے سایے میں جا بیٹھا

پس جب مجلس شریف میں آدمی کم ہو گئے تو فرمایا اسی بیٹے کو بھی سے بیعت نہیں کرتا  
سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میں بیعت کر چکا ہوں فرمایا اور دوبارہ بھی سلمہ کہتے ہیں میں  
میں دوبارہ بیعت کی مقام غور ہو گیا آنحضرت کو ایک شخص پر ترک بیعت کا گمان ہوا تو آپ نے  
اداسکو بھی بیعت کی رغبت دلائی پس تصور یہاں صاحب اگر مصنف ہیں تو اپنی کج سمجھی سے باز آئیگی  
اور اس جواب دل میں ٹھرائیگی ورنہ سمجھ لیکن کہ جہل مرکب مرض علاج پذیر نہیں رہا پھر حجا  
مثال پیش کروم کہ کبھی کبھی فہم کو سیدھا نہ پایا قولہ اور کتاب خطاب سے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے انھیں جو انھیں خواہ انھیں اعتراض ہو کہ بار بار اسی کی رٹ چلی بہانی  
ہو مگر سن کر آمونہ پڑنے سے شرم بھی نہیں آتی جو تو ہم بھی تصور یہاں صاحب کی یاد دہی کیواسطے  
بچر دو بارہ لکھتے دیتے ہیں کہ صحابہ کرام نے حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کے ہاتھ  
بیعت کی اور بیعت کرتے وقت یہ بھی کہا کہ ہم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر آپ سے بیعت کرتے  
ہیں دیکھو صحیح بخاری اور مسند امام احمد بن حنبل میں قصہ بیعت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا منقول  
ہو اور ابن ابی حاتم نے روایت کی ہے کہ بروفتح مکہ کو وہ صفائے آنحضرت مروون سے بیعت لیتے  
تھے حکم آخر حجۃ ابن ابی حاتم عن معاقل قال انزلت هذه الآية يوم البقيع فابعث رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجال علی الصفا وعمر ما بع النساء تحتها عن رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم واخرج نحوه ابن جریر وابن مردودہ عن عیینہ بن عباس اور  
ابوداؤد اور ہیثمی اور طبرانی اور ابویعلیٰ وغیرہم راوی ہیں ام عطیہ سے کہ جب حضرت رسالت پناہ  
درینہ میں تشریف فرما ہوئے انصار کی صورتوں کو ایک مکان میں جمع ہونیکا حکم دیا اور حضرت  
عمر کو اپنی جگہ بیعت لینے کیواسطے بھیجا چنانچہ درمنثور میں حافظ بلالی الحدید بن یسوی رحمۃ اللہ علیہ  
کہتے ہیں واخرج ابن سعد وعبد بن حمید وأبو داؤد وأبو یعلیٰ والطبرانی  
وابن جریر وثیبة والبيهقی عن أم عطية قالت لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم  
المدينة جمع نساء الأنصار في بيتي فأرسل إليهن عمر بن الخطاب فقال علي

مختصر تہذیب

فَسَلِّمْ وَسَلِّمْ اَيْ سَلِّمْ وَسَلِّمْ اَلَيْكُنْ تَبَايَعْنِ سَلَّى اِنْ لَا تَسْلَمُ كُنْ بِاَلَيْهِ تَسْلَمُ وَلَا  
 تَسْلَمُ رِقْدٌ وَلَا تَزْمَنْ فَمَا تَفْعَلُو فَعَدَّ اَيْدِيكُمْ مِنْ حَارِجِ الْاَيْدِي وَبَدَّ ذُنَا اَيْدِي سَلَامٍ مِنْ لَيْسَلِ  
 يَسْنَى اَوْ عَلِيَّةٍ سَنَ فَرَا اَيْ اَكْرَمُ بَقِيَّةِ اَنْفُسِكُمْ هَدِيَّةٌ مَسْرُورَةٍ مِنْ تَشْرِيفِ اَيْدِيكُمْ اَنْفُسَا اَيْ مَوْرُوقُكُمْ  
 كَرَا اَيْ اَكْرَمُ جَمْعٌ هَدِيَّةٌ مَسْرُورَةٍ اَوْ عَرَفَ رُقْدٌ كَوْرُوقٌ كِي طَرَفٌ بِمِثْلِ اَوْ حَضَرَتْ عَرَفَ رُقْدٌ اَوْ رُقْدٌ  
 اَوْ اَمَامُكُمْ كَمَا اَكْرَمُكُمْ حَسْبُكُمْ مَعْرِفَةُ اَصْلِي اَمَامُكُمْ وَتَسْلِيمُكُمْ تَحَارُّسُكُمْ اَوْ اَمَامُكُمْ كَمَا اَكْرَمُكُمْ  
 بَعِثَتْ كَرْنِي اَوْ اَسْ a  
 بَاہر تہذیب کے اندر اچھے بڑے اچھے اور اچھے بھی گھر کے اندر سے اُن کی طرف اچھے بچھلائے  
 اب قصوری صاحب خود انبیاء کریم کہ اگر کاف خطاب سے خصوصیت آنحضرت کی مراد ہو  
 تو آپ عمر فاروق کو ہرگز ناپ کر کے نہ بھیجتے اور صحابہ کبار غلاماے راشدین سے بیعت نہ کر  
 جائز نہ سمجھتے پس ان روایات سے ثابت ہو گیا کہ بیعت قویہ اور بیعت خلافت کوئی بھی  
 خاصہ آنحضرت کا نہیں ہاں البتہ قصوری صاحب کا یہ خاصہ ہے کہ آپ تمنا جمہور علیا  
 و مختصین سے ملندہ ہو کر بیعت قویہ کے منکر ہو بیٹھے عقل و دانش کو بیٹھے۔

قصور! میں قصوری کی سمجھ کا خاصہ نکلا	کہ منکر ہو گیا وہ بیعت مسنون قویہ کا
--------------------------------------	--------------------------------------

خاتمہ الطبع احمد مد علی نوالہ العالیۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ اما بعد یہ کتاب ہدایت خدا  
 الحقول الجلیل مع ترجمہ موسومہ بہ شفا العلیل بامانہ فوائد و فہمیرہ رسالہ ہدایت اہل  
 مطبع نظامی واقع کانپور میں ماہ رمضان المبارک شمس الثانی ۱۲۸۰ھ کو اہتمام بندہ امیدوار  
 رحمت ایزد منان محمد عبدالرحمن سے مطبوع و ہدایت نامی اہل اسلام و فائدہ بخش عالم عام ہو

<p>محمد رشاد خان صاحب</p> <p>محمد عبدالرحمن</p>	<p>وجہ مہر و دستخط</p> <p>واسطے سند اس بات کہ یہ کتاب بھی اولیٰ مطبع نظامی</p> <p>کانپور کہ نہ مہر و دستخط اہتم کے خاتمہ پر ثبت کیے گئے</p>
---	---